چیف ایڈیٹر کے قلم سے

ترقی کا ایجنڈا

زمانہ قدیم سے ہی ہر حکمراں کی یہ کوشش رہی ہے کہ اس کی سلطنت ہمیشہ ہی ترقی کی راہ پر گامزن رہے چاہے وہ وادی سندھ کی تہذیب ہو، مصریوں کی، باشندگان روم کی یا میسوپوٹامیا کی۔ زیادہ دن کی بات نہیں ہے کہ حکمراں مثلاً اکبر، کرشنا دیو رہ یہ، چندر گپت موریہ، راجا رام چولا، ٹیپو سلطان، تمام حکمرانوں نے اپنی اپنی سلطنتوں کی اچھی حکمرانی کے لئے اچھے انتظامی نظام وضع کئے۔ یہ تمام حکمراں اپنی سلطنت کی خوشحالی کے لئے اپنے عوام کی مجموعی سماجی اور معاشی ترقی کی اہمیت سے واقف تھے۔

آج ملک کی حقیقی ترقی کے لئے مختلف آیام زیر غور ہیں۔ آج ترقی سے مراد ملک کی محض اقتصادی ترقی نہیں ہے بلکہ اس میں دیگر عوامل شامل ہیں جو مختلف شعبوں پر محیط ہیں مثلاً تعلیم، صحت، زراعت اور کاشت کاروں کی بہبود، ہنر کی ترقی اور نوجوانوں کے لئے روزگار کی فراہمی۔

حکومت ہند بھی ملک کی ترقی کو فروغ دینے کی کوششوں میں پیچھے نہیں ہے۔ ملک میں آج جو منتر کام کر رہا ہے، وہ داخلی ترقی پر مبنی ہے تاکہ ترقی کے فائدے غریب سے غریب عوام تک پہنچ سکیں۔ حکومت کی پالیسیاں اسی محور پر کام کر رہی ہیں۔ معیشت کے ساتھ ساتھ حکومت نے اشیاء اور خدمات ٹیکس اور بینکنگ شعبوں میں اصلاحات کے ذریعہ ٹیکس کے ڈھانچے کو معقول بنانے کی کوشش کی ہے۔ اشیاء اور خدمات ٹیکس یعنی جی ایس ٹی ملک میں کی گئی اب تک کی سب سے بڑی ٹیکس اصلاح ہے جس سے ملک میں ٹیکس کے حصول میں اضافہ ہوگا۔ اہم اصلاحات جیسے ٹیکس انفارمیشن نیٹ ورک (ٹی آئی این) کا قیام، الیکٹرانک ریٹرن ایکسپٹنس اور کنسولیڈیشن سسٹم یعنی ٹکس بھرنے کے لئے الیکٹرانک نظام (ای آر اے سی ایس) کی دستیابی، ای سہوگ وغیرہ ٹیکس نظام کو سہل بنا دیتے ہیں۔

جب دنیا ڈیجیٹل نظام کو اپنا رہی ہے تو ہندوستان کہاں پیچھے رہنے والا ہے۔ مختلف شعبوں میں ڈیجیٹل تکنالوجی اپنائی جا رہی ہے۔ اس سے تکنالوجی پر مبنی بزنس پراسیس انجینئرنگ، تکنالوجی اور ڈاٹا کے تجزیے سے حکومت کے پروگراموں کی نئی جہت عطا کر کے ان کو زیر عمل لایا جا رہا ہے۔ مفادات کی براہ راست منتقلی سرکاری مالیہ بندوبست نظام، ای بازار، بھیم (BHIM) ایپ کے توسط سے رقوم کی ڈیجیٹل طریقے سے منتقلی وغیرہ سے اس نئے دور میں حکومت کی کوششوں کی عکاسی ہوتی ہے۔

سووچھ بھارت مشن نے جن آندولن کا رخ اختیار کر لیا ہے۔ حکومت کے اس نہایت اہم کام کا عوام نے زبردست خیر مقدم کیا ہے۔

2 اکتوبر 2014 کے بعد سے اب تک سات کروڑ دس لاکھ سے زیادہ گھروں میں بیت الخلا تعمیر کئے جا چکے ہیں۔ اس سے دیہی ہندوستان میں صفائی ستھرائی اکتوبر 2014 میں 39 فی صد سے دوگنی سے زیادہ ہو کر آج 83 فی صد ہو گئی ہے۔

ترقی کا دوسرا پہلو حفظان صحت ہے۔ غریب لوگوں کے لئے معیاری ادویہ مناسب قیمت پر حاصل کرنا ایک بڑا مسئلہ تھا۔ پردھان منتری جن اوشدھی پری یوجنا نے ملک بھر میں اپنے مراکز کھول کر اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔

خطرات کے بادلوں سے گھرے افراد کا تحفظ حکومت کا بنیادی فریضہ ہے۔ لڑکیوں کے تئیں لوگوں کے طرز فکر کو بدلنے کی غرض سے ''بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ''، صنفی تفریق کو ختم کر کے مصیبت میں گھرے بچوں اور خواتین کے لئے ہیلپ لائن کے قیام اور تشدد سے متاثرہ افراد کے لئے باز آبادکاری وغیرہ کے ذریعے حکومت کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ ہندوستان میں خواتین اور بچے خوف سے پاک زندگی گزاریں اور ملک کی ترقی میں حصہ بٹائیں۔

ملک کی ترقی میں دیہی ترقی کلیدی اہمیت کی حامل ہے۔ حکومت نے اپنی مختلف اسکیموں جیسے قومی خوراک تحفظ مشن، راشٹریہ کرشی وکاس یوجنا، پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا وغیرہ کے ذریعہ کسانوں کی بہبود سے منسلک مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ ان کی آمدنی کو دوگنا کیا جا سکے اور شہر اور دیہات کے مابین فرق کو کم کیا جا سکے۔

ترقی کبھی اتفاقیہ نہیں ہوتی بلکہ مختلف عوامل کا ایک ساتھ مل کر کام کرنے کا ثمرہ ہوتا ہے اور ہندوستان میں یہ عوامل ملک کو نئی بلندیوں تک پہنچانے کے لئے صحیح راہ پر گامزن ہیں۔

☆☆☆

امیتابھ کانت

ڈیجیٹائزیشن کے توسط سے ترقی

ھندوستان برسوں سے ایک پیچیدہ ملک رھا ھے جس نے ایک عام آدمی کی حکومت کی خدمات تک رسائی کو دشوار بنادیا۔ مختلف سیکٹروں میں ڈیجیٹل ٹکنالوجی کے تیزی کے ساتھ اختیار کرنے کے عمل نے معاملات کو آسان کردیا ھے اور انسانی مداخلت کی تمام اشکال کا خاتمہ کردیا ھے۔ گورننس کی اھلیت اور فعالیت پر یہ ایک مثبت اثر ھے۔

عالمی پیمانے پر ڈیجیٹل طریقہ کار کو تیزی کے ساتھ اختیار کرنے کا عمل جاری ہے۔اس سلسلے میں مختلف شعبہ ہائے زندگی چاہے وہ مصنوعات سازی کا شعبہ ہو یا انہیں فروخت کرنے کا شعبہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں ادا کی جانے والی بہترین ذمہ داریاں یا حکومت کے ذریعہ اپنے شہریوں کو فراہم کی جانے والی سماجی خدمات ہوں، ہر شعبے میں ڈیجیٹل طریقہ کار کو اختیار کرنے کا عمل تیزی کے ساتھ جاری ہے۔ ڈیجیٹل ڈاٹا جنریشن کی تیز ترین رفتار، ڈاٹا اسٹوریج کی گھٹتی ہوئی لاگت اور بڑھتی ہوئی ڈھانچہ بندی نے ڈیجیٹل طریقہ کار کے عمل کو بے مثال سطحوں پر پہنچایا جیسے اب چوتھے صنعتی انقلاب سے تعبیر کیا جارہا ہے۔حکومت ہند اور مختلف ریاستی حکومتوں نے ڈیجیٹل انڈیا کی تغیر پذیری کی صلاحیت کی نشاندہی کی ہے اوران تکنالوجی کو اختیار کرنا شروع کردیا ہے۔

گزشتہ چند برسوں میں ہندوستان میں بزنس پروسیس ری انجینئرنگ، ٹکنالوجی اور ڈاٹا انالیٹکس کے ذریعے مختلف زمروں میں نظام حکمرانی کی ازسرنو تشریح کی گئی ہے۔ٹکنالوجی کی مدد سیے پروگرام تیار کرنے اوران کے نفاذ سے متعلق حکومت کے طریقہ کار کو ایک نئی شکل دی جارہی ہے۔ بڑے پیمانے پر ٹکنالوجی کے استعمال نے زیادہ بہتر نظام بنانے، اہلیت و کارکردگی میں نکھار لانے میں جہاں مدد کی ہے، وہیں نظام حکمرانی پر مثبت اثراتت مرتب کرنے شروع کردیئے ہیں۔حکومت نے ای گورننس اور ڈیجیٹائزیشن سے متعلق متعدد چھوٹے بڑے پروگرام شروع کئے ہیں جنہیں بعد میں ڈیجیٹل انڈیا پروگرام میں ضم کردیا گیا۔ای کرانتی کے تحت 31 مشن موڈ پروجیکٹوں کے آغاز کے بعد نئے پلیٹ فارم جیسے موبائل اور کلاؤڈ کے زیادہ سے زیادہ اختیار کرنے کے سبب ٹرانسفارمنگ گورننس کے لئے ٹرانسفارمنگ ای گورننس، ٹرانسفارمیشن اینڈ ناٹ ٹرانسلیشن عنوان سے ای کرانتی کے اہم اصولوں پر عمل پیرا ہیں۔ دیگر اصولوں میں انٹیگریٹیڈ سروسز اینڈ ناٹ انڈیویجوئل سروسز گورنمنٹ پروسیز ای انجینئرنگ (جی پی آر) پرایم ایم پی کے لئے لازمی، آئی سی ٹی انفرااسٹرکچر آن ڈیمانڈ، کلاؤڈ ڈیفالٹ، موبائل فرسٹ، تیز رفتار منظوری، مینڈیٹنگ اسٹینڈنگ اسٹینڈرڈز اینڈ پروٹوکول، لینگویج لوکلائزیشن ،نیشنلائزیشن، نیشنل جی آئی ایس (جیواسپاشل انفارمیشن سسٹم) سیکورٹی اینڈ الیکٹرانک ڈاٹا ریزرویشن۔

ہندوستان نے سماجی مفادات کو موثر بنانے اور فلاحی پروگراموں کے تحت غیر مستحق استفادہ کنندگان کی تعداد کو کم سے کم کرنے کے لئے یونیک بایومیٹرک آئیڈنٹی فائبرز اور مالی شمولیت کا مشترکہ استعمال شروع کردیا ہے۔ڈائریکٹ بینفٹ ٹرانسفر (ڈی بی ٹی) کو تقریباً 437 اسکیموں میں نافذ کیا گیا ہے اوراس سے اب تک 83 ہزار کروڑ روپے بچانے میں مدد ملی ہے۔اس کے نفاذ سے 2.75 کروڑ نقلی اور جعلی یا فرضی راشن کارڈ ختم کرنے اور 3.85 کروڑ ایل پی جی گیس سبسڈی کے جعلی، نقلی اور فرضی کنکشن ختم کرنے میں مدد ملی ہے۔

مضمون نگار نیتی آیوگ کے سی ای او ہیں۔
amitabh.kant@nic.in

مالی شمولیت میں ہندوستان کی اہم پیش رفت

حکومت کا کام کرنے کا موجودہ طریقہ سابقہ طریقوں سے یکسر مختلف ہے۔ کیرل میں اپنی کارمدت کے دوران مجھے ماہی گیری سیکٹر میں کام کرنے کا ایک نادر موقع حاصلہ ہوا۔ اس کے لئے میری ذمہ داری روایتی ماہی گیروں کی روزی روٹی اور طرز حیات میں خوشگوار تبدیلی لانا تھی۔ یہ سیکٹر بچولیوں کی مضبوط گرفت میں پھنسا ہوا تھا جس کے سبب ماہی گیروں کو مچھلی کی بازار کی قیمت کا صرف 25فی صد مل پاتا تھا۔ ہم نے غریب ماہی گیروں کو بچولیوں کے چنگل سے نکالنے کے لئے سیلف ہیلپ گروپ قائم کئے اور انہیں نئی ٹکنالوجی، فائبر گلاس کرافٹس، آرٹ بورڈ موٹرز اور فشنگ میٹس فراہم کئے تا کہ وہ اپنی صلاحیتوں میں نکھار لاسکیں۔ ہم نے ساحل سمندر پر ہی نیلامی کا نظام متعارف کردیا تاکہ وہ اپنی روزمرہ کی ماہی گیری سے ہونے والی آمدنی کی رقم اپنے بینک کھاتوں میں جمع کرائیں۔ تاہم اس موقع پر ماہی گیروں کے بینک اکاؤنٹس کھلوانا ایک زبردست چیلنج تھا۔ اس ذمہ داری کو انجام دینے کے لئے بینک منیجروں اور انفرادی بینک ذمہ داران سے معاملات کرنے میں 10 مہینے کا وقفہ صرف ہوگیا۔ اس ضمن میں ''نو یور کسٹمر'' (کے وائی سی) کا عمل ایک ڈراؤنا خواب تھا۔ اپنے اس تجربے کے برعکس میں گزشتہ مہینے ایک بینک میں گیا اور وہاں صرف ایک منٹ میں اپنے بایومیٹرک کا استعمال کرتے ہوئے کھاتہ کھلوالیا۔ دس مہینے سے ایک منٹ اہم تبدیلی ہے۔

جے اے ایم (جن دھن، آدھار، موبائل) ای کے وائی سی، ای سائن، فوری ادائیگی (یو پی آئی) اور نائیل اسٹوریج (ڈیجی لاکر) پر مشتمل انڈیا اسٹیک سروسز کے لئے ایک بیسک ڈاٹا انفرااسٹرکچر بناتے ہیں۔ یہ پوری دنیا میں مالی شمولیت کی توسیع کا سب سے بڑا واحد عنصر ہے۔ گلوبل فن ڈیکس رپورٹ 2017 کے مطابق سال 2014 تا 2017 کے دوران دنیا میں جتنے بھی بینک کھاتے کھولے گئے، ان میں سے 55فی صد اکیلے ہندوستان میں کھولے گئے۔ بینک کھاتہ رکھنے والے ہندوستانی بالغوں کا تناسب سال 2014 میں 53فی صد سے بڑھ کر سال 2017 میں 80فی صد ہوگیا ہے۔

مالیات عامہ اور وصولیات عامہ میں ڈیجیٹل طریقہ کار آغاز

پبلک فائنانشیل مینجمنٹ سسٹم (پی ایف ایم ایس) نے تمام پلان اسکیموں کے لئے ایک فائنانشیل مینجمنٹ پلیٹ فارم، تمام وصولی ایجنسیوں کا ایک ڈاٹا بیس کے قیام، بینکوں کے کور بینکنگ سولیوشنز کے ساتھ انضمام، سرکاری خازنوں کے درمیان اختلاط اور حقیقی وقت کی بنیاد پر پلان اسکیموں کے نفاذ کی ذیلی سطح پر فنڈز کی فراہمی کو یقینی بنانے کی راہ ہموار کی۔ علاوہ ازیں پی ایف ایم ایس نے حتمی تصرف سمیت فنڈ کے استعمال میں موثر انتظام و انصرام اور فنڈز کو بروقت جاری کرنے کے طریقے کے لئے بھی راہ ہموار کی۔ 28 مارچ کو پی ایف ایم ایس پورٹل کے توسط سے 98 لاکھ لین دین کے لئے 72000 کروڑ روپے کا ڈیجیٹل طریقے سے ٹرانزکشن کیا گیا۔ کسی ایک واحد دن میں ڈیجیٹل طریقے سے ٹرانزکشن کی یہ ایک ریکارڈ تعداد ہے۔

سال 2016 میں عام طور پر استعمال ہونے والے اسمال ویلیو گڈس اینڈ سروسز کے سنگل ونڈو آن لائن وصولی کے لئے گورنمنٹ ای مارکیٹ پلیس (جی ای ایم) شروع کیا گیا۔ سینٹرل پبلک پروکیورمنٹ پورٹل بڑی قدر والے آئٹموں 0.27 ملین یا اس سے زیادہ کے لئے ای پروکیورمنٹ کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ جی ای ایم راست خریداری، ای بڈنگ، ریورس ای آکشن، گورنمنٹ یوزرس کے لئے آن لائن رجسٹریشن سہولتیں، پروڈکٹ سیلرز اور سروس پرووائیڈرز کے اہل بناتا ہے اور سرکاری خریداری کے لئے ایک مارکیٹ پلیس فراہم کرتا ہے۔ اس سال اپریل تک 2200 سرکاری خریدار، ایک لاکھ سے زائد سیلرز اور سروس پرووائیڈرز پہلے ہی ہو چکے تھے بلکہ 6500 کروڑ روپے مالیت کے مجموعی لین دین کے ساتھ فہرست میں شامل 2.31 لاکھ مصنوعات کا اندراج ہو چکا تھا۔ اس وصولی کا 44فی صد ایم ایس ایم ای سے کیا گیا۔

صارفین کی ادائیگیوں میں رخنے ختم کرنے کی جانب ہندوستان کی اپیل

یونیفائیڈ پے منٹس انٹرفیس (یو پی آئی) اور بھارت بل پے منٹ سسٹم (بی بی پی ایس) نے نجی زمرے کے ایسے متعدد اختراعی ایپس کو متحرک کردیا جو حکومت کے ذریعے خدمات کی فراہمی کی حد میں شہریوں کی بل ادائیگی کو سہل بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بی بی پی ایس نے اپریل 2017 سے ڈیجیٹل طریقے سے ادائیگی والے بلوں کی تعداد کو تقریباً دوگنا سے زیادہ کردیا ہے۔ اس اہم نظام کو سال 2017 میں شروع کیا گیا تھا۔ اس نظام کے تحت ادائیگی کے بلوں کی قدر اس وقفے کے دوران تقریباً 46فی صد سے تجاوز کرگئی۔ سال 2016 کے آخر میں جاری کے پی ایم جی کی ایک رپورٹ کے مطابق ہندوستان میں بل پے منٹ مارکیٹ کا حجم 5.85 ٹریلین روپے سے زیادہ تھا جس میں سے 70فی صد بلوں کی ادائیگی نقد یا چیک کے استعمال کے ذریعے کی گئی۔ اس اعداد وشمار سے تخمینہ لگایا جارہا ہے کہ ہندوستان میں بل پے منٹ مارکیٹ کا حجم سال 2020 تک 9.4 ٹریلین روپے تک پہنچ جائے گا۔

ملک میں بھارت انٹرفیس فار منی (بی ایچ آئی ایم) یو پی آئی کی بدولت ڈیجیٹل طریقہ کار سے ادائیگی والے لین دین نہایت آسان ہوگئے ہیں۔ آج کے وقت میں گوگل تیز اور وہاٹس اپ ادائیگی کا چلن عام ہوا ہے۔ سال 18-2017 میں ڈیجیٹل طریقہ کار سے لین دین میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ اس دوران تعداد کے اعتبار سے ایک بلین ڈیجیٹل طریقے سے ادائیگی والے لین دین اور قدر کے اعتبار سے ایک ٹریلین روپے سے زیادہ کے لین دین ہوئے۔ اس میں نئے فریقوں کی شمولیت اور نئی ٹکنالوجی کے اختیار کرنے سے مزید اضافے کے امکان ہیں۔ کریڈٹ سوئیز پروجیکٹ انڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق ہندوستان کی ڈیجیٹل طریقہ کار سے ادائیگیوں کی رقم سال 2023 تک ایک ٹریلین امریکی ڈالر سے تجاوز کرجائے گی۔

مالی میکنزم کا ڈیجیٹل ٹرانسفارمیشن

ڈائریکٹ ٹیکسوں کی وصولی کے ڈیجیٹلائزیشن نے بڑے پیمانے پر فائدوں کی راہ ہموار کی ہے۔ انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ کو مالی سال 18-2017 میں 6.84 کروڑ انکم ٹیکس ریٹرنس موصول ہوئے جو کہ 26 فی صد زیادہ ہیں اوراس میں ایک کروڑ سے زائد نئے ٹیکس ریٹرن شامل ہیں۔ ان میں سے 98.5 فی صد انکم ٹیکس ریٹرنس آن لائن فائل کیئے گئے ہیں۔

گڈس اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی) کے نفاذ سے

جی ایس ٹی نظام سے قبل کے وقفے کے مقابلے یونیک ان ڈائریکٹ ٹیکس دہندگان میں 50 فی صد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے سبب نئے ان ڈائریکٹ ٹیکس دہندگان کی 3.4 ملین تعداد کا اضافہ ہوا ہے جس سے معیشت میں استحکام کی راہ ہموار ہوئی ہے۔

ڈیجیٹل طریقہ کار کے ذریعے گورننس اورنگرانی

وزیراعظم نریندر مودی نے پرو ایکٹو گورننس اینڈ ٹائملی امپلی مینٹیشن (پی آر اے جی اے ٹی آئی) پروگرام میں شعبہ جاتی رکاوٹوں اور جغرافیائی حدود کو ختم کرنے کے لئے ٹکنالوجی کا استعمال کیا تا کہ تیز رفتار پروجیکٹ کے نفاذ کو یقینی بنایا جاسکے۔ انہوں نے سماجی زمرے کی اسکیموں اور انفرااسٹرکچر پروجیکٹوں کی پیش رفت کی نگرانی، جائزہ اور دیکھ بھال کے لئے بذات خود مرکز اور ریاستوں کے سینئر افسران کے ساتھ بات چیت کی تا کہ ان اسکیموں اور پروجیکٹوں کو درپیش مسائل کو دور کیا جاسکے۔ وزیراعظم نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے 25 پی آر اے جی اے ٹی آئی میٹنگوں میں شرکت کی اور 105 لاکھ کروڑ روپے سے زائد کی مالیت کے 227 پروجیکٹوں کو تکمیلی مرحلے تک پہنچایا۔

حالیہ مجوزہ ایشمان بھارت اسکیم کے تحت ڈیجیٹل طور پر پرائمری اینڈ کمیونٹی ہیلتھ سینٹروں کو ضلع اسپتالوں کے ساتھ جوڑا جائے گا۔ پانچ لاکھ روپے صحت بیمہ کے ساتھ یہ مجوزہ اسکیم ایک کاغذ کے بغیر، نقدی مبرّیٰ، پورٹل اسکیم کے توسط سے صحت عامہ کو یقینی بنائے گی۔ صحت بیمہ کے تحت 50 کروڑ ہندوستانیوں کا احاطہ کیا جائے گا۔ آدھار سے لنک حفظان صحت ٹرانسفارمیشنل ہوگی۔

ابتدائی ٹکنالوجیوں کے اثرات

ایک تجزیے میں انکشاف کیا گیا ہے کہ آرٹیفشیل انٹلی جنس (اے آئی) میں سال 2035 تک ہندوستانی معیشت میں 957 بلین امریکی ڈالر لگانے کی گنجائش ہے جو کہ موجودہ مجموعی اقدار کا 15 فی صد ہے۔ ہندوستان کو منفرد چیلنجوں کا سامنا ہے جنہیں اے آئی کی خدمات کے ذریعے حل کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ مائیکروسافٹ انٹرنیشنل ڈاٹا کارپوریشن (آئی ڈی سی) کے ایک حالیہ مطالعہ میں بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ ڈیجیٹل طریقہ کار کے اختیار کرنے سے ہندوستان کی مجموعی گھریلو پیداوار میں سال 2021 تک 154 بلین امریکی ڈالر کا اضافہ ہوسکتا ہے جو کہ سالانہ اعتبار سے ایک فی صد شرح نمو میں اضافہ ہے۔ سال 2017 میں مجموعی گھریلو پیداوار کا تقریباً چار فی صد کلاؤڈ، انٹرنیٹ آف تھنگس (آئی او ٹی) اور آرٹیفشیل انٹلی جنس جیسی ٹکنالوجیوں کے استعمال کے ذریعے تیار کی گئی ڈیجیٹل مصنوعات اور خدمات سے حاصل کیا گیا ہے۔

حکومت نئی ٹکنالوجیوں کے استعمال اور حکومت کے عمل اور اسکیموں میں ان ٹکنالوجیوں کے استعمال کے اثرات کے امکانات تلاش کر رہی ہے۔ نیتی آیوگ آرٹیفشیل انٹلی جنس (اے آئی) سے متعلق نیشنل پروگرام تیار کرنے کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ وزارتوں، دانشوران، صنعت، محققین اور اسٹارٹ اپ کے ساتھ صلاح و مشورے میں مصروف اوراس کو مستقبل میں ترقی کے تعلق سے امکانات کو سمجھنے کی ایک مجموعی کوشش کہا جاسکتا ہے۔

مزید برآں نیتی آیوگنے مخصوص استعمال کے معاملات کے لئے ان ٹکنالوجیوں کے نفاذ، قومی ترجیحات کے شعبوں میں اس کو متعارف کرانے اور ابتدائی ٹکنالوجیوں کے تجزیے اور فائدوں کے لئے کام کرنا شروع کردیا ہے۔ ان کو پروف آن کنسپٹ (پی او سی) وغیرہ کے استعمال کے ساتھ صحت عامہ وتشخیص کے شعبوں میں آزمایا جارہا ہے۔ ان پی او سی کا مقصد تیزی سے بڑھتے ہوئے مسائل کے حل میں ان ٹکنالوجیوں کی فعالیت کو پرکھنا اور قومی پیمانے پر گورننس میں ابتدائی ٹکنالوجیوں کو اختیار کرنا ہے۔

ہندوستان برسوں سے ایک پیچیدہ ملک رہا ہے جس نے ایک عام آدمی کی حکومت کی خدمات تک رسائی کو دشوار بنادیا۔ مختلف سیکٹروں میں ڈیجیٹل ٹکنالوجی کے تیزی کے ساتھ اختیار کرنے کے عمل نے معاملات کو آسان کردیا ہے اور انسانی مداخلت کی تمام اشکال کا خاتمہ کردیا ہے۔ گورننس کی اہلیت اور فعالیت پر یہ ایک مثبت اثر ہے۔

☆☆☆

راجیو آہوجہ

مودی حکومت کی ترقیاتی حکمت عملی:

ایک منظر نامہ

بلاشبہ وزیر اعظم نے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہمیشہ اپنی آواز بلند کی ہے اور حقیقت میں وزیر اعظم کے طرز بیان کو ان کا عظیم اثاثہ قرار دیا جاتا ہے۔ انہوں نے لوگوں کی فلاح و بہبود کے حق میں بولنے میں کبھی ہچکچاہٹ نہیں دکھائی۔

وزیر اعظم نریندر مودی کے حوالے سے عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ان کی سیاسی پارٹی کی زیر قیادت موجودہ حکومت نے مبینہ طور پر اعلان کیا ہے کہ اس کا تین سطحی ایجنڈا ہے، وہ ہے ترقی، تیز رفتار ترقی اور ہمہ جہت ترقی۔ بہ الفاظ دیگر وزیر اعظم مودی کی زیر قیادت حکومت کا کہنا ہے کہ موجودہ وقت کی سب سے بڑی ضرورت ترقی کو ایک عظیم تحریک کی شکل دینی ہے۔

چند ہی لوگ ہوں گے جو اس حقیقت سے اتفاق نہیں کریں گے کہ وزیر اعظم مودی کی زیر قیادت موجودہ حکومت نے ترقی پر جس قدر زور دیا ہے، اس قدر توجہ اس سے قبل ترقی پر نہیں دی گئی ۔ ملک میں شرح نمو میں اضافے اور ہمہ جہت ترقی کو فروغ دینے کے لئے ان کی حکومت نے متعدد پروگراموں کا آغاز کیا ہے: جن میں جن دھن یوجنا، ڈیجیٹل انڈیا، میک ان انڈیا، اسکل انڈیا، مدرا بینک یوجنا، سووچھ بھارت ابھیان، ایشمان بھارت وغیرہ شامل ہیں جن کی ایک طویل فہرست ہے۔ گزشتہ چار برسوں کے دوران مودی حکومت کے ذریعے شروع کئے گئے متعدد پروگراموں کے تعلق سے ایک عام آدمی کی کیا رائے ہے؟

موجودہ حکومت کے پروگراموں اور اصلاحات سے متعلق عام آدمی کی رائے کافی مثبت ہے جوان پروگرام اور اصلاحات کو ترقی اور تغیر کے عمل کا ایک اہم ذریعہ تسلیم کرتے ہیں۔ گرچہ گنجائش میں محدود اس نظریے نے ایک مفید تناظر پیش کیا ہے۔ اس تناظر پر عمل کرتے ہوئے کوئی بھی ان پروگراموں/اصلاحات کو تین وسیع زمروں میں تقسیم کرسکتا ہے (i) فوری کامیابیاں اور قابل رسائی اہداف (ii) وہ اقدامات جن میں وسط مدتی یا طویل بنیاد پر فوائد کا وعدہ ہو، اور (iii) وہ اقدامات جن پر مختصر مدت کے لئے خرچ کیا جائے اور اس طویل مدتی تک فائدہ اٹھایا جائے۔

فوری کامیابیوں کے زمرے کی مثالوں میں ہندوستان میں ڈاکٹروں کی قلت سے نمٹنے کے لئے مرکزی صحت خدمات میں تمام ڈاکٹروں کی سبکدوشی کی عمر میں اضافہ کرنا اور انڈین فاریسٹ ایکٹ سے بانس کو باہر کرنا تاکہ غیر جنگلاتی علاقوں میں بانس کی کاشت کو فروغ دیا جائے اور کسانوں کی آمدنی میں اضافے کی راہ ہموار ہو۔ وسط مدتی اور طویل مدتی بنیاد پر فوائد کے وعدے والے زمرے کی مثال میں ملک کی مختلف ریاستوں/خطوں میں نئے ایمس جیسے اسپتال قائم کرنا، اعلیٰ تکنیک والی بلٹ ٹرین اور اسی طرح کی اختراعات شامل ہیں۔ اسی طرح ساختیاتی اصلاحات جیسے گڈز اینڈ سروسز ٹیکس (جی ایس ٹی) اور بڑی قدر والے کرنسی نوٹوں کو بند کرنا مختصر مدت کے لئے زحمت اور طویل مدت کے لئے راحت کی مثال ہے۔ اس زمرے میں وقتی طور پر معمولی پریشانیاں ضرور ہوئیں تاہم بعد میں اس کے اہم اقتصادی فوائد ہوئے ہیں۔

ماہرین اقتصادیات کا نقطہ نظر

ایک اور مفید نقطہ نظریہ ہے کہ حکومت کے ذریعے کئے جارہے اصلاحات کے عمل/پروگراموں کو ایک ماہر اقتصادیات کی نظر سے دیکھا جائے۔ حکومت کے ذریعے

مضمون نگار ماہر اقتصادیات ہیں۔
ahujaahuja@yahoo.com

بازارمنڈی سے نمٹنے کے لئے حکومت کے ذریعے کی گئی کارروائی اوراقدامات اوراس پرقابو پانے میں حکومت کی ناکامی سے نمٹنے کے اقدامات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے۔ یہاں تک کہ بازار پر گہری نظر رکھنے والوں کا کہنا ہے کہ کئی موقعوں پرایسی صورت حال پیدا ہوئی ہے جب مارکیٹ میکنزم پوری طرح سے معطل ہوگیا تھا اور اس نے ہی حکومت کی مداخلت کا استدلال فراہم کیا۔ بازار کی مختلف صورت حال میں چاہے وہ پبلک گڈز ہو یا سرگرمیوں کو محدود کرنے یا فروغ دینے کا عمل ہو جس کے منفی یا مثبت اثرات مرتب ہو رہے ہوں یا بازار پر اپنی مضبوط گرفت کا فائدہ اٹھانے والی کمپنیوں کے خلاف کارروائی ہو یا میکرو اقتصادی استحکام کو تحفظ فراہم کرنا ہو یا کم مانگ کے سبب بازارمنڈی کے لئے اقدامات کرنے ہوں، حکومت نے ہرصورت حال میں بھرپور تعاون فراہم کیا ہے۔

بازارمنڈی کا تصفیہ

موجودہ مودی حکومت نے ڈھانچہ بندی کے پروجیکٹوں پرخاص توجہ دی۔موجودہ حکومت نے نہ صرف ڈھانچہ بندی کے نئے پروجیکٹ شروع کئے بلکہ سابقہ حکومتوں کے ذریعے شروع کئے گئے زیرالتوا پروجیکٹوں کو بھی تحریک دی جس سے حکومت کو پبلک گڈز کے ضمن میں بازارمنڈی پرقابو پانے میں مدد ملی۔مزید برآں انٹرنیشنل سولرالائنس کے ایک بانی ممبر کی حیثیت سے مودی حکومت نے گلوبل پبلک گڈز کے قیام میں بھی ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔

حکومت نے ملک میں ترقی کے عمل میں زبردست پیش رفت کی ہے، خواہ وہ ڈیجیٹل طریقے سے لین دین کو فروغ دینا ہو یا قومی تغذیہ مشن پر خاص توجہ دینی ہو، سووچھ بھارت ابھیان کا آغاز کرنا ہو، حکومت نے ہر محاذ پر اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی انجام دیا ہے۔اسی طرح سے چاہے زہریلی گیس کے اخراج کے معاملے میں بھارت اسٹیج امیشن ضابطوں کے نفاذ میں IV سے VI کی جانب پیش قدمی ہو جس کا مقصد گاڑیوں سے پیدا ہونے والی آلودگی کے مہلک اثرات پرقابو پانا ہو یا آکسی ٹوسین کی فروخت اور درآمد پر پابندی ہو تاکہ اس کے غلط استعمال کو روکا جاسکے اوراس کے ضمن میں منفی اثرات کو کم سے کم کیا جاسکے۔

مودی حکومت نے بازارمنڈی پر قابو پانے کے لئے متعدد اقدامات کئے ہیں جن میں جن دھن یوجنا بھی شامل ہے جس کا مقصد مالی شمولیت ہے جبکہ سب کے لئے گھر کا مقصد کم آمدنی حاصل کرنے والے زمرے کو رعایتی شرح پر ہوم لون فراہم کرنا اور لوگوں کو ووکیشنل اور ٹیکنیکل ٹریننگ فراہم کرنے کے مقصد سے اسکل انڈیا مشن پروگرام شروع کیا گیا ہے۔

میکرومعاشی استحکام برقرار رکھنے کے لئے معاشی ترقی کی سب سے زیادہ اہمیت ہے۔حکومت نے پائیدار معاشی ترقی کو فروغ دینے کے پیش نظر متعدد پروگرام شروع کئے ہیں جن میں زرعی پیداوار اور اجناس (پردھان منتری کرشی سینچائی یوجنا، سوائل ہیلتھ کارڈ، فصل بیمہ یوجنا وغیرہ) کے فروغ، بینکوں کے ذریعے آسان شرائط پراورسہل فائنانسنگ (مدرا یوجنا، اسٹارٹ اپ انڈیا اوراسٹینڈ اپ انڈیا) کے ذریعے چھوٹے صنعت کاروں کو فروغ اوراسی طرح سے دوسرے پروگرام شامل ہیں۔ مزید برآں حکومت نے ملک کی تیز رفتار ترقی کے لئے از خود بلند حوصلہ اہداف طے کئے ہیں جن میں سال 2022 تک کسانوں کی آمدنی کو دگنا کرنا، آئندہ تین برسوں کے دوران ملک میں آنے والے غیرملکی سیاحوں کی تعداد کو دگنا کرنا، سال 2022 تک شمسی توانائی سے 100 گیگا واٹ بجلی پیدا کرنا اور دیگر اہداف شامل ہیں۔ معاشی ترقی کے ممکنہ شعبوں کے پیش نظر ایسا لگتا ہے کہ مودی حکومت نے نہ صرف ترقی کے تنوع وسائل پر زور دیا ہے بلکہ معاشرے کے ہر طبقے کے لوگوں کی صلاحیتوں میں نکھار کے ذریعے بھی ترقی کو زیادہ جمہوریت پسند بنانا ہے۔

ملک میں بازارمنڈی کے ساتھ ساتھ اس کے تدارک اقدامات میں حکومت کی ناکامی بھی ہوسکتی ہے۔ ایک حکومت بازار منڈی پر قابل پانے میں ویسے ہی ناکام ہوسکتی ہے جیسے وہ ملک میں غریبی کے خاتمے یا اس میں کمی اور مساوات کو فروغ دینے جیسی اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے میں ناکام ہوسکتی ہے۔

حکومت کی ناکامیوں کا ازالہ

کسی بھی منڈی معیشت میں کسی بھی حکومت کی اہم ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری معیارات طے کرنا اور ضابطے وضع کرنا ہوتا ہے تاکہ منڈیاں خوش اسلوبی کے ساتھ اپنا کام کرتی رہیں۔مودی حکومت نے نئے ضابطے، ادارے قائم کرنے اور موجودہ ضابطہ اداروں کو مستحکم کرنے کے لئے متعدد اقدامات کئے ہیں۔ مثال کے طور پر حکومت نے ریئل اسٹیٹ کے بزنس میں زیادہ شفافیت لانے اور گھر خریدنے والوں کے مفادات کا تحفظ کرنے کے لئے ریئل ایکٹ منظور کیا ہے۔اسی طرح سے حکومت ہندوستان میں غذائی سلامتی سے متعلق ضابطوں کو مستحکم کرنے اور بینک کاری کے ضابطوں کو سخت بنانے کے لئے اقدامات کررہی ہے۔ پیشہ ورانہ اخلاقی اقدار کو یقینی بنانے کے لئے حکومت میڈیکل ڈاکٹروں، اکاؤنٹنٹس، آڈیٹرز اور دیگر کے پیشہ ورانہ اداروں کے رویہ پر قریبی نظر رکھ رہی ہے۔سماجی زمرے میں بھی حکومت ضابطوں سے متعلق امور کا تصفیہ کررہی ہے۔ مثال کے طور پر صحت کے زمرے میں ریگولیٹر کی غیر موجودگی میں ادویات اور طبی آلات کی صنعت میں متعدد خامیوں کا سامنا ہے۔حکومت نے اس معاملے کو اب اولین ترجیح دی ہے اور اس زمرے کی خامیوں کو دور کرنے کے لئے اقدامات شروع کردیئے ہیں۔

حکومت نے سرکاری زمرے کی صنعتوں میں کارکردگی بہتر بنانے کے لئے اقدامات شروع کئے ہیں جن میں ان صنعتوں میں سرمایہ کشی کا قدم بھی شامل ہے۔ س کے ساتھ ساتھ سرکاری زمرے کی صنعتوں کو اقتصادی طور پر تیزی سے بدلتی ہوئی صورت حال سے اپنے آپ کو ہم آہنگ کرنے کے بھی اقدامات کئے ہیں۔اس کی مثال انڈیا پوسٹ پے منٹ بینک ہے جو کہ ڈاک محکمہ کے 1.5 لاکھ ڈاک خانوں میں قابل عمل ہے۔اس کے علاوہ حکومت نے ان اداروں کی انتظامیہ میں سیاسی مداخلت کو کم سے کم بھی کیا ہے۔

حکومت کی اپنی پہل سے کم سے کم حکومت زیادہ

سے زیادہ نظام حکمرانی کے تحت ڈیجیٹل ٹکنالوجی کے استعمال میں اضافہ کررہی ہے تاکہ ایک جانب طرز حیات میں سدھار کے ساتھ لوگوں کو بنیادی سرکاری خدمات کے حصول میں ایک متبادل ملے، وہیں دوسری جانب تجارت اور صنعت وحرفت کے لئے ماحول سازگار ہوسکے۔

مساوات کو فروغ

مساوات کے فروغ میں مودی حکومت نے متعدد اقدامات کئے ہیں جو کہ جغرافیائی اعتبار کے ساتھ ساتھ آبادی کے گروپ سے مخصوص ہیں۔ مثال کے طور پر مودی حکومت نے شمال مشرقی خطے کی ترقی پر خصوصی توجہ مرکوز کی ہے۔ یہ وہ خطہ ہے جسے ایک عرصے سے نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ حکومت نے شمال مشرقی خطے میں متعدد ترقیاتی پروجیکٹ شروع کئے ہیں تاکہ خطے میں مساوی ترقی کو یقینی بنایا جاسکے۔ اسی طرح سے مودی حکومت نے ایسے 100 حساس اضلاع کی نشاندہی کی جہاں اہم ترقیاتی کاموں اور سرگرمیوں کی اشد ضرورت ہے۔ حکومت اپنے اس حوصلہ مندانہ پروجیکٹ کے تحت ان اضلاع میں ترقی کی رفتار کو برقرار رکھنے اور تیز کرنے پر خاص توجہ دے رہی ہے۔ حکومت نے اسی طرح سے اپنی حکومت کے ایک ہزار دنوں کے اندر تمام دیہاتوں میں صد فی صد برق کاری کا ہدف حاصل کرنے کے لئے مساوی ترقی کا اہم ذریعہ بنایا ہے۔ اسی قدم کے ساتھ ساتھ ایک اور اسکیم شروع کی گئی ہے جس کا مقصد ہر گھر میں بجلی فراہم کرنا ہے۔

خواتین اور بچوں کی صحت کو یقینی بنانے کے لئے وزیراعظم مودی کی زیر قیادت موجودہ حکومت نے اجولا یوجنا شروع کی ہے جس کے تحت خط افلاس سے نیچے زندگی بسر کرنے کے والے خاندانوں کو خواتین کو ایل پی جی (پکانے کا صاف ایندھن) کے مفت کنکشن دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح سے نیشنل ہیلتھ پروٹکشن اسکیم کے تحت غریب اور لاچار خاندانوں کو بیماری کے دوران علاج کے لئے اسپتالوں کے اخراجات سے نجات دلائی جاتی ہے۔ یہ وہ تمام مثالیں ہیں جو آبادی کے مخصوص ذیل گروپوں کے درمیان مساوات کو فروغ دیتے ہیں۔

نقد ترغیبات اور نقدی کے تبادلے کے نظام میں خامیوں کو کم سے کم کرنے اور نظام حکمرانی میں سدھار کے پیش نظر متعدد اسکیمیں شروع کی گئی ہیں جس کے تحت اس طرح کے نقدی کے تبادلے ڈائریکٹ بینفٹ ٹرانسفر اسکیم کے تحت استفادہ کرنے والوں کے بینک کھاتوں میں راست ٹرانسفر کردیئے جاتے ہیں۔

ایک اور استدلال

بازار منڈی اور مساوات کے مقاصد کے حصولی جیسے امور کے تصفیے کے علاوہ حکومتی مداخلت کے لئے ایک

منطقی رویہ جاتی علم معاشیات سے متعلق ہے جہاں لوگوں کے رویے اور انتخاب میں حکومت کا اثر ورسوخ ہوتا ہے۔ بلاشبہ مودی حکومت نے لوگوں کے نظریات، رویے میں تبدیلی اور انتخاب کے عمل میں متعدد شعبوں میں سماجی پیغامات کے ذریعے اپنا اثر ورسوخ استعمال کیا ہے۔ ان میں لڑکیوں کی تعلیم وتربیت اور پرورش کے فروغ یا گاؤں کو کھلے میں رفع حاجت سے پاک بنانا ہو۔

بلاشبہ وزیراعظم نے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہمیشہ اپنی آواز بلند کی ہے اور حقیقت میں وزیراعظم کے طرز بیان کو ان کا عظیم اثاثہ قرار دیا جاتا ہے۔ انہوں نے لوگوں کی فلاح و بہبود کے حق میں بولنے میں کبھی ہچکچاہٹ نہیں دکھائی۔ مثال کے طور پر انہوں نے لوگوں سے صحت مند رہنے کے لئے یوگا کرنے کی درخواست کی، لوگوں سے کھادی کے استعمال کی اپیل کی جس سے کھادی ورکرز کی آمدنی بڑھتی ہے۔ ایسے لوگوں سے ایل پی جی سبسڈی چھوڑنے کی اپیل کی جو اچھی آمدنی والے ہیں اور بجلی بچانے کے لئے ایل ای ڈی بلبوں کے استعمال کی اپیل وغیرہ شامل ہیں۔

ترقی کی اچھی سیاست میں منتقلی

مذکورہ مثالیں محض توضیحی ہیں۔ حقیقت میں حکومت کے ذریعے شروع کردہ اصلاحات/ پروگراموں کی فہرست بہت طویل ہے۔ حکومت کے ذریعے شروع کئے گئے ان پروگراموں اور اصلاحات کا باریکی سے جائزہ لینے سے واضح ہوجائے گا کہ مودی حکومت نے ان تمام معاملات میں محض نام کے کے لئے کام کرنے سے پرہیز کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے شہرت کے لئے طریقہ کار کو اختیار نہیں کیا جو کہ ترقی کی نفی ہے۔ میری نظر میں حکومت نے جو بھی کچھ کیا ہے، وہ معاشی ترقی کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جو کہ حکومت کے سیاسی مفاد میں بھی رہا۔ اگر دوسرے الفاظ میں کہا جائے تو حکومت نے اپنی اس اچھی ترقی کو اچھی سیاست میں بھی منتقل کردیا۔ حکومت نے سماج کے تقریباً تمام فرقوں، ہر عمر کے لوگوں اور دیگر زمروں کے لئے اصلاحات اور پروگرام طے کئے۔ اپنی اس ذمہ داری کو انجام دیتے ہوئے حکوت نے ترقی اور سیاست کے درمیان فاصلے کو برقرار رکھا ہے۔

ایک ایسے ملک میں جہاں اس کے عوام کی بڑھتی ہوئی خواہشات کے اعتبار سے بڑے پیمانے پر فرق کا فقدان ہے، وہاں متعدد ایسے شعبے ہیں جنہیں حکومت کی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے، حکومت ایک ہی وقت میں مختلف محاذ پر برسرپیکار ہے۔ حقیقت میں حکومت صحیح سمت میں گامزن ہے تاہم اصلاحات کے عمل یا پروگرام کے نفاذ کے عمل کی رفتار مختلف اسباب سے متاثر ہے جس میں حکومت کے دائرہ کار، ذاتی مفاد کے لئے اصلاحات کو ختم کرنے جیسے مسائل شامل ہیں جیسا کہ اس مضمون میں حکومت کی اصلاحات کے عمل/ پروگرام پر بہتر نقطہ نظر حاصل کرنے کے دائرے تک محدود رہنا تھا۔ اس لئے اس کی کارکردگی یا ترقی کی رفتار پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔ یہ ایک اہم موضوع ہے جسے ایک علاحدہ مضمون کی ضرورت ہے۔ شاید بعد میں اسے عملی جامہ پہنایا جاسکے۔

☆☆☆

پرمیشورن ایر

سووچھ بھارت:

ایک قدم سووچھتا کی جانب

مہاتما گاندھی نے بنیادی تعلیم، ہنرمندی کے فروغ، خواتین کو بااختیار بنانے اور صفائی ستھرائی سمیت بہار میں عوام کی حالت بہتر بنانے کے لئے متعدد اقدامات کرتے ہوئے ایک صدی سے بھی زیادہ پہلے 10 اپریل 1917 کو چمپارن ستیہ گرہ شروع کیا تھا۔ 10 اپریل 2018 کو چمپارن ستیہ گرہ کی صد سالہ تقریبات اختتام پذیر ہوئی تھیں نیز اس کا جشن ستیہ گرہ سے سووچھ گرہ مہم کے ذریعے منایا گیا تھا۔

स्वच्छ भारत
एक कदम स्वच्छता की ओर

صفائی ستھرائی اور صاف پانی ایک صحت مند آبادی نیز مربوط انسانی ترقی کے لئے بنیادی چیزیں ہیں۔ ہر سال دنیا بھر میں لاکھوں لوگ جن میں زیادہ تر بچے ہوتے ہیں، صاف پانی کی ناکافی سپلائی سے وابستہ بیماریوں نیز صفائی ستھرائی اور حفظان صحت کے فقدان کی وجہ سے مرجاتے ہیں۔ صاف پانی اور صفائی ستھرائی بقا کے لئے لازمی ہیں۔ ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے دنیا بھر میں صحت، خوراک کے معاملے میں اطمینان اور کنبوں کی روزی روٹی پر اثر پڑ سکتا ہے۔ ایک بنیادی ضرورت اور ایک انسانی حق کے طور پر صفائی ستھرائی کی مہمیں گزشتہ کچھ دہوں میں یکے بعد دیگرے حکومتوں نے چلائی ہیں۔ ان مہموں میں متعدد محاذوں پر مثلاً کھلے میں رفع حاجت سے پاک (او ڈی ایف) صورت حال کرنے، ماہواری میں حفظان صحت کے انتظام وغیرہ کے سلسلے میں صفائی ستھرائی کے لئے کام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سووچھ بھارت مشن ایک بے نظیر مشن ہے۔ یہ دنیا میں رویے میں تبدیلی لانے کے سلسلے میں سب سے بڑی مہم ہے۔ اس پروگرام کا مقصد یہ ہے کہ دیگر باتوں کے علاوہ دیہی علاقوں میں معیار زندگی میں ایک عام بہتری لاکر صفائی ستھرائی کا تیز رفتار احاطہ کرکے، صفائی ستھرائی کے پائیدار طریقے اپنانے کے لئے کمیونٹیوں کو ترغیب دے کر، ٹھوس اور رقیق فضلے کو ٹھکانے لگانے پر توجہ مرکوز کر کے 2019 تک ''سووچھ بھارت'' کا حصول کرنا ہے۔

2014 میں یوم آزادی کے موقع پر ہندوستان کے وزیراعظم نے لال قلعہ کی فصیل سے مہاتما گاندھی کی 150ویں سالگرہ منانے کی غرض سے 2 اکتوبر 2019 تک ایک سووچھ بھارت کے لئے قوم کو جوش میں لانے والی آواز دی تھی۔ اس سنگ میل اعلان سے ہندوستان ایک حیرت انگیز اور بے مثل سفر پر روانہ ہوگیا تھا۔ صفائی ستھرائی کے سلسلے میں دنیا کا سب سے بڑا پروگرام یعنی 2019 تک ایک صاف ستھرے اور کھلے میں رفع حاجت سے پاک (او ڈی ایف) ہندوستان کے لئے سووچھ بھارت مشن کی قرارداد تاریخ میں بے مثل ہے۔ جب یہ شروع کیا گیا تھا تو اس وقت 550 ملین لوگ

مصنف پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کی وزارت میں سکریٹری ہیں۔
param.iyer@gov.in

ہندوستان میں کھلے میں رفع حاجت (او ڈی ایف) کا طریقہ اپنائے ہوئے تھے۔ آج یہ تعداد کم ہوکر تقریباً 200 ملین رہ گئی ہے۔

قابل بحث طور سے دنیا میں صفائی ستھرائی اور حفظان صحت کے سلسلے میں حکومت کے ایک سربراہ کے ذریعے کئے گئے سب سے زیادہ اولوالعزم اور جرات مندانہ اعلانات میں سے ایک اعلان صفائی ستھرائی کی قومی پالیسی اور ترقی کی صف اول میں رکھا گیا ہے۔

ایک عالمی اقتصادی اعلی طاقت بننے کی راہ پر گامزن اکیسویں صدی کے ہندوستان میں گندگی اور کھلے میں رفع حاجت کے لئے کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیے۔ وزیر اعظم نے حفظان صحت اور صفائی ستھرائی کے پیچھے اپنی سیاسی پونجی لگانے نیز اسے ایک قومی ترجیح بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہی وہ سب سے بڑا عنصر ہے جو ایس بی ایم کو پہلے کے برسوں کے اس کے ہم پلہ مشنوں سے الگ کرتا ہے۔

2 اکتوبر 2014 سے اب تک 7.1 کروڑ سے زیادہ کنبہ جاتی بیت الخلا تعمیر کئے جا چکے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان میں دیہی صفائی ستھرائی کا احاطہ دگنے سے بھی زیادہ ہوگیا ہے یعنی اکتوبر 2014 میں یہ احاطہ 39 فی صد سے بڑھ کر آج 83 فی صد سے بھی زیادہ ہوگیا ہے۔ اس تناظر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان ساڑھے تین برسوں میں صفائی ستھرائی کا احاطہ ہندوستان کی آزادی سے لے کر پچھلے 67 برسوں میں کئے گئے احاطے سے بھی زیادہ ہوگیا ہے۔ 3.6 لاکھ سے زیادہ گاؤں، 382 اضلاع، تیرہ ریاستیں (اروناچل پردیش، کیرالہ، مہاراشٹر، میگھالیہ، میزورم، پنجاب، راجستھان، سکم اوراتراکھنڈ) نیز مرکز کے زیر انتظام چار علاقے (انڈومان ونکوبار جزائر، چنڈی گڑھ، دمن و دیو اور دادر ونگر حویلی) کھلے میں رفع حاجت سے پاک (او ڈی ایف) ہوگئے ہیں۔ کھلے میں رفع حاجت سے پاک ہندوستان حاصل کرنے کے راستے پر چلتے ہوئے دیہی ہندوستان 2 اکتوبر 2019 تک ایک سووچھ بھارت کے لئے اپنے قصد اور عزم کو وقت پر پورا کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے۔

ایک بنائے گئے زورحرکت کے سبب حاصل ہوئی اس طرح کی پیش رفت ایس بی ایم۔ جی کے لئے ایک مسلسل اور مستحکم ترقی رہی ہے۔ گزشتہ برسوں میں اس مشن کے کچھ پہلوؤں کی وجہ سے ایس بی ایم اپنے پیش روؤں سے مختلف ہوگیا ہے نیز یہ ادارہ جاتی تبدیلی کی راہ پر گامزن ہوا ہے۔ ابتدا میں اس پروگرام کی رہنمائی تبدیلی لانے کے لئے اعلی ترین سطح سے مسلسل حمایت سے ہوئی ہے۔ خود وزیر اعظم نے تمام متعلقین کی خدمات حاصل کرکے نیز اس کو ہر ایک کا کام بنا کر صفائی ستھرائی کو ایک روایت بنائی ہے۔ خود پروگرام ایسے اقدامات پر بنایا گیا ہے جن میں خاکہ تیار کرنے کے عمل کے دوران صلاحیت کے بارے میں سوچا گیا ہے یعنی ہر ایک تک ہر جگہ پہنچنا۔ ان متعلقین کے ساتھ، یہ بات اہم ہے کہ زورحرکت برقرار رکھنے اور تمام سطحوں پر مواصلات کا ایک لگاتار سلسلہ بننے کے لئے یہ مشن عمل درآمد کرنے والوں یعنی ریاستوں اور اضلاع کو مسلسل اور قریبی طور پر مصروف رہنے کی ہدایت دے۔

بنائے گئے اس زورحرکت نیز س جن آندولن کے ہر روز مضبوط تر ہوتے جانے سے اس وقت وزارت کے لئے ایک اہم کام گھر کی دیکھ بھال کرنے کے معیاری اور اوراچھے طریقوں کو یقینی بنانا ہے۔ اس کے لئے وزارت نے سووچھ بھارت مشن (گرامین) کے سلسلے میں ایک جامع اور مضبوط آن لائن پلیٹ فارم شروع کیا ہے۔ ملک میں تمام گاؤوں کی صفائی ستھرائی کی سہولیات کے لئے

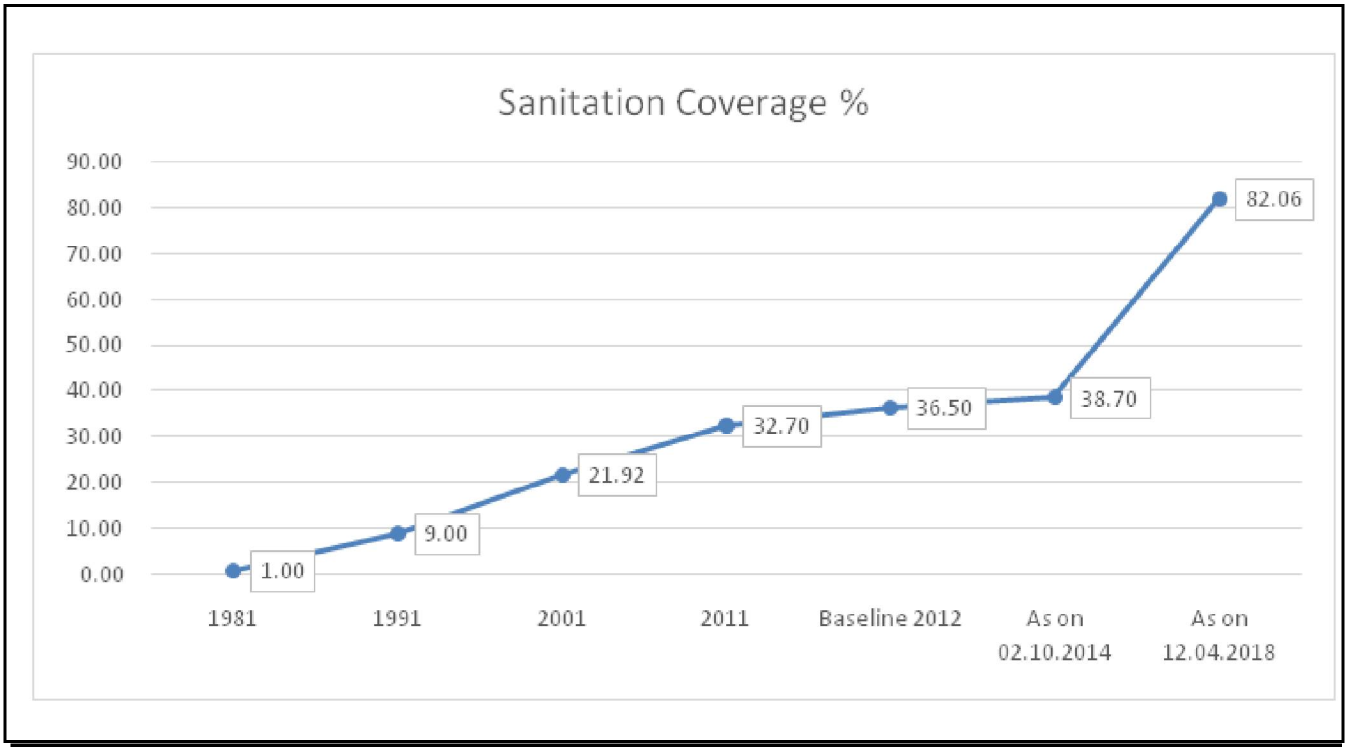

سلسلے میں گھر کی سطح کی معلومات بنیادی سطح کے سروے، 2012-13 کی بنیاد پر ریاستی حکومتوں کے ذریعے انتظامی اطلاعاتی نظام (ایم آئی ایس) پر دستیاب کرائی جاتی ہیں۔

شفافیت اور جواب دہی کو مزید بہتر بنانے کے لئے وزارت تیسرے فریق کی ایجنسیوں کے ذریعے کئے گئے بڑے قومی نمونے پر مبنی سروسز کے توسط سے دیہی صفائی ستھرائی کا جائزہ لیتی ہے۔ کوالٹی کونسل آف انڈیا (کیو سی آئی) نے مئی اور جون 2017 کے درمیان ملک بھر کے بے سوچے سمجھے منتخبہ 4626 گاؤوں کے 1.4 لاکھ سے زیادہ گھروں پر مشتمل ایک سروے کیا تھا اور بیت الخلا کا استعمال 91.29 سے زیادہ گھروں کے ایک نمونہ جاتی سائز کے ساتھ ایس بی ایم جی کے لئے عالمی بینک کی مدد والے پروجیکٹ کے تحت قومی سالانہ دیہی صفائی ستھرائی سروے (این اے آر ایس ایس) کیا گیا تھا۔ تصدیق کرنے والی خود مختار ایجنسی (آئی وی اے) نے عالمی بینک سمیت تنظیموں کے نمائندوں پر مشتمل، این اے آر ایس ایس کی نگرانی کے لئے تشکیل کردہ ماہرین کے ورکنگ گروپ (ای ڈبلیو جی) کو اپنا نسخہ تحقیقات پیش کیا تھا۔ اس ورکنگ گروپ میں یونیسیف، واٹر ایڈ، بل اور ملنڈا گیٹس، نولیج لنکس، نیتی آیوگ نیز اعداد وشمار اور پروگراموں پر عمل درآمد کی وزارت کے نمائندے بھی شامل تھے۔ اس ای ڈبلیو جی نے اس سروے کی اطمینان بخش تکمیل درج کی تھی جس میں بیت الخلا کا استعمالا 93.40 فی صد دکھایا گیا تھا۔ اس سروے میں 95.6 فی صد او ڈی ایف تصدیق شدہ گاؤوں کی او ڈی ایف صورت حال کی از سرنو تصدیق بھی کی گئی تھی۔

سوچھ بھارت مشن (گرامین) کا ایک ماحصل اشاریہ بیت الخلا کا استعمال اور کھلے میں رفع حاجت کو محدود کرنا ہے۔ ایک گرام فضلے میں 10,000,000 وائرس، 1,000,000 بیکٹریا اور 1000 طفیلی کیڑوں کے جوف ہوتے ہیں۔ جب تک ایک گاؤں مکمل طور سے کھلے میں رفع حاجت سے پاک صورت حال حاصل نہیں کر لیتا ہے،، اس وقت تک منہ اور نجاست کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ چناں چہ ایک صحت مند کل کے لئے راہ ایک انفرادی راہ نہیں ہے بلکہ کمیونٹی کو ایک ساتھ مل کر کام کرنا چاہئے نیز نئی عادتوں کے تئیں عزم کرنا چاہئے۔

ان گزشتہ کچھ برسوں میں سوچھ بھارت مشن نچلی سطح پر نمایاں صحتی اور اقتصادی اثر کا پہلے ہی مظاہرہ کر چکا ہے۔ ہندوستان میں ایس بی ایم کا مالی اور اقتصادی اثر (2017) کے عنوان سے ایک رپورٹ میں یونیسیف نے اندازہ لگایا ہے کہ دیہی ہندوستان میں ایک او ڈی ایف گاؤں میں ایک کنبہ ہر سال 50000 روپے بچاتا ہے۔ بی ایم جی ایف کے ذریعے جاری کردہ ایک اور مطالعے میں اعداد وشمار سے بصورت دیگر مماثل غیر او ڈی ایف گاؤوں کے مقابلے میں او ڈی ایف گاؤوں میں بچوں میں اسہال کے عام ہونے اور نشو ونما رک جانے کے معاملے میں نمایاں بہتریوں کا پتہ چلتا ہے۔

عوام کی شرکت پر مبنی پوری تحریک سے گاؤں کو اس وقت کھلے میں رفع حاجت سے پاک (او ڈی ایف) قرار دیا جاتا ہے جب تمام اراکین ایک عام سبھا میں ایک ساتھ آتے ہیں اور اس سلسلے میں عزم کرتے ہیں۔ پھر گاؤں کے اراکین اس بات کو یقینی بنانے کے لئے نگرانی سمیتیاں بناتے ہیں کہ کوئی بھی شخص بیت الخلاء استعمال کرنے کے نئے اصولوں کو نہ توڑے۔ پھر بلاک ضلع یا ریاست کی سطح پر تیسرے فریق کے ذریعے او ڈی ایف کی صورت حال کی تصدیق کی جاتی ہے۔ تمام معلومات گھر کی سطح پر ایک مضبوط بنیاد میں برقرار رکھی جاتی ہے جو ایس بی ایم۔ جی ویب سائٹ پر عوام کے لئے دستیاب ہے۔

ایس بی ایم۔ جی کا ایک اور اہم جز ٹھوس اور رقیق فضلے کا انتظام (ایس ایل آر ایم) ہے۔ کفایتی طور سے اور موثر طور سے ایس ایل ڈبلیو ایم کے اقدامات پر عمل درآمد کرنے کے لئے نچلی سطح پر ملکیت اور تمام مرحلوں پر کمیونٹی

کی شمولیت اہم ہے۔ اس کے لئے ایک اقدام صفائی ستھرائی کا اندازہ لگانے کے لئے تیار کردہ، دیہی سووچھ عدد اشاریہ (وی ایس آئی) کے نام سے خودتعین کا ایک جامع ذریعہ شروع کرنا ہے۔ وی ایس آئی محفوظ بیت الخلا اوراستعمال تک رسائی والے کنبوں، گھروں اورعوامی جگہوں کے اطراف کوڑے کرکٹ اور گھروں کے اطراف جامدبے کار پانی کے فی صد پر مبنی ایک سووچھتا اسکور پر آتا ہے۔ جمہوری خودتعین خود گاؤں کے لوگوں کے ذریعے گرام سبھاؤں میں کیا جاتا ہے۔ اپریل 2018 تک چار لاکھ سے زیادہ گاؤوں نے اپنے وی ایس آئی سے مطلع کیا تھا۔ یہ بات بار بار دیکھنے میں آئی ہے کہ جب کمیونٹی صفائی ستھرائی کے سلسلے میں مداخلتوں میں خود اپنے وسائل (خاص طور سے مالی وسائل) کا استعمال کرتی ہے تو وہ مداخلتیں کہیں زیادہ پائیدار ہوتی ہیں۔

بیت الخلا کے کام کو ہی لیجئے۔ سووچھ بھارت مشن محض تعمیر سے بھی آگے کچھ کرتا ہے اور رویے میں تبدیلی کو اپنی بنیاد بناتا ہے۔ رویے میں تبدیلی کی اہمیت کوئی چیز ہے جس کا مسلسل طور سے ذکر وزیراعظم نے ایس بی ایم ۔جی کے بارے میں اپنی تقریروں میں کیا ہے۔ جیسا کہ 2016 میں اپنی تقریر میں انہوں نے کہا ہے کہ ’’صفائی ستھرائی بجٹی تخصیص زر سے حاصل نہیں کی جاسکتی ہے۔ یہ ایک عوامی تحریک ہونی چاہئے‘‘۔

جب کہ رویے میں تبدیلی ہندوستان کے سووچھ خواب کے لئے لائیفک ہے۔ یہ سب سے بڑا چیلنج بھی ہے۔ اتنے بڑے پیمانے پر رویے میں تبدیلی لانے کے لئے پیچیدگی اور تقسیم عمل کو اہمیت دی جانی چاہئے۔ اس مشن کے تحت پروگرام کے لحاظ سے متعدد اختراعات ہورہی ہیں۔ دو طریقے سب سے زیادہ کارگر ہوتے ہوئے دکھائے گئے ہیں۔ ایک طریقہ پہلے سے تیار رہنے کا طریقہ ہے۔ رویے میں تبدیلی لانے کی تیاری کی کامیابی کا کافی انحصار پہلے سے کی گئی تیاری کے معیار اور مکمل ہونے پر ہے۔ اس میں گاؤں اور اس کے باشندوں کے بارے میں معلومات جمع کرنا، ان سے رابطہ قائم کرنا نیز تیار رہنے کے لئے افسران کا گاؤں کو تیار کرنا شامل ہے۔ دیہی صفائی ستھرائی کے لئے کمیونٹی طریقے میں تیاری کا استعمال سماج کے تمام طبقوں کے لئے کیا جاتا ہے۔ ہم ایک یونٹ کے طور پر ایک کمیونٹی کے ساتھ سلوک کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے گاؤں کی صفائی ستھرائی کی اہمیت سمجھ سکے، ذمہ داری اور جواب دہی لے سکے۔ یہ تیاریاں حقیقت میں ایس بی ایم کے فوائد کے تحت بہت سے اقدامات میں سے ایک ہے۔ ’سووچھ گرہی‘ پیادہ سپاہیوں کی کمیونٹی سطح کی ایک فوج ہیں اور محرکین گاؤں کی سطح پر صفائی ستھرائی کے لئے کمیونٹی طریقوں (سی اے ایس) پر عمل کرتے ہیں۔ یہ لوگ ایک او ڈی ایف ملک کے حصول کے سلسلے میں پیش رفت حاصل کرنے کی کلید ہیں۔

سووچھ گرہی اکثر قدرتی رہنما ہوتے ہیں جن کی خدمات موجودہ انتظامات مثلاً پنچایتی راج کے اداروں، امداد باہمی انجمنوں، آشاؤں، آنگن واڑی کارکنوں، خواتین کے گروپوں، کمیونٹی پر مبنی تنظیموں، اپنی مدد آپ کرنے والے گروپوں وغیرہ کے ذریعے حاصل کی گئی ہیں۔ یہ عام طور سے گرام پنچایتوں میں پہلے ہی سے کام کررہے ہیں اور ان میں سے کچھ لوگ خاص طور سے صفائی ستھرائی کے مقصد کے لئے اپنی خدمات رضا کارانہ طور سے پیش کرچکے ہیں۔ آج حقیقت میں اندراج کردہ سووچھ گرہیوں کی تعداد 4.3 لاکھ ہے۔ اس مشن کا مقصد ہر ایک گاؤں میں ایک سووچھ گرہی ہے یعنی مارچ 2019 تک کم سے کم 6.5 لاکھ سووچھ گرہیوں کی ایک فوج۔ ایک بڑی سطح پر اس جن آندولن کی ہلچل کو جاری رکھنے کے سلسلے میں وزارت کی کوشش سے اپریل 2018 میں سووچھ گرہیوں پر توجہ مرکوز کرنے والا ایک بڑا پروگرام دیکھنے میں آیا تھا۔

مہاتما گاندھی نے بنیادی تعلیم، ہنرمندی کے فروغ، خواتین کو بااختیار بنانے اور صفائی ستھرائی سمیت بہار میں عوام کی حالت بہتر بنانے کے لئے متعدد اقدامات کرتے ہوئے ایک صدی سے بھی زیادہ پہلے 10 اپریل 1917 کو چمپارن ستیہ گرہ شروع کیا تھا۔ 10 اپریل 2018 کو چمپارن ستیہ گرہ کی صد سالہ تقریبات اختتام پذیر ہوئی تھیں نیز اس کا جشن ستیہ گرہ سے سووچھ گرہ مہم کے ذریعے منایا گیا تھا۔ اس موقع کو منانے کے لئے پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کی وزارت نے حکومت بہار کے ساتھ تال میل میں 3 اپریل سے 10 اپریل تک ستیہ گرہ سے سووچھ گرہ مہم شروع کرکے ملک بھر میں سووچھتا کا پیغام پھیلانے کے لئے کام کیا تھا۔ ملک کے مختلف حصوں سے 10,000 سے بھی زیادہ سووچھ گرہی بہار میں جمع ہوئے تھے جہاں انہوں نے اس ریاست کے 30 اضلاع میں رویے میں تبدیلی کو فروغ دینے نیز اس جن آندولن میں مزید زورحرکت پیدا کرنے کے لئے بہار کے 10,000 سووچھ گرہیوں کے ساتھ کام کیا تھا۔

بہار کے گاؤں میں باہر کے سووچھ گرہیوں کی موجودگی نے سامعین کو صفائی ستھرائی کے پیغامات کو کہیں زیادہ قبول کرنے والا بنادیا تھا۔ باہر کے سووچھ گرہیوں نے اپنے مقامی ہم پلہ نیز مقامی عہدیداروں اور تکنیکی عملے کی مدد سے زبان کی رکاوٹوں کو توڑ دیا تھا۔ ان کی مداخلتیں بہت زیادہ مفید ثابت ہوئی تھیں نیز ان سے مختلف گروپوں میں مقابلہ آرائی اور ایک دوسرے سے سیکھنے کا ایک بڑا احساس اور ذوق پیدا ہوا تھا۔

چار بڑے چیلنج ریاستوں یعنی بہار، اترپردیش، اوڈیشہ اور جموں وکشمیر نے 13 مارچ اور 10 اپریل کے درمیان 30.91 لاکھ بیت الخلاؤں کا اضافہ دیکھا ہے جن میں سے 14.82 لاکھ بیت الخلا 4 اپریل سے 10 اپریل تک کے ہفتے میں تعمیر کئے گئے تھے۔

اس پورے عمل میں پیدا کردہ باہمی اتفاق اور اتحاد کے اس احساس سے ہندوستان کو اوڈی ایف بنانے کے سلسلے میں کمیونٹی کا ٹھوس جذبہ مستحکم ہوا ہے۔ ایک ایسا قدم جس سے سووچھ بھارت مشن (گرامین) کا وہ پورا لب لباب مزید مضبوط ہوتا ہے جو ایک جن آندولن کے حقیقی جذبے اور روح کو منعکس کرتا ہے۔ یہ مشن سب کے لئے صفائی ستھرائی کو بہتر بنانے نیز سب کے لئے پانی اور صفائی ستھرائی کی دستیابی اور پائیدار انتظام کو یقینی بناتے ہوئے مشن کے انداز میں اقوام متحدہ کے پائیدار ترقی کے چھ نشانے حاصل کرنے کے سلسلے میں آگے بڑھنے کے لئے باقی دنیا کے لئے ایک مثال قائم کرنے کی امید رکھتا ہے۔

☆☆☆

راکیش سریواستو

خواتین اور اطفال کے لئے دستِ تحفظ

ایک حکومت کے طور پر ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں ہر عورت اور بچہ اپنے گھر سے بے خوف قدم باہر نکال سکے اور ہماری کوشش ہوگی کہ اس کے حصول کو یقینی بنایا جائے۔

ہمارے معاشرے میں کئی برسوں تک خواتین اور بچوں کے ساتھ عدم مساوات کا رویہ اختیار کیا گیا۔ ہماری آبادی میں تناسب کے اعتبار سے دو تہائی حصے ہونے کے باوجود ان کی اہمیت کے امکانات کو نظر انداز کیا گیا اور ترقیاتی سرگرمیوں کا حصہ نہیں بنایا گیا۔ ترقی کا یہ خاکہ ناقابل برداشت تھا۔ دنیا میں کوئی ملک یا تہذیب خواتین اور بچوں کے حقوق کو بحال کئے بغیر حقیقی ترقی نہیں کرسکتی، اس لئے معاشرے میں خواتین اور بچوں کو مساوی مقام فراہم کرنا لازمی ہے۔ اس سلسلے میں حکومت اس مثالی تصور کو حقیقت میں تبدیل کرنے کے لئے پرعزم ہے اور حکومت نے خلوص دل سے دعوی کیا ہے کہ ملک میں خواتین اور بچوں کی صورت حال میں سدھار کے لئے حکومت اپنی تمام ذمہ داریوں کو نیک نیت اور دیانت داری کے ساتھ انجام دے گی۔

حکومت نے خواتین اور بچوں کی بہبود اور سلامتی کو یقینی بنانے کے لئے ایک مجموعی نقطہ نظر اختیار کیا ہے۔ اس کے لئے تفویض اختیارات برائے خواتین اور تحفظ ان دونوں پہلوؤں کو یکساں اہمیت دی جارہی ہے اور انہیں بنیادی طور پر مربوط کیا جارہا ہے۔ اس میں سے ایک دوسرے کے بغیر کسی کو بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا تاہم میں صرف اس مضمون کے مقصد سے خواتین اور بچوں کے لئے سلامتی کے اعتبار سے حکومت کے ذریعہ اٹھائے گئے اقدامات پر خصوصی دھیان دے رہا ہوں۔

خواتین اور بچوں کی سلامتی اور بہبود کو یقینی بنانے کے مقصد سے متعدد اسکیموں کا نفاذ کیا گیا ہے۔ ان تمام اسکیموں میں اس بات پر خصوصی توجہ دی گئی ہے کہ خواتین اور بچوں کے لئے بھی مساوی مواقع فراہم ہوں اور ان کی سرگرم شمولیت کی فضا سازگار ہو۔ یہ تمام اقدامات متحرک اور بدلتی ہوئی ضرورتوں کے عین مطابق ہیں اور انہیں تیار کرنے میں ٹکنالوجی کی بھرپور مدد لی گئی ہے۔

ذہنیت کی تبدیلی

ایک محفوظ اور سازگار ماحول تیار کرنے کے لئے ہمیں لازمی طور پر ابتدائی مرحلے سے شروعات کرنی ہوگی اور مسئلہ کی جڑ۔ ذہنیت پر ضرب لگانی ہوگی۔ اس کے لئے حکومت نے بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ پروگرام کو ملک کے تمام اضلاع تک پہنچادیا ہے۔ لوگوں کے درمیان عام بیداری، اسقاط حمل پر باریکی سے نظر اور لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ترغیب کے سبب بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ نے قابل ذکر کامیابی حاصل کی ہے جس کے تحت جن اضلاع میں سب سے پہلے اس پروگرام کو نافذ کیا گیا تھا، ان میں سے تقریباً آدھے سے زیادہ اضلاع میں پیدائش میں صنفی تناسب سے زبردست سدھار دیکھنے کو ملا ہے۔

اس روش پر تعلیمی اداروں کے توسط سے جینڈر چمپئنز پہل کا نفاذ کیا گیا ہے تاکہ انہیں صنف کو سمجھنے اور مادر رحم میں بچے کی صنف کی شناخت سے متعلق برائیوں کو سمجھنے میں مدد ملے۔ اس ضمن میں 150 یونیورسٹیوں اور 230 کالجوں نے جینڈر چمپئنز کے نفاذ کا آغاز کردیا ہے۔

بازماندگان کے ذریعے صدا بلند کرنا اور تعاون دینے کی حوصلہ افزائی

متعدد معاملات میں دیکھا گیا ہے کہ زیادہ تر عورتیں اور بچے پولیس سے رابطہ کرنے میں کتراتے ہیں۔ اس کے مدنظر ہم نے ملک گیر پیمانے پر ایک نیٹ

سکریٹری ڈی ڈبلیو ایس
secy.wcd@nic.in

ورک قائم کیا ہے جس میں نربھیا فنڈ کے تحت 182 ون اسٹاپ سینٹرز (او ایس سی) قائم کئے گئے ہیں۔ یہ او ایس سی تشدد کا سامنا کرنے والی خواتین کو پولیس، میڈیکل، لیگل اور نفسیاتی خدمات جیسی خدمات ایک ہی مرکز پر دستیاب کرائی جاتی ہیں۔ ساتھ میں چند دن اپنے کے لئے محفوظ مقام بھی دستیاب کرایا جاتا ہے۔ اس طرح کے مراکز نے اب تک 1.3 لاکھ سے زائد خواتین کے معاملات کی پیروی کی ہے۔

مزید برآں خواتین 181 ویمن ہیلپ لائن پر اپنے خلاف ہورہے ظلم وستم کی شکایت کرسکتی ہیں جو کہ کسی مصیبت یا پریشانی میں مبتلا خواتین کے ذریعے کی گئی شکایات کے جواب میں ہنگامی اور غیر ہنگامی ردعمل کا عالمی ٹول فری نمبر ہے۔ خواتین کسی طرح کی ہنگامی صورت حال سے متعلق اپنی شکایت درج کرانے، ثالثی تک رسائی یا قانونی، پولیس، نفسیاتی اور دیگر دستیاب سہولتوں سے متعلق جانکاری حاصل کرنے کے لئے اس نمبر پر کال کرسکتی ہیں۔ اس ضمن میں اب تک ملک میں تین ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں ویمن ہیلپ لائنز قائم کی گئی ہیں اور ان سے 16.5 لاکھ سے زائد خواتین نے اس سے استفادہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ ملک گیر پیمانے پر مصیبت اور پریشانی میں مبتلا بچوں کیلئے 1098 چائلڈ لائن قائم کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں گزشتہ برس 1.8 کروڑ کال کے تحت کارروائی کی گئی تھی۔

پولیس فورس میں خواتین کے لئے 33 فی صد کا ریزرویشن بھی اس ضمن میں ایک اہم قدم ہے۔ اس سے جرائم کے خلاف شکایت کرنے اور پولیس سے رابطہ قائم کرنے میں لوگوں اور بالخصوص خواتین اور بچوں کو حوصلہ ملے گا۔ اس سلسلے میں ایک ایڈوائزری جاری کی گئی ہے اور 22 ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے اس کے مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ خواتین اور بچوں کی بہبود سے متعلق وزارت نے داخلی امور کی وزارت کے ساتھ مل کر صنفی اعتبار سے حساس معاملات پر پولیس کی بروقت کارروائی میں سدھار اور پولیس فورس میں زیادہ سے زیادہ خواتین کی موجودگی کے لئے کام کیا ہے۔ اس قدم سے بلاشبہ نہ صرف پولیس فورس میں خالی آسامیوں کو پر کرنے اور پولیس فورس میں خواتین کی اہمیت کو اجاگر کرنے میں مدد ملے گی بلکہ پولیس فورس میں خواتین اور بچوں کے تئیں ہمدردی اور رفیقانہ رویہ بھی پیدا ہوگا۔

عام طور پر ظلم وزیادتی اور جرائم کے بچے زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ بچوں کے خلاف اس بے رحمانہ سلوک اور برتاؤ کے خلاف شکایت کرنے کے عمل کو سہل بناتے ہوئے ایک آن لائن پورٹل ''بی او سی ایس او ای بکس'' قائم کیا گیا ہے جہاں کوئی بھی بچہ یا بچے کی جانب سے کوئی بھی مختصر تفصیل کے ساتھ ایک شکایت درج کراسکتا ہے۔ شکایت درج ہونے کے ساتھ ہی ایک تربیت یافتہ کونسلر فوراً ہی بچے سے رابطہ قائم کرے گا، امداد فراہم کرے گا اور اگر ضروری ہوا تو بچے کی طرف سے ایک رسمی شکایت درج کرے گا۔

ایک مضبوط لیگل فریم ورک کاام

وزارت نے خواتین اور بچوں کو انسانی اسمگلنگ کے جرائم سے بچانے کے لئے لیگل فریم ورک کو مستحکم کرنے کے لئے حال ہی میں انسانی اسمگلنگ (روک تھام، تحفظ اور بازآبادکاری) بل 2018 تیار کیا ہے۔ یہ بل انسانی اسمگلنگ کی روک تھام میں موجودہ خامیوں کو دور کرے گا اور تمام پہلوؤں کا احاطہ کرے گا۔ اس بل میں متاثرین کے لئے ایک مضبوط آئینی، معاشی اور سماجی ماحول کے ام کے ذریعے انسانی اسمگلنگ کے مسئلے کو حل کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے، اس کے لئے ضلع، ریاست اور قومی سطح پر جامع ادارے قائم کئے جائیں گے۔ موجودہ وقت میں یہ بل زیر غور ہے۔

اس کے علاوہ بچوں کو معاشرے میں پھیلی بچپن میں شادی جیسی سماجی برائیوں کے بچانے کے آئینی طریقہ کار کو بھی مستحکم کیا جارہا ہے اور اس پر سختی کے ساتھ نفاذ کیا جارہا ہے۔ بچپن میں شادی کی روک تھام سے متعلق قانون 2006 کے تحت ایسے لوگوں کو سزا دینے کی گنجائش ہے جو چائلڈ میرج کراتے ہیں، فروغ دیتے ہیں یا تعاون و مدد کرتے ہیں۔ وزارت اس سلسلے میں اسی قانون کے مناسب نفاذ کے لئے ریاستی حکومتوں اور ضلع کلکٹروں کے راست رابطے میں ہے۔ ہم نے قانون میں ایک ترمیم کی بھی تجویز کی ہے تاکہ چائلڈ میرج کو قانون کی رو سے کالعدم قرار دیا جائے تاکہ سماج سے اس برائی کو دور کیا جائے اور اس پر عمل کرنے والوں کی حوصلہ شکنی ہو۔

اس کے ساتھ ساتھ وزارت کام کے مقام پر خواتین کو جنسی طور پر ہراساں کرنے کی روک تھام، انسدادی اور ازالے س سے متعلق سال 2013 کے قانون کے نفاذ کی باریکی کے ساتھ نگرانی کررہی ہے۔ قانون سے متعلق تربیتی پروگراموں اور ورکشاپ کے انعقاد کے لئے 112 اداروں کو پینل میں شامل کیا گیا ہے اور ٹیلی ویژن، ریڈیو اور آن لائن کے ذریعے بڑے پیمانے پر تشہیری مہم شروع کی گئی ہیں۔ ملک میں تمام خواتین کے لئے کام کے مقامات پر جنسی طور پر ہراساں کرنے سے متعلق شکایات درج کرانے کے لئے ایک آن لائن پورٹل ''ایس ایچ ای بکس'' شروع کیا گیا ہے جو کہ استعمال کرنے کے اعتبار سے بہت آسان ہے۔ کام کرنے کی جگہ پر ایک محفوظ اور سازگار ماحول سے خواتین کو افرادی قوت میں شامل ہونے کا حوصلہ ملے گا۔

وزارت خواتین کے گھر اور گھر سے باہر تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے بھی کام کررہی ہے۔ گھریلو تشدد سے خواتین کو تحفظ فراہم کرنے سے متعلق قانون (پی ڈبلیو ڈی وی اے) 2005 کو پورے ملک میں نافذ کیا جارہا ہے اور اس طرح کے معاملات کے اندراج کے لئے خواتین کو مدد فراہم کی جارہی ہے۔ جہیز کی سماجی برائی کے خاتمے کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہوئے جہیز کی روک تھام سے متعلق قانون کے جامع نفاذ پر خاص دھیان دیا جارہا ہے۔ قانون میں جہیز کی تشریح کی گئی ہے اور جہیز کے لین دین کو فروغ دینے جہیز لینے اور دینے پر سزا کی بھی تشریح کی گئی ہے۔

ان قوانین سے متعلق ذرائع ابلاغ پر مہم تیار کی گئی ہے اور انہیں ٹیلی ویژن، ریڈیو اور آن لائن کے توسط سے عوام تک پہنچایا جارہا ہے۔

عوامی ذرائع نقل وحمل میں خواتین کے بحفاظت سفر کو یقینی بنانے کے لئے موثر اقدامات کئے گئے ہیں۔ اس ضمن میں خواتین کی حفاظت کے لئے ٹیکسی پالیسی کی نئی گائیڈ لائنز تیار کی گئی ہیں تاکہ خواتین کے سفر کو زیادہ

محفوظ بنایا جاسکے۔ اس سلسلے میں جو اقدامات کئے گئے ہیں، ان میں تمام ٹیکسیوں میں جی پی ایس پینک ڈیوائس کا لازمی ہونا، چائلڈ لاکنگ سسٹم کو غیر موثر کرنا، ڈرائیور کی فوٹو کے ساتھ شناخت اور گاڑی کے رجسٹریشن نمبر کو نمایاں مقام پر لگانا، خاتون مسافر کی ایما پر گاڑی شیئر کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ یہ اقدامات خواتین اور بچوں کے ذریعے ذرائع نقل وحمل کو محفوظ طریقے سے استعمال کرنے کے لئے کئے گئے ہیں۔

اختراعی فنڈنگ پروجیکٹ

نربھیا نے خواتین کے تحفظ کے 6223.79 کروڑ مالیت کے اختراعی پروجیکٹوں کی تکمیل میں مدد کی ہے۔ پورے ملک میں جلد ہی تمام موبائل فونز میں پینک بٹن کی ایک سہولت دستیاب ہوگی تاکہ ضرورت خواتین کو ہنگامی صورت حال میں فوری مدد فراہم کی جاسکے۔ پینک بٹن استعمال کئے جانے کی صورت حال میں قریب ترین پی سی آر اور منتخب فیملی/ دوست کو ایک سگنل دے گا جس پر جی پی ایس پر مبنی سیٹلائٹ کے توسط سے خاتون کے شام کی نشاندہی ہوسکے گی۔ اس سلسلے میں استعمال کی جانچ کا پہلا مرحلہ مکمل کرلیا گیا ہے۔

ملک کے آٹھ بڑے شہروں کو خواتین کے لئے محفوظ بنانے کے لئے کئی جامع منصوبے جاری ہیں جن کے لئے فنڈ کے لئے نربھیا فنڈز سے لیا جارہا ہے۔ ان منصوبوں کے تحت اسٹریٹ لائٹنگ، محفوظ سرکاری ذرائع نقل وحمل، پولیس کی اصلاح شدہ سرگرمیاں وغیرہ پر خاص دھیان دیا جارہا ہے۔ یہ آٹھوں نمبر ملک کے دیگر شہروں کے لئے مثالی نمونہ ثابت ہوں گے۔ نربھیا فنڈز کے تحت لیباریٹری کی فارنسک سہولتوں کو بہتر بنایا جارہا ہے تاکہ عصمت دری اور جنسی چھیڑ چھاڑ سے متعلق معاملات میں انصاف کا بہتر اور تیزی کے ساتھ عمل یقینی ہوسکے۔

تحفظ کے لئے انفارمیشن ٹکنالوجی کا زیادہ سے زیادہ استعمال

ٹکنالوجی میں تیز رفتار سدھار کے ساتھ خواتین اور بچوں کے خلاف تشدد کی روک تھام کے لئے ڈیجیٹل اسپیس کا زیادہ سے زیادہ استعمال ہونے لگا ہے۔ حکومت نے ٹکنالوجی میں سدھار پر مثبت ردعمل ظاہر کیا ہے اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے موجودہ ڈھانچہ میں یہاں تک کہ ڈیجیٹل اسپیس میں تبدیلیاں کی ہیں۔ سائبر کرائم سے متعلق شکایت درج کرنے کے لئے ایک ہاٹ لائن کے طور پر کام کرنے والا ایک سنٹرل رپورٹنگ میکنزم قائم کیا جارہا ہے جس کے تحت ایک سہل طریقہ کار لایا جائے گا جس سے بچوں کا جنسی استحصال زنا بالجبر، اجتماعی عصمت دری اور کردارکشی وغیرہ کا خاتمہ کیا جاسکے۔ سائبر کرائم کی بہتر طریقے سے روک تھام اور اس سے نمٹنے کے لئے حکام اور عوام کے درمیان عام بیداری کی سخت ضرورت ہے۔

وزارت نے بچوں کے تحفظ میں سدھار کے لئے انفارمیشن ٹکنالوجی ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کے لئے ایک آن لائن سیٹزن پر مبنی پورٹل ''کھویا پایا'' شروع کیا ہے۔ اس پر گمشدہ یا لاوارث ملے بچوں کی جانکاری پوسٹ کی جاتی ہیں تاکہ ان بچوں کی شناخت ممکن ہوسکے اور انہیں ان کے خاندان سے ملایا جاسکے۔ سال 2015 سے اس پورٹل پر گمشدہ اور لاوارث ملے بچوں کے 10,000 سے زائد معاملات شائع کئے گئے ہیں۔ بچوں کے حق میں اٹھائے گئے اقدامات سے متعلق جانکاری این سی ای آر ٹی کورس کتابوں کے سرورق کے اندر کی جانب فراہم کی گئی ہیں تاکہ بچوں کے درمیان عام بیداری ہوسکے۔

متاثرین کی بازآبادکاری

جنسی استحصال اور تشدد سے متاثرہ افراد کی بازآبادکاری حکومت کی ذمہ داری کا لازمی جزو ہے۔ اس کے لئے نربھیا فنڈز کے تحت متاثرین کے معاوضے کے لئے مرکزی اسکیم شروع کی گئی ہے جس کے تحت ریاستی حکومتوں کو اضافی امداد فراہم کی جاتی ہے تاکہ تشدد کا سامنا کرنے والی خواتین کو معاوضہ دیا جاسکے۔ وزارت برائے بہبود اطفال وخواتین نے جنسی استحصال اور تشدد کے ایسے معاملات جن میں نقصان طویل مدت کے لئے ہو جیسے کسی پر تیزاب سے حملہ یا ایسا کوئی معاملہ جس میں زیادہ وقت تک طبی خدمات درکار ہوں، وزارت نے ان کے پیش نظر سماجی انصاف وتفویض اختیارات کی وزارت سے درخواست کی ہے کہ تیزاب سے حملہ یا چہرہ مسخ کرنے کو موزوں کے زمرے میں شامل کیا جائے۔ معذوری قانون 2016 کے ساتھ وضع کئے گئے حقوق میں تیزاب کے حملے کو معذوری کی ایک قسم قرار دیا گیا ہے جس کے تحت تیزاب کے حملے کے شکار ہونے والے کو معذوری فوائد سے استفادہ کا حق حاصل ہوگا۔

وزارت نے ایک اختراعی قدم کے طور پر ملک کے 60 ریلوے اسٹیشنوں پر چائلڈ ہیلپ ڈیسک قائم کئے ہیں۔ ان ہیلپ ڈیسک کو بچوں کی اسمگلنگ کو روک تھام، شناخت، بچاؤ، دوبارہ ملانے اور مصیبت کا شکار بچوں کو بازآبادکاری کی سہولت فراہم کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ اس سروس کے تحت اب تک 34000 سے زائد بچوں کی مدد کی گئی ہے۔

آخری میل کا سفر

خواتین کے تحفظ کے لئے حکومت کے ذریعے اٹھائے گئے اقدامات کا دیہی خواتین کو فائدہ پہنچانے لئے حال ہی میں مہیلا شکتی کیندر اسکیم شروع کی گئی ہے۔ اس اسکیم کے تحت دیہی خواتین کو ان کے گھر تک یہ خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس ضمن میں 115 نہایت پسماندہ اضلاع میں تین لاکھ رضاکار طلبا اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ طلبا سرکاری سہولتوں کے علاوہ ان خواتین کو سرکاری امداد سے متعلق جانکاری دیں گے اور ان کا ان اداروں کے ساتھ رابطہ قائم کرائیں گے۔

اگر ہندوستان میں خواتین اپنے آپ کو صحیح سلامت اور محفوظ سمجھتی ہیں تو صرف ایسی صورت میں ہی وہ عوامی زندگی میں مکمل طور پر سرگرم ہونے اور اقتصادی تر میں تعاون کرنے کی اہل ہوں گی۔ اسی طرح سے بچوں کی مثبت نشوونما نہیں ہوگی۔ اگر ان کے لئے تشدد سے پاک ماحول کو یقینی نہ بنایا جائے۔ ایک حکومت کے طور پر ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں ہر عورت اور بچہ اپنے گھر سے بےخوف قدم باہر نکال سکے اور ہماری کوشش ہوگی کہ اس کے حصول کو یقینی بنایا جائے۔

☆☆☆

پروفیسرڈاکٹرآرایس راماسوامی

سیدھر یوگم

ہر سال 21جون کو بین الاقوامی یوگا دن مناکر ہندوستان یوگم یعنی روحانی علم کے بارے میں اپنے کردار پر فخر محسوس کرتا ہے۔ یہ اس کی طرف سے ملک اور بیرون ملک امن اور اخوت کے قیام کے لئے دنیا کو ایک تحفہ ہے۔

ڈائریکٹر جنرل، سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان سدھا،
وزارت آیوش، حکومت ہند
dr.rsramaswamy@gmail.com

اصطلاح یوگم (yogam) کا مطلب ہے اجتماع۔ یعنی جیونما (jeevanma) (انفرادی اجتماع) کا پرامنما (paramanma) (آفاضمیر) سے اور یہی انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے۔ یوگم سے مراد ہے اپنی پانچ حسوں کو زیر کنٹرول رکھنا اور ذہن کی صرف ایک چیز پر توجہ مرکوز کر کے مقصد حاصل کرنا۔ یوگم کے بارے میں سیدھیر تھیرومولر (Thirumoolar) نے اپنی تصنیف تھیرومنتھیر (Thirumanthiram) میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس مضمون میں سیدھر کے تاثرات مثلاً یوگم پر تھرومولر کے افکار پر روشنی ڈالی گئی ہے جو سدھا معالجہ کا ایک جز ہے۔

تھیرومنتھیرم (Thirumanthiram) میں سدھر تھیرومولر نے سدھا معالجہ کی مندرجہ ذیل تعریف پیش کی ہے۔

☆ وہ معالجہ جو جسمانی عارضوں کو شفا بخشے۔
☆ وہ معالجہ جو نفسیاتی عارضوں کو شفا بخشے۔
☆ وہ معالجہ جو بیماریوں سے محفوظ رکھے۔
☆ وہ معالجہ جو لافانیت عطا کرے۔

دیگر طریقہ علاج کے برعکس سدھا کا مقصد نہ صرف جسم اور ذہن کے عارضوں کو دفع کرنا ہے بلکہ پاکیزگی کے عمل کے ذریعے نجات حاصل کر کے روحانی عوارض کو بھی دور کرنا ہے۔ مذکورہ بالا نظم کی آخری سطر سے ظاہر ہوتا ہے کہ سدھا روحانی صحت کا بھی خیال رکھنا ہے۔ تھیرومولر بیماریوں سے پاک زندگی گزارنے کے لئے یوگم پر زور دیتے ہیں۔ تھیرومولر کے مطابق یوگم میں آٹھ پہلو ہوتے ہیں، اسی لئے اسکو اٹنگا یوگم (Attanga Yogam) کہا جاتا ہے۔

اٹنگا یوگم: ایامم، نیامم، آسانم، پرانایم، پرتھیاہرم، دھرانئ، دھیانم اور سماتھی یا اٹنگا یوگم کو یوگم کے آٹھ پہلو کہا جاتا ہے۔ سدھا طریقہ علاج میں کایاکلپم (توانائی کے احیا کا طریقہ علاج) ایک اہم طریقہ علاج ہے جس کو دو حصوں یعنی کلپاوستھم اور کلپا یوگم میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ کلپاوستھم ایسی ادویہ سے متعلق ہے جو مرض سے محفوظ بھی رکھتی ہیں اور شفا بھی عطا کرتی ہیں۔ کلپا یوگم یوگ کی کثرت سے متعلق ہے جس کی مشق سے جسم، ذہن اور روح کو صحت مند رکھتی ہے۔ تھیرومولر کے مطابق یوگم کا پہلا حصہ ایامم ہے آخری اور بہت اہم سمادھی ہے جو انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے۔

ایامم: یہ وہ مشق ہے جس سے ذہنی آلودگی مثلاً شہوت، غصہ، خودنمائی سے پاک ہوکر دماغ تندرست اور توانا ہوتا ہے۔ ان تمام آلودگیوں سے پاک ذہن تمام بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

نیامم: اس کی مشق کے ذریعے انسان اپنی روزمرہ کی زندگی میں اچھی عادتوں کی پیروی کرتا ہے۔ مثلاً جلدی اٹھنے سے لے کر رات کو سونے تک۔ نیامم کا مطلب ہے اپنے اعمال میں پاکیزگی لانا۔ نیامم روزمرہ کے کاموں میں صحت مند ماحول کی یقین دہانی کراتا ہے۔

آسانم: یہ وہ ورزش ہے جس میں جسم کو ایک خاص وقت کے لئے ایک خاص جسمانی کیفیت یا پوزیشن میں بے حس وحرکت رکھا جاتا ہے۔ تھیرومولر کے مطابق ایسی جسمانی کیفیات کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ اسانم کی مشق سے متعدد بیماریوں سے محفوظ رہا جاسکتا ہے اور صحت وتندرستی بحال رہ سکتی ہے۔ اس مشق سے جسم کی ساخت کو بھی درست کیا جاتا ہے۔ جسمانی ورزش کے برعکس جس میں توانائی خرچ ہوتی ہے، اس مشق سے توانائی حاصل ہوتی ہے، خصوصاً بایومیگنیٹک توانائی۔ اسانم سے نہ صرف خارجی جسم ڈھانچہ مضبوط ہوتا ہے بلکہ داخلی اعضاء خصوصاً قلب، پھیپھڑے، معدہ، گردے، مثانہ، جگر اور تلی کو بھی تقویت ملتی ہے اوران کے افعال چست اور درست ہوجاتے ہیں۔ اس سے غدود سے نکلنے والے عرق مستحکم ہوتے ہیں، ہاضمہ درست ہوتا ہے اور فاضل مادہ کی نکاسی اور دوران بہتر اور جسم کا درجہ حرارت مستحکم رہتا ہے۔ ان آسنوں سے اینڈوکرائن غدود کا فعل ٹھیک ہوجاتا ہے۔ آسن بیماریوں سے محفوظ رکھنے اور ان سے شفایابی کے لئے معاون ہوتے ہیں۔ آسن کرتے وقت خون کی نالیاں، اعصاب اور پٹھے سخت ہوتے ہیں جیسا کہ سخت جسمانی ورزش میں ہوجاتے ہیں۔ اس کے برعکس زیادہ ملائم اور لچک دار ہوجاتے ہیں۔

پرانایامم: ایک خود کے عمل تنفس کو قابو میں کرنے کی ایک مشق ہے۔ اس میں لاتعداد سانس کی مشق شامل ہیں جو ہمارے جسم کو توانائی عطا کرتی ہیں خصوصاً اعصابی نظام کو۔ پرانایامم خود کے عمل تنفس کو کنٹرول کرنے کی ایک مشق ہے۔ پرانایامم سے موت کا دیوتا یامن دور رہتا ہے۔ نوعیت کے اعتبار سے پرانایامم ایک تحفظی معالجاتی اور توانائی بخشنے والا عمل ہے۔ اس سے صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے جس سے ہمارے جسم میں خلیوں کو وافر مقدار سے آکسیجن حاصل ہوتی ہے۔ اس کو واسی (Vasi) یا واسی یونم بھی کہتے ہیں۔ تھیرومولر پود گرام (سانس اندر لینا)، کمبکم (سانس روکنا یا سانس اندر لینے اور باہر چھوڑنے کے درمیان وقفہ اور پشکرم (سانس کا چھوڑنا) بالترتیب 16 میتھیاری، 64 میتھیاری اور 32 میتھیاری بتاتے ہیں۔

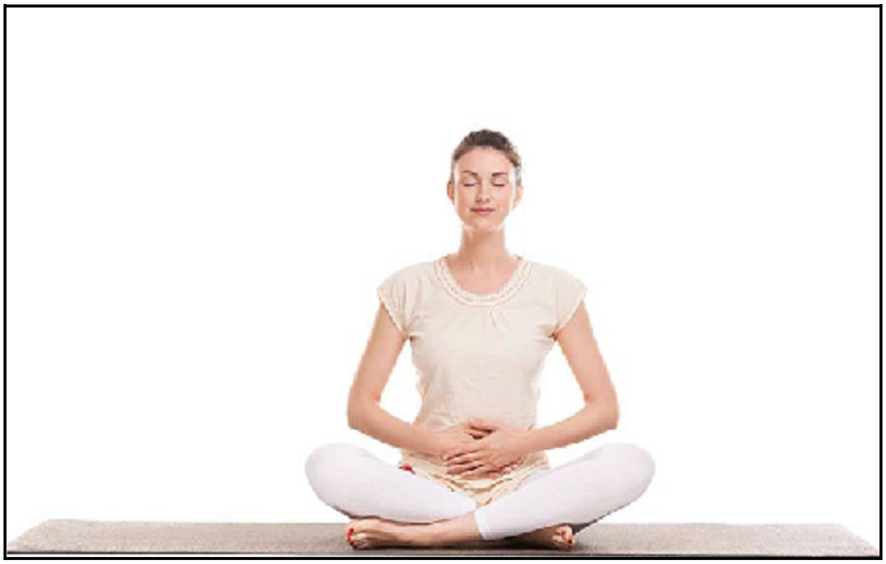

پراتھیاپرم: یہ پانچ حواس یعنی ذائقہ، باصرہ، چھونا، سماعت اور قوت سماع کو زیر کنٹرول رکھنے کی مشق ہے جو ہمارے پانچ اعضا یعنی زبان، آنکھ، جلد، کان اور ناک سے بالترتیب محسوس کئے جاتے ہیں۔ گیتھریا گل (Gnanenthiriyangal) حواس اور اعضا حواس کے درمیان رابطہ فراہم کرتا ہے یعنی اس آلہ کی بدولت اعضائے حواس کے ذریعے جو حس کا احساس ہوتا ہے۔

سدھا طریقہ علاج کے مطابق کائنات پانچ عناصر (پنچ بوتھامیر panchabuthamor) سے اور انسان سے مل کر بنی ہے۔ یہ عناصر ہیں من یعنی زمین، نیر یعنی پانی، تھی یعنی آگ، والی/کترو (vali/katru(air) یعنی ہوا اور ویلی (Veli) یعنی خلا، پوریگیلر (Poriorgalor) یعنی اعضائے خمسہ۔ میئی (mei) (جلد) وائی (Vai) (منہ یعنی زبان) کن (Kann) یعنی آنکھ، موکو (Mookku) یعنی ناک اور سیوی (Sevi) یعنی کان۔ پلنگل (Pulangal) حواس خمسہ ہیں جس میں شامل ہیں۔ سووائے (uvai) (ذائقہ) اولی (oli) (بصیرت)، اورو (ooru) (چھونا) اوسائی (osai) (سماعت) اورنترم (natram) (قوت سماع)۔ اس طرح سے پنچ بوتھمیر (panchabuthamare) سے متعلق حواس خمسہ ہیں سوائی۔ پانی، اولی۔ آگ، اورو۔ ہوا، اوسائی۔ خلا اور نیترم۔ زمین۔ انسان کے پاس چھٹی حس بھی ہوتی ہے۔ تمل گرامر اور ادب کی پرانی کتاب میں تحریر ہے:

Mavum Makkalum Iyarivinave
Makkalthameararivuyire

جس کا مطلب ہے انسان دیگر مخلوقات سے بہتر اور افضل ہے کیوں کہ اس کے پاس چھٹی حس ہے یعنی قوت استدلال اور شعور ہے جس سے وہ گناہ کے ارتکاب سے محفوظ رہتا ہے اور ایک معتدل زندگی گزار سکتا ہے۔ اسی کے ذریعہ وہ نجات حاصل کرتا ہے جو اصل مقصد حیات ہے۔ اس کے علاوہ تھیروکورل) کے مصنف تھیروولوور (Thiruoluar) اخلا اصولوں پر اپنی تصنیف میں تحریر کرتے ہیں:

Suvai oliooruosainatramendruainthin
Vahaitherivankatteulagu'

جس کا مطلب ہے کہ دنیا صرف ان لوگوں کے علم پر چل رہی ہے جو حواس خمسہ کا استعمال بخوبی کرنا جانتے ہیں۔
حواس خمسہ کے کنٹرول کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ

Aangaramulladakkiaimpulanai-
chuttaruthuThoongamalthoongis-
ugamperuvathuekkalam

جس کے معنی ہیں کہ اپنی انا پر قابو پاؤ، اپنے حواس خمسہ کا استعمال کرو اور سکون قلب سے مراقبہ کرو جب تک تم اس حالت کو نہیں پہنچ جاتے جہاں تم خود کو دریافت کرلو۔

حواس خمسہ کا احساس اور اس کا استعمال حد کے اندر رہ کر کرنا چاہئے کیوں کہ اس میں توانائی خرچ ہوتی ہے۔ اس لئے خواہش نفسانی میں زیادہ ملوث ہونے سے زندگی کی توانائی خرچ ہوجاتی ہے۔ سدھا یقین رکھنے والے اپنے حواس کو قابو میں رکھتے ہیں اور زیادہ دیر تک توانائی

محفوظ رکھتے ہیں، طویل زندگی جیتے ہیں، روحانی ومقدس علم حاصل کرتے ہیں اور دوسروں کی خدمت کرتے ہیں۔

تھیروولوور وضاحت کرتے ہوئے حواس پر قابو رکھنے کی اہمیت اجاگر کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ جو اپنی قوت استدلال اور شعور کے توسط سے حواس کی کارکردگی پر اعضائے خمسہ کے ذریعہ قابو رکھتے ہیں، وہی نجات کا ذریعہ بنتے ہیں یا نجات دہندہ کہلاتے ہیں۔

دھرانئے: یہ وہ طریقہ یا مشق ہے جس کے ذریعہ ذہن کو ایک نکتہ پر مرتکز کیا جاتا ہے۔ دھرانئے کی یہ مشق دھیان (مراقبے) کی اولین ضرورت ہے۔

دھیانم: یہ وہ طریقہ ہے جس کے ذریعہ دماغ پر مکمل قابو پایا جاتا ہے۔ دھیانم کو ہم اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس سے تمام طرح کے خیالات زائل ہوجاتے ہیں اور صرف ایک ہی خیال یا نکتہ پر دماغ مرکوز ہوجاتا ہے۔

کسی یوگا ماہر کی زیر ہدایت سکھ آسن یا پدم آسن میں سخت سطح پر بچھے نرم گدے پر بیٹھنے سے روزانہ 20 سے 30 منٹ تک صبح، شام اور رات میں مراقبہ کرسکتے ہیں جس سے تناؤ سے پیدا ہونے والے عارضوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں یا شفایاب ہوسکتے ہیں۔ مراقبے سے ہم پورا دن تروتازہ محسوس کرتے ہیں، نیند اچھی آتی ہے، خاص طور سے ان لوگوں کو جن کو نیند کم یا گہری نہ آتی ہو، مسائل کا سامنا کرنے کے لئے ذہن کو قوت فراہم ہوتی ہے اور ان کو بہ آسانی حل کیا جاسکتا ہے۔

اگرچہ مراقبہ کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے لیکن صبح شام کو سورج غروب ہونے کے دوران کا وقت سب سے بہتر مانا جاتا ہے۔ افضل یہ ہے کہ شمال یا مشرق کی طرف منہ کرکے گدے پر بیٹھ کر Tiyiam کیا جائے۔

سمادھی: یہ یوگ کا آخری مرحلہ ہے۔ Samam + Athi سے مراد ہے ایسی حالت اختیار کرلینا جو ایشور کے مماثل ہو۔ اگر ہم Pathi, Pasu اور Paasam کا تجزیہ کریں تو سمادھی وہ حالت یا کیفیت ہے جس میں انسان کی روح مادی قیود بندسے آزاد ہوکر مالک حقیقی سے جاملتی ہے۔

سمادھی کو خیالات یا افکار سے پاک مراقبہ بھی کہا جاسکتا ہے جس کا مطلب ہے آتما (روح) کا جسم میں بنا کسی خواہش کے رہنا جس میں اعضائے خمسہ کا حواس خمسہ سے تعلق ختم ہوجاتا ہے۔ یہ وہ اعلی تکنیک ہے جو انسان اپنے قرب وجوار سے بے پرواہ ہوکر ہر طرح کے احساس اور ضمیر سے آزاد ہوجاتا ہے۔ یہ کیفیت یا حالت سمادھی کہلاتی ہے۔

راج یوگم: سدھارس نے راج یوگم کے بارے میں وضاحت کی ہے جس کا مطلب کنڈلی شکتی (serpent power) کو ابھارنا۔ یہ مول دھرم سے Akkinaiand تک حاصل کرکے نجات یا روحانی خوشی حاصل کی جاسکتی ہے۔

اختتام: ہر سال 21 جون کو بین الاقوامی یوگا دن منا کر ہندوستان یوگم یعنی روحانی علم کے بارے میں اپنے کردار پر فخر محسوس کرتا ہے۔ یہ اس کی طرف سے ملک اور بیرون ملک امن اور اخوت کے قیام کے لئے دنیا کو ایک تحفہ ہے۔

☆☆☆

مخصوص آبی جانوروں کے تحفظ کی صورتحال پر رپورٹ جاری

☆ آبی وسائل، دریا کی ترقی اور گنگا کے احیاء کے مرکزی وزیر جناب نتن گڈکری نے نئی دلی میں دریائے گنگا میں ’’مخصوص آبی جانوروں کے تحفظ کی صورتحال‘‘ پر ایک رپورٹ جاری کی۔ انہوں نے ’’گنگا اور اس کا حیاتیاتی تنوع: مسکن اور اقسام کے تحفظ کی خاطر نقشہ راہ کی تیاری‘‘ کے موضوع پر ’’عالمی جنگلاتی حیات فنڈ (ڈبلیو ڈبلیو ایف) کے ذریعہ منعقدہ ایک روزہ ورکشاپ کا بھی افتتاح کیا۔ وزیر موصوف نے ایک خودساختہ کاڈر ’’گنگا پرہاری‘‘ کا بھی افتتاح کیا جس کی تشکیل بھارت کے جنگلاتی حیات کے ادارے (ڈبلیو آئی آئی) کے ذریعہ کی گئی ہے۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جناب نتن گڈکری نے گنگا کو ’مربوط طریقہ کار اور ترقی اور ماحولیات کے درمیان توازن‘‘ کے ذریعہ صاف کرنے کے چیلنج کو حل کرنے پر زور دیا۔ بانس سے کاغذ بنانے جیسی کامیاب مثالوں کا ذکر کرتے ہوئے جناب گڈکری نے کہا کہ اس طرح کی سرگرمیوں سے نہ صرف گنگا کے قریب علاقوں میں روزگار پیدا ہوگا بلکہ اس سے مقامی برادری کی بھی حوصلہ افزائی ہوگی کہ دریا کی حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ جناب گڈکری نے کہا کہ ہم دریا کے کناروں پر پیڑ لگانے، کشتی رانی، مکتی دھام اور گھاٹوں کی تعمیر کی حوصلہ افزائی کررہے ہیں۔ اس سے روزگار کے مواقع میں اضافہ ہوگا اور گنگا کی صفائی کے کام میں مقامی لوگوں کی شرکت کو یقینی بنایا جاسکے گا۔ آبی وسائل، دریاؤں کی ترقی اور گنگا کے احیاء کے سکریٹری جناب یو پی سنگھ نے کہا کہ گنگا میں تقریباً 2000 آبی جانور پائے جاتے ہیں اور سبھی کی شرکت کے ذریعے گنگا کی حیاتیاتی تنوع کو بحال کرنے کا کام پورا کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے اس بات کو بھی اجاگر کیا کہ دریائے گنگا کی اویرلتا اور نرملتا بہت اہم ہیں اور حکومت ان دونوں کو حاصل کرنے کے لئے عہد بستہ ہے۔ گنگا پرہاریوں اور گنگا متروں کو ان کی رضا کارانہ امداد کے لئے شکریہ ادا کرتے ہوئے این ایم سی جی کے ڈی جی جناب راجیو رنجن مشرا نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ یہ رضا کار، جن کی تعداد اس وقت 4 سو کے قریب ہے، ہزاروں اور لاکھوں میں پہنچ جائے گی اور صاف گنگا مشن ایک عوامی تحریک بن جائے گا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ آج کے ورکشاپ میں ماہرین کے درمیان پورے تبادلے خیال سے کچھ کارآمد مشورے اور اصلاحات سامنے آئیں گی جو پالیسی سازی میں بہت کارآمد ثابت ہوں گی۔ وزیر موصوف نے ایک اور اشاعت ’’گنگا بایوڈاورسٹی-ایٹ اے گلینس‘‘ کا بھی اجرا کیا جس میں گنگا میں رہنے والی جانوروں کی مختلف اقسام اور ان کے مسکن وغیرہ کی نقشوں کے ذریعے تفصیل فراہم کی گئی ہے۔

ڈاکٹر جیتندر سنگھ

نئے زمانے کی ہنرمندیاں

نوجوانوں کے لئے مواقع کی فراہمی

نوجوان قومی ترقی کا سرچشمہ ہیں۔ اس کے لئے ایسی حکمت عملی شروع کرنی ہوگی جو چھلانگیں لگاتی ہے نیز جو ایک مستقیم نہیں ہے بلکہ بتدریج تغیر پذیر ہے۔ حکومت ہند مختلف ماڈلوں اور اسکیموں کے ذریعے تغیر پذیر تبدیلی لانے کی کوشش کررہی ہے نیز ہمارے نوجوان نئے مواقع کو اپنانے کے سلسلے میں کافی لچک دار ہیں۔

ڈیجیٹل کاری اور اعداد وشمار کے تجزیوں کے سلسلے میں تیز رفتار ٹکنالوجیکل پیش قدمیاں انسانی تر کو نئی شکل دے رہے ہیں، کاروباری کارکردگی کو بہت زیادہ فروغ دے رہی ہے، نوجوانوں کے لئے روزگار کے مواقع اور کاروبار قائم کرنے کی سرگرمی کی نئی لہر پیدا کررہی ہیں۔ نئے کاموں اور روزگاروں کے سلسلے میں نوجوانوں کو ہنرمند بنانا ہماری نوجوان ورک فورس کی بھرپور صلاحیت کو بروئے کار لانے کے سلسلے میں ایک ابھرتی ہوئی حکمت عملی ہے۔ ملک کی 29 سال کی اوسط عمر کے ساتھ تیز رفتار اور معیارات سے بڑے پیمانے پر نوجوانوں کو ہنرمند بنانا کلید ہے۔ ہمارے ملک میں ہماری نوجوان آبادی کی پیدائش اور موت کے خاکے کے سلسلے میں کافی تفاوت ہے۔ جنوبی ریاستوں میں 29 تا 31 سال کے سلسلے میں زیادہ درمیانی عمر ہے۔ ان ریاستوں مثلاً اترپردیش، راجستھان اور بہار میں 20 تا 22 سال کی کم درمیانی عمر ہے جو کام کرنے کی عمر کی بڑھتی ہوئی آبادی کے مترادف ہے۔ چناں چہ نوجوانوں کو ہنرمند بنانے کے نمونوں کے لئے رسائی اور مناسبت کے سلسلے میں مختلف طریقوں کی ضرورت ہے۔

او ای سی ڈی اقتصادی سروے :

ہندوستان 2017 کے مطابق 15 سے 19 سال کی عمر کے گروپ میں ہندوستان کے 30 فی صد سے زیادہ نوجوان روزگار، تعلیم یا تربیت (این ای ای ٹی) میں نہیں ہیں۔ موجودہ حکومت این ای ای ٹی نوجوانوں کو اصل دھارے میں لانے کے لئے زبردست کوششیں کررہی ہے۔ ہنرمندی کے فروغ اور کاروبار قائم کرنے کی سرگرمی کے لئے قومی پالیسی میں ٹکنالوجی کو بروئے کار لاکر شمولیت پر توجہ دیتے ہوئے نوجوانوں کی آرزوئیں پوری کرنے کی صلاحیت ہے۔ موجودہ لیبر قوانین کی تعمیل کرنے کے لئے انتظامی ضروریات کم کرنے جیسے اقدامات ایک خوش آئند قدم ہیں۔ اپرنٹس شپ کے فروغ کی اسکیم (این اے پی ایس)، قانونی کم سے کم اجرتیں، ٹھیکہ جاتی روزگار اور کاروبار قائم کرنے والے لوگوں کے لئے مختلف مالی ترغیبات جیسی اسکیمیں کچھ حکمت عملانہ اقدامات ہیں۔

آبادی سے متعلق فوائد کے پھل پانا

اصل دھارے کی تعلیم اور ہنرمندی میں مزید نوجوانوں کے شامل ہونے سے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ہندوستان میں 2030 تک زائد ہنرمند لیبر ہوگی، جس کی زیادہ تر وجہ کام کرنے والی عمر کے لوگوں کی اس کی توسیع فراہمی نیز تعلیم اور ہنرمندی کو فروغ دینے کے لے سرکاری اسکیمیں اور پروگرام ہیں۔ ہنرمند افرادی طاقت کے لئے صنعت کی مانگ پوری کرنے کے سلسلے میں صنعتی تربیتی ادارے (آئی ٹی آئی) اہم کردار کے حامل ہیں۔ ہنرمندی کے فروغ اور کاروبار قائم کرنے کی سرگرمی کے وزیر نے 2018 کے اختتام تک ملک کے ہر ایک بلاک میں صنعت کے لئے مفید مطلب ہنرمندیوں کے حامل

مضمون نگار تجارت وصنعت کے پی ایچ ڈی ایوان میں ڈائریکٹر ہیں۔

ایک آئی ٹی آئی کا اعلان کیا ہے۔ مرکزی اور ریاستی حکومتیں اب نوجوانوں کو ہنرمندی بنانے کے لئے اپنی طاقت کو بروئے کار لاتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کررہی ہیں تاکہ آخری نوجوان تک بھی اس موقع سے فائدہ اٹھا سکے۔ صرف ساجھے داریوں میں کام کرتے ہوئے ہی پردھان منتر کوشل وکاس یوجنا (پی ایم کے وی وائی)، پردھان منتری کوشل کیندروں (پی ایم کے کے)، پہلے سے سیکھنے کے اعتراف (آر پی ایل) اور اپرینٹس شپ کے فروغ کی قومی اسکیم (این اے پی ایس)جیسی اسکیموں کی بھرپور صلاحیت کو بروئے کار لایا جاسکتا ہے۔ کچھ عرصے سے، بجلی اور ہنرمندی کے فروغ کی وزارتیں ہنرمندی کو فروغ دینے کا ایک پروگرام شروع کرنے کے لئے شریک کار رہوئی ہیں تاکہ سوبھاگیہ یوجنا پر عمل درآمد کے کام میں تیزی لائی جائے جو تمام گھروں کی برق کاری کے سلسلے میں حکومت کا اہم پروگرام ہے۔ یہ ایک حکمت عملانہ کوشش ہے جس میں مرکز، ریاستیں، دیہی برق کاری کارپوریشن اور ہنرمندی کے فروغ کی قومی کارپوریشن دیہی کاری کو فروغ دینے کے لئے ایک ساتھ مل کر شریک کار ہوئی ہیں۔

ہنرمندی کے فروغ اور کاروبار قائم کرنے کی سرگرمی کے لئے حکومت ہند کی کچھ قابل ذکر اسکیمیں مندرجہ ذیل ہیں:

☆**پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا(پی ایم کے وی وائی):** صنعت کے لئے مفید مطلب تربیت کے ذریعے عالمی مارکیٹوں کے لئے نوجوانوں کو تیار کرنے کی غرض سے انہیں تربیت دینے کے لئے حکومت ہند کے ذریعے اقدام۔

☆**دین دیال انتودیہ یوجنا۔شہری روزی روٹی سے متعلق قومی مشن (ڈی اے وائی۔این یو ایل ایم):** تنخواہ والے روزگار یا خود روزگار کے مواقع کے لئے شہری غریبوں کی ہنرمندی اور زیادہ ہنرمندی کے ذریعے پائیدار روزی روٹی۔

☆**تربیت کے ڈائریکٹر۔موڈیولر قابل روزگار ہنرمندیاں(ڈی جی ٹی۔ ایم ای ایس):** پیشہ ورانہ تربیت اور اپرینٹس شپ کے پروگراموں کے ذریعے مفید روزگار کو بہتر بنانے کے لئے غیر منظم شعبے میں درمیان میں ہی اسکولی تعلیم کا سلسلہ چھوڑ دینے والوں اور موجودہ کارکنان کے لئے اسکیم۔

☆**دین دیال اپادھیائے گرامین کوشلیہ یوجنا(ڈی ڈی یو۔جی کے وائی):** ہنرمندی کے فروغ اور کاروبار قائم کرنے کی سرگرمی کی وزارت کے تحت پی پی پی ماڈل، جس کا مقصد بڑی تعداد میں اور معیار پر مبنی تربیتی ادارے قائم کرکے ہنرمندی کو فروغ دینا ہے۔ یہ ہنرمندی کی تربیت فراہم کرنے والی تنظیموں کے لئے فنڈ فراہم کرکے ہنرمندی کے سلسلے میں ایک ذریعے کے طور پر کام کرتی ہے۔ این ایس ڈی سی کی صنعت کی زیر قیادت شعبہ جاتی ہنرمندی کی کونسلیں (ایس ایس سی) پیشہ ورانہ معیارات قائم کرتی ہیں، استعدادی ڈھانچہ تیار کرتی ہیں، ہنرمندی کے فرق کے بارے میں مطالعات کرتی ہے نیز ان کے ذریعے تیار کردہ قومی پیشہ ورانہ معیارات (این او ایس) سے وابستہ نصاب تعلیم کا تعین کرتی ہے نیز تربیت پانے والے لوگوں کی تصدیق کرتی ہے۔

☆**ہنرمندی کے فروغ کی قومی ایجنسی(این ایس ڈی اے):** ہنرمندی کے فروغ اور کاروبار قائم کرنے کی سرگرمی کی وزارت کے تحت خودمختار ادارہ۔ یہ ایجنسی 2022 تک ہنرمند بنانے کے نشانے حاصل کرنے کے لئے حکومت اور نجی شعبہ کی ہنرمندی کے فروغ کی کوششوں کے سلسلے میں تال میل کرتی ہے۔ یہ این ایس ڈی سی، شعبہ جاتی ہنرمندی کی کونسلوں، ہنرمندی کے فروغ کے ریاستی مشنوں جیسی ایجنسیوں کے ساتھ ساجھے داری میں کام کرتی ہے۔

☆**آجیویکا۔دیہی روزی روٹی کا قومی مشن(این آر ایل ایم): دیہی تر کی وزارت ، حکومت ہند کا اقدام:** اس کا مقصد اپنی ہنرمندیوں کو بہتر بنانے کے لئے دیہی علاقوں کے نوجوانوں کے مواقع فراہم کرنا نیز پلیسمنٹ کے سلسلے میں مدد فراہم کرنا ہے۔

☆**اٹل اختراعی مشن(اے آئی ایم):** تخیل آرائی نیز انکیوبیٹر اور مشیر و اتالیق کی مدد حاصل کرنے کے لئے ایک پلیٹ فارم فراہم کرکے اختراع اور کاروبار قائم کرنے کی سرگرمی کے ایک کلچر کو فروغ دینے کے لئے اقدام۔

☆**اسٹارٹ اپ انڈیا:** ہندوستان میں اسٹارٹ اپ کے ماحولیاتی نظام کو فروغ دینے کی اسکیم۔اس اقدام کا منصوبۂ عمل اسٹارٹ اپ کو آسان بنانے اور ان کی گرفت، فنڈ کے سلسلے میں مدد اور ترغیبات، صنعت اور تعلیمی اداروں کی ساجھے داری نیز انکیوبیشن کی مدد پر مبنی ہے۔

صنعت 4.0 کے حلقے میں نئے زمانے کے ہنر سکھانا

صنعت 4.0 کو بڑھتی ہوئی ڈیجیٹل کاری، مربوط مشینوں، ابھرتی ہوئی ٹکنالوجیوں کی آمیزش، کاروباری تجزیوں نیز سائبرس وہیئتی نظاموں سے متصف کیا جاتا ہے۔ یہ ''اسمارٹ فیکٹری'' کا ایسا نظریہ ہے جس میں مشینیں سینسروں کے ذریعے ایک دوسرے سے بات کرتی ہیں۔اس کے نتیجے میں پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے نیز وسائل کا بہترین اور موثر استعمال ہوتا ہے۔ اس نظام میں کم ہنر والے روزگاروں کو ختم کردیا جائے گا لیکن صلاحیت میں اضافے سے روزگار کے ایسے نئے مواقع پیدا ہوں گے جن کے لئے ہنرمندیوں کی اعلی سطحوں کی ضرورت ہوگی۔ ہندوستان میں تیزی سے ابھرتے ہوئے چوتھے صنعتی انقلاب کے ساتھ چیزوں کے انٹرنیٹ، مصنوعی ذہانت، واقعی حقیقت ، اضافہ کردہ حقیقت، روبوٹکس، بڑے اعداد وشمار کے تجزیوں اور تھری ڈی طباعت جیسے حلقوں میں ابھرتی ہوئی ہنرمندیوں کی زیادہ مانگ ہوگی۔ آنے والے زمانے میں معلومات پر مبنی معیشت کی جانب عالمی رجحان میں اضافہ ہوگا۔ مستقبل

میں روزگار کی مارکیٹ کی ہنرمندی کی ضروریات میں اضافہ ہوگا۔ مستقبل میں روزگار کی مارکیٹ کی ہنرمندی کی ضروریات کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے ’کام‘ اور ’روزگار‘ کے درمیان بنیادی فرق کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ مستقبل میں روزگار ’’کام پر مبنی‘‘ ہوں گے۔ ان کاموں میں باریک بیں غور وفکر، ڈیزائن جاتی غور وفکر، کے مسئلے کو حل کرنے، ٹیم پر مبنی کام اور دانش مندانہ آموزش کے بارے میں نئی ہنرمندیاں حاصل کرنے پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ روزگار کے نئے کردار اور صنعت کے شعبے وجود میں لائے جائیں گے۔ اس کے نتیجے میں لاکھوں روزگار پیدا ہوں گے۔ اس کے لئے وزارتوں، ریاستی حکومتوں اور صنعتی اداروں کے درمیان اشتراک عمل پر مبنی کوشش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مستقبل میں ان روزگاروں کے سلسلے میں نوجوانوں کو تربیت دی جائے۔ روزگار کے نئے مواقع جو ملکی معیشت کے طور پر بھی جانے جاتے ہیں، ابھریں گے، مثلاً آن لائن ڈیولپرس، کوڈرس، کثیر میڈیا پیشہ وران، آن لائن فروخت اور مارکیٹنگ پیشہ وران، سسٹمس غور وفکر، نیز کثیر لسانی اور کثیر طریقہ جاتی صلاحیتیں۔ ہندوستان میں آئی ٹی کی فہم والے نوجوانوں کے اپنے ذخیرے کے ذریعے صنعت 4.0 کے مختلف مرحلوں کو چھاننے کی صلاحیت ہے۔ اس بار میں شکوک و شبہات ہیں کہ مصنوعی ذہانت اور چیزوں کے انٹرنیٹ کی وجہ سے بہت سے روزگار ختم ہو جائیں گے لیکن تاریخی طور سے یہ دیکھا گیا ہے کہ ٹکنالوجی کی ہر ایک نئی لہر سے مزید روزگار پیدا ہوئے ہیں۔

میک ان انڈیا، اسکل انڈیا، اسٹارٹ اپ انڈیا، اسٹینڈ اپ انڈیا اور ڈیجیٹل انڈیا جیسے اقدامات کے ساتھ صنعت 4.0 کا ارتباط ایسے نظام ہیں جن سے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ میک ان انڈیا کا مقصد اپنے ملک کو اشیاء سازی کے ایک عالمی مرکز میں بدلنا ہے۔ اس اقدام میں 2022 تک تقریباً 100 ملین نئے روزگار پیدا کرنے کی صلاحیت ہے۔ مرکزی بجٹ میں بھی موبائل فونوں، موٹر گاڑیوں، وغیرہ پر درآمداتی محصولات میں اضافہ کر کے اس کو بڑھاوا دیا گیا ہے۔ اس سے غیر ملکی کمپنیاں ہندوستان میں اشیاء سازی کے یونٹ شروع کرنے کے سلسلے میں راغب ہوں گی جس سے ہندوستانی نوجوانوں کے لئے روزگار کے مواقع میں اضافہ ہوگا۔ آئی ٹی کا شعبہ انتشار کے ایک ایسے دور سے گزر رہا ہے، جس کی خصوصیات ضائع ملک کو محفوظ رکھنے کا خیال، خودحرکی نیز عالمی چیلنج ہیں۔ یہ سب ٹکنالوجی کی فہم والے نوجوانوں کے لئے ایک بڑا موقع ہیں۔

بڑے اعداد و شمار مشین سے سیکھنے اور کلاؤڈ کمپیوٹنگ جیسے آن لائن کورسز میں داخلوں کے سلسلے میں بڑھتے ہوئے رجحانات دیکھنے میں آئے ہیں۔ بہت سی کمپنیوں نے انہیں درپیش مسائل کے اختراعی حل نکالنے کی غرض سے صلاحیت اور استعداد کو فروغ دینے کے لئے تیز رفتار پروگرام شروع کئے ہیں۔ حکومت ہند بھی اس کوشش میں مدد کر رہی ہے کیوں کہ ڈیجیٹل انڈیا کا بجٹ دگنا کر کے 2018-19 میں 3073 کروڑ روپے کر دیا گیا ہے نیز روبوٹکس، مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل اشیاء سازی، بڑے اعداد و شمار کے تجزیے اور آئی او ٹی کے سلسلے میں تحقیق و تربیت اور ہنرمند بنانے کے لئے افضلیت کے مراکز کے منصوبے ہیں۔ جنوری 2016 میں شروع کیا گیا۔ اسٹارٹ اپ انڈیا کا پروگرام بڑے پیمانے پر روزگار کے مواقع پیدا کر رہا ہے نیز کاروبار قائم کرنے کی سرگرمی اور اختراع کو فروغ دینے کے لئے ایک متحرک ماحولیاتی نظام تیار کر رہا ہے۔ اہل اسٹارٹ اپس موصولہ حصے کے پریمیم پر آمدنی ٹیکس لگانے سے مستثنیٰ ہیں۔ انہیں تعین کے لگاتار سات برسوں میں سے تین برسوں کے لئے آمدنی سے منافع اور فوائد کی 100 فی صد چھوٹ دی جاتی ہے۔ حکومت ہند نے ٹیلی مواصلاتی پالیسی۔ ڈیجیٹل مواصلات سے متعلق پالیسی 2018 کے لئے ایک نیا مسودہ پیش کیا ہے جس کا مقصد ابھرتی ہوئی ٹکنالوجیوں کے لئے ایک رہنمایانہ خاکہ تیار کرنا ہے۔ اس نے 100 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری حاصل کرنے نیز 2022 تک روزگار کے چار ملین مواقع پیدا کرنے کے لئے منصوبے بھی وضع کئے ہیں۔ اسے پالیسی کا مقصد ڈیجیٹل مواصلات کے شعبے میں اختراع پر مبنی اسٹارٹ اپس قائم کر کے عالمی مالیاتی سلسلوں کے لئے ہندوستان کے تعاون میں اضافہ کرنا ہے۔ اس پالیسی نے نئے زمانہ کی ہنرمندیاں پیدا کرنے، پانچ ارب وابستہ آلات کے لئے آئی او ٹی ماحولیاتی نظام کی توسیع کرنے اور صنعت 4.0 کے لئے تبدیلی کے عمل میں تیزی لانے کے لئے ایک ملین لوگوں کو تربیت دینے کا کام بھی شامل ہے۔

مستقبل ڈیجیٹل اثاثوں اور ورک فورس کی صلاحیتوں کو تنظیموں کے لئے نئی بیلنس شیٹ کے طور پر سمجھا جائے گا۔ یہ اثاثے اختراع اور انتشار کے لئے مقابلہ جاتی صلاحیت کی توضیح کریں گے۔ اپرنٹس شپ کو فروغ دینا اس بیلنس شیٹ کے لئے اہم اثاثہ ہے۔ اپرنٹس شپ کو فروغ دینے کا قومی پروگرام (این اے پی ایس) اس سمت میں ایک حکمت عملانہ پروگرام ہے۔

اختراع کے ماحول کوفروغ دینا

تعلیمی اداروں صنعت اور حکومت کے درمیان حکمت عملانہ رابطوں سے اداروں میں اختراعات اور تحقیق وترکوفروغ مل سکتا ہے۔نوجوانوں کی پونجی کے انتظام وانصرام کے لئے تعلیم اور قابل روزگار ہنرمندیاں فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔صنعت کارپوریٹ سماجی ذمہ داری (سی ایس آر) کے اپنے بجٹوں کے ذریعے اس طرح کے مواقع فراہم کرکے اس حلقے میں ادا کرنے کے لئے ایک اہم کردار کی حامل ہے۔نیم شہری اور دیہی علاقوں کے نوجوانوں میں غیر معمولی صلاحیت اور کاروبار قائم کرنے ہنرمندیاں ہیں۔ اگر انہیں ایک ایسے ماحولیاتی نظام سے آشکارا کیا جائے جس میں ان کی اختراعی غوروفکر کو فروغ ملے تو وہ کم خرچ اور معاون اختراعی ماڈل تیار کرسکتے ہیں۔فنڈ کی فراہمی، اتالے، نیٹ ورک کی مدد اور ٹکنالوجی کے بیج بونے کے لئے ایک صحیح اظہار سے ان کی صلاحیت آشکارا ہوسکتی ہے۔ایسے بہت سے ماڈل پہلے ہی واقع ہورہے ہیں جن کے نتیجے میں روزگار کے مواقع ہوئے ہیں نیز مالیہ حاصل ہوا ہے۔ہندوستانی معیشت مسلسل اور پائیدار ترکررہی ہے نیز اس سے ترکے مواقع کے بارے میں خوش امیدی پیدا ہوئی ہے۔نوٹ بندی اور جی ایس ٹی کا اثر مکمل طور سے زائل ہوگیا ہے۔توقع ہے کہ ایف ڈی آئی کی آمد صحت مند رہے گی نیز ہمہ جہت کاروباری سرگرمیوں کا احیا ہوا ہے۔ ہندوستان چھٹا سب سے بڑا اشیاء ساز ملک ہے۔اس نے عالمی مقابلہ جاتی صلاحیت کے عداشاریےاور عالمی اختراع کے عداشاریے میں اپنے مقام کو بھی بہتر بنایا ہے۔ ہنرمندیوں اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے امکان کے بارے میں بھی خوش امیدی پائی جاتی ہے۔صحیح پالیسیوں، صحیح ہنرمندیوں کے انتخاب، انسانی پونجی کی ترقی وفروغ نیز تعلیمی اداروں اور صنعت کے رابطوں کا امتزاج نوجوانوں کی صلاحیت کو حقے نتائج میں منتقل کرسکتا ہے۔

آگے کا راستہ

عالمی بینک کے مطابق ہندوستان دنیا میں سب سے تیزی سے ترکرنے والی بڑی معیشت ہے نیز یہ اس صورت حال پر ایک اور دہے تک برقرار رہے گی۔ معیشت کے اس توسیعی طریقے میں بے حد مواقع ہیں۔ مستقبل میں ہنرمندی کی مانگوں اور صنعت 4.0 کے مطابق ہنرمندیوں سے متعلق ایجنڈے پر نظرثانی کرنی ہوگی کیوں کہ عالمی اشیاء سازی میں ڈھانچہ جاتی تبدیلیاں آئیں گی۔عملی ہنرمندیاں پیداوار کا اہم عنصر نیز مقابلہ جاتی صلاحیت کا ذریعہ ہوں گی۔ملازمین کو مسلسل ازسرنو ہنرمند بنانا یا ان کی ہنرمندی کو بہتر بنانا وقت کا تقاضا ہے۔حکومت کو تخلیقیت اور تنقیدی نظاموں کے غوروفکر پر زور کے ساتھ اس کو نظاموں کے ذریعے نصاب تعلیم میں ایس ٹی ای ایم (سائنس، ٹکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضیات) کی تعلیم کو شامل کرنا ہوگا۔ ہمارے ملک پر اس بات کے لئے بڑھتا ہوا دباؤ ہے کہ ظاہر ہونے والی اور مسلسل تبدیلی کے تئیں ردعمل کے سلسلے میں مستعد ہوا جائے۔نوجوان قومی ترکا سرچشمہ ہیں۔اس کے لئے ایسی حکمت عملی شروع کرنی ہوگی جو چھلانگیں لگاتی ہے نیز جو ایک مستقیم نہیں ہے بلکہ بتدریج تغیر پذیر ہے۔حکومت ہند مختلف ماڈلوں اور اسکیموں کے ذریعے تغیر پذیر تبدیلی لانے کی کوشش کررہی ہے نیز ہمارے نوجوان نئے مواقع کو اپنانے کے سلسلے میں کافی لچک دار ہیں۔

☆☆☆

اٹل اختراع مشن

اٹل اختراع مشن (اے آئی ایم) ملک میں اختراع اور کاروبار کے رواج کو فروغ دینے کی غرض سے حکومت ہند کا ایک اہم آغاز ہے۔ ایک تفصیلی مطالعے اور ہندوستان کی کاروباری ضرورت کے پیش نظر کافی افہام وتفہیم کے بعد نیتی آیوگ نے اس کو شروع کیا ہے۔

اٹل اختراع مشن (اے آئی ایم) کا مقصد ایک ایسا اجتماعی ڈھانچہ فراہم کرنا ہے جو مرکزی اور ریاستوں کی اختراعی پالیسیوں کے مابین رابطہ فراہم کرے اور مختلف سطحوں پر اختراع اور کاروبار کے ماحول کے قیام کے لئے شعبہ جاتی ترغیبات کو فروغ دے۔ ان مختلف سطحوں میں ہائر سکنڈری اسکول، سائنس، انجینئرنگ اور اعلی تعلیمی ادارے ایم ایس ایم ای/ ایس ایم ای صنعت کارپوریٹ اور غیر سرکاری تنظیمیں شامل ہیں۔

اٹل اختراع مشن کے دو اہم کام ہیں:

اے۔ خود کار ملازمت اور صلاحیت کو بروئے کار لاکر کاروبار کو فروغ جس میں اختراع کاروں کو کامیاب کاروباری بننے کے لئے مدد اور سرپرستی دستیاب کرائی جائے۔

بی۔ اختراع کو فروغ: ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرانا جہاں اختراع ،تصورات پروان چڑھ سکیں۔

ان مقاصد کے حصول کے لئے ایک مربوط فریم ورک درکار ہوگا جو درج ذیل پہلوؤں پر مشتمل ہوگا:

1۔ اٹل طبع آزمائی تجربہ گاہ:

اسکولوں میں تخیل اور اختراعی ذہنوں کو فروغ دینے کے لئے اے ائی ایم اسکولوں میں جدید طرز کی طبع آزمائی تجربہ گاہیں (اے ٹی ایل) قائم کر رہا ہے جو ملک بھر کے تمام اضلاع میں قائم کی جائیں گی۔ 1200 تا 1500 مربع فٹ کی یہ تجربہ گاہیں طبع آزمائی کے لئے وقف ہوں گی جہاں خود کر کے دیکھو (ڈی آئی وائی) کٹس فراہم کی جائیں گی جن میں جدید تکنالوجی کے تھری ڈی پرنٹرز روبوٹ، انٹرنیٹ اشیاء اور محفوظ الیکٹرانک دستیاب کرائے جائیں گے۔ اس کے لئے حکومت کی طرف سے 20 لاکھ روپے کی گرانٹ عطا کی جائے گی تاکہ VI جماعت سے XII جماعت کے طلبا ان تکنالوجیوں کی مدد سے طبع آزمائی کر سکیں اور اختراعی اور تخیل حل تلاش کر سکیں۔ اس سے ملک بھر میں لاکھوں طلبا میں مسائل کو حل کرنے اور ذہن سازی صلاحیت پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔

اب تک اٹل گرانٹ کے لئے 2441 اسکول منتخب کر لئے گئے ہیں اور 2018 کے اواخر تک 5000 سے زیادہ اسکولوں میں اٹل اختراع مشن شروع کردی جائیں گی جو ملک بھر کے تمام اضلاع پر محیط ہوں گی۔ محض گرانٹ ہی نہیں، اٹل پروگرام مقاصد آبادی میں مسائل ،شناخت اور ان کے اختراعی حل تلاش کرنے کے لئے طلبا اور اساتذہ کو شامل کر رہا ہے تاکہ اٹل (ATL) تکنالوجی کے توسط سے پروگرام کے مقاصد کے حصول میں مدد کریں۔ کل ہند کوشل برائے تکنیکی تعلیم (اے آئی سی ٹی ای) بھی اے آئی ایم طلبا کی سرپرستی کر سکیں۔

اٹل کے جزوی پہلو کے طور پر حال ہی میں اٹل طبع آزمائی میراتھن کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس میراتھن میں 35 ہزار سے زائد طلبا نے شرکت کی۔ تقریباً 650 بہترین

اختراعی خاکے تجربہ کیلئے پیش کئے گئے۔ ان میں سے چھ مختلف شعبوں سے 30 ممتاز ترین اختراعی تجاویز قومی پروگرام کے لئے منتخب کی گئیں۔ اس پروگرام میں 17 ریاستوں اور تین مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی نشاندہی قومی پروگرام کے لئے کی گئی۔ ان اختراعات پر پھر سے غور کیا جائے گا کہ آیا ان کو اور بہتر بنایا جاسکتا ہے یا ان کو مصنوعات کی شکل میں تیار کیا جاسکتا ہے۔

14 اپریل 2018 کو اٹل کمیونٹی دن کے موقع پر 50000 سے زائد بچوں نے پروگرام میں شرکت کرکے اٹل پر مبنی اختراعات کے بارے میں بیداری پیدا کرنے میں مدد کی۔

نصب العین یہ ہے کہ ملک بھر کے ہر ضلع میں ہر اسکول میں کم از کم ایک اٹل طبع آزمائی تجربہ گاہ (اے ٹی ایل) ضرور ہو اور ملک کے طول وعرض میں ریاستی تعلیمی وزارتوں کے توسط سے ان کو ترقی دی جائے۔ اس کے علاوہ سرکاری/سرکار سے امداد یافتہ اسکولوں، لڑکیوں کے اسکولوں، شمال مشرق اور پہاڑی اضلاع کے اسکولوں کو اٹل کے انتخاب میں ترجیح دی جائے۔

اٹل گہوارے (انکیوبیٹرس): یونیورسٹیوں اور صنعت میں جدت طرازی کا فروغ۔

یونیورسٹی، غیر سرکاری تنظیموں، ایس ایم ای اور کارپوریٹ صنعت کی سطح پر اے آئی ایم عالمی پیمانے کے اٹل گہوارے یا انکیوبیٹر قائم کررہی ہے جو ملک کی ہر ریاست اور ہر شعبے میں اسٹارٹ اپس کے پائیدار اور کامیاب فروغ میں مدد کریں گے جس سے ملک میں کاروبار اور روزگار کی فراہمی کو فروغ حاصل ہوگا اور ہندوستان میں موجود تجارتی اور سماجی کاروباری مواقع عالمی سطح پر دستیاب کرانے میں مدد ملے گی۔ اے آئی ایم کارکردگی کے فروغ کے لئے موجودہ گہواروں کو ان کی ترقی میں مدد فراہم کررہا ہے۔

اے آئی ایم گرین فیلڈ گہوارے قائم کرنے یا موجودہ گہواروں کو ترقی دینے کے لئے کامیاب درخواست گزاروں کو دس کروڑ تک کی گرانٹ فراہم کررہا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اٹل کے ہر اسمارٹ شہر میں اور ہر ریاست کے ممتاز پانچ یا دس تعلیمی/صنعتی اداروں میں عالمی سطح کے گہوارے ہونے چاہئیں۔ تاکہ یونیورسٹیوں/صنعتوں میں اسٹارٹ اپس اور نوجوان برادری کو نئے اسٹارٹ اپس ترقی کرنے کے مواقع فراہم ہوں۔

اب تک 19 اٹل گہواروں کا انتخاب کیا جاچکا ہے۔ 19-2018 سے پہلے 50 سے زیادہ اٹل گہوارے کام کرنا شروع کردیں گے۔ خواتین کی قیادت والے گہواروں اور کاروباری اسٹارٹ اپس کے اس مشن کے تحت حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

اے آئی ایم کی حالیہ سرگرمیاں

اٹل نیا ہندوستان چیلنج اور اٹل گرانڈ چیلنجز: سماجی اور تجارتی استعمال کے لئے ٹکنالوجی پر مبنی اختراعات اور مصنوعات کی تخلیق کا فروغ سماجی اور معاشی فائدے کے لئے مخصوص مصنوعات کے اختراع کے فروغ کے لئے اے آئی ایم اٹل نیا ہندوستان چیلنج/اٹل گرانڈ چیلنجز کا آغاز مخصوص علاقوں میں اور قومی اہمیت کے شعبوں میں کرے گا مثلاً قابل تجدید توانائی، توانائی کا ذخیرہ، آب و ہوا کے اثرات سے محفوظ زراعت، آفاقی پینے کا پانی، سووچھ بھارت، نقل وحمل، تعلیم، روبوٹک کے ذریعے حفظان صحت، آئی او ٹی ٹکنالوجی، مصنوعی دانش مندی، بلاک چین، توسیع پذیر اور ورچوئل اینلشی بیٹری ٹکنالوجی وغیرہ۔ حالیہ جاری اقتصادی سروے 18-2017 کی رپورٹ میں بھی ان میں سے بیشتر شعبوں میں ترجیحات کی سفارش کی گئی ہے۔

17 اٹل نیا ہندوستان چیلنج (اے این آئی ایل) کا پہلا مرحلہ 26 اپریل 2015 کو شروع کیا گیا ہے۔ نیتی آیوگ کے سی ای او نے ہندوستان کے مخصوص مسائل کے منفرد حل کے لئے منفرد ٹکنالوجی کی شناخت کرنے پر زور دیا ہے۔ کامیاب امیدواروں کو اٹل نیا ہندوستان چیلنج کے تحت ایک کروڑ روپے اور اٹل گرانٹ چیلنجز کے حل کے لئے 30 کروڑ روپے تک کی گرانٹ دی جائے گی۔

اٹل نیا ہندوستان چیلنج کے تحت 17 شناخت شدہ شعبوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان میں آب و ہوا کے اثر سے پاک زراعت، سڑک اور ریل کے لئے دھند میں دکھائی دینے والے نظام، متبادل ایندھن سے چلنے والے نقل وحمل کے ذرائع، اسمارٹ ٹریک قیام، پینے کے پانی کی پوری جانچ، کھاراپن دور کرنے کی سستی ٹکنالوجی، دوبارہ قابل استعمال بنانے کی ٹکنالوجی شامل ہوگی۔ کچرے کو ڈی کمپوز کرنے کے طریقے، کھاد کی کوالٹی، عوامی مقامات پر کوڑا کچرا اور عوام کو کوڑا نہ پھیلانے کی ترغیب دینا شامل ہیں۔

اس پروگرام کے تحت درخواستیں موصول کی جارہی ہیں جو http://aim.gov.in/atal-new-india-challenge.php پر دستیاب ہیں۔ درخواست دینے کی آخری تاریخ 10 جولائی 2018 ہے۔

اس سے قبل مارچ 2018 میں اٹل اختراع مشن (اے آئی ایم) نے جرمن تکنیکی کمپنی ایس اے پی سے بیان جاری کیا تھا جس کے تحت اختراع اور جدت طرازی کے کلچر کو فروغ دینا طے پایا تھا۔ اس معاہدے کی رو سے ایس اے پی 2018 میں 100 اٹل اختراع مراکز کو پانچ برس کے لئے کھولے گا جس کے دوران سائنس، تکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضی (اسٹیم) کی تعلیم کو سکنڈری اسکولوں میں فروغ دیا جائے گا۔ یہ پروگرام ملک بھر کے تمام سکنڈری اسکولوں میں دستیاب ہوگا۔

☆☆☆

ٹی این اشوک

ٹیکس اصلاحات: مختصر تاریخ

ٹیکس سے متعلق بیشتر ماہرین نے اظہار رائے کیا ہے کہ جی ایس ٹی اور ڈی ٹی ایس سب سے بڑی ٹیکس اصلاحات ہیں جو حکومت نے پہلے کبھی نہیں کبھی ہیں۔ اس نے ملکی اور غیر ملکی دونوں سرمایہ کاروں کے لئے عمل آوری کرنے کے سلسلے میں ٹیکس کے نظام کو آسان تر بنانے کا وعدہ کیا ہے۔ ٹیکس سے متعلق ماہرین کا دعوی ہے کہ ڈی ٹی سی اور جی ایس ٹی سے آگے چل کر ٹیکس کا نظام سادہ تر ہوجائے گا، ٹیکس دھندگان کی بنیاد میں اضافہ ہوگا

مضمون نگار دہلی میں مقیم ممتاز اقتصادی صحافی ہیں۔
feedback@ashoktnex@gmail.com

کسی بھی ترپذیر معیشت کو ملک کے اندر اور غیر ممالک دونوں سے وسیع پیمانے پر سرمایہ کاریوں کی ضرورت ہوتی ہے۔لیکن اس طرح کی سرمایہ کاریاں اس وقت تک اتنی آسانی سے حاصل نہیں ہوں گی جب تک کہ یہ ٹیکس کے ایک ایسے نظام کی حامل نہ ہو، جو کہ منصفانہ، مناسب، شفاف اور غیر امتیازی ہو نیز پیداواری مقاصد کے لئے اپنا پیسہ لگانے کے سلسلے میں سرمایہ کاریوں کو کافی ترغیب دے۔

اس بات کو دنیا بھر میں بخوبی سمجھا گیا ہے نیز بیشتر ترقی یافتہ معیشتوں، خاص طور سے امریکہ اور آسٹریلیا نے ٹیکس کا ایک بہت ہی ترقی یافتہ نظام اختیار کیا ہے۔ ہندوستان بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔یکے بعد دیگرے حکومتوں نے ایسی اصلاحات کی ہیں جن کا مقصد ٹیکس کی بنیاد میں توسیع کرنا اور ٹیکس کے ڈھانچے کو معقول بنانا تھا۔

ٹیکس کے ہندوستانی نظام کے بارے میں بہت سے تح مقالوں میں اجمالی نظر سے ایک بات کا اشارہ کیا گیا ہے کہ ٹیکس کا ہندوستانی نظام ایک عرصے میں تنگ بنیاد والے، پیچیدہ اور ضبطی والے نظام سے نکل کر ایک ایسا نظام بنا ہے جو کہیں زیادہ کارگزار ہے۔ گزشتہ برسوں میں اصلاحات کا زور اور سمت غلط بیانیوں کو کم سے کم کرتے ہوئے مالیے کی وصولی کو بہتر بنانا رہی ہے۔ٹیکس کے اس نظام کی اولین بڑی اصلاحات میں سے ایک اصلاح ریاستی سطح کے فروخت ٹیکس کو ویٹ (وی اے ٹی) میں تبدیلی کرنا تھی۔اس تبدیلی سے ٹیکس کے نظم ونسق کے سلسلے میں کافی فائدہ ہوا ہے۔

ٹیکس کے تجزیہ کاروں کے مطابق ٹیکس اصلاحات کافی سنجیدگی سے کی گئی ہیں۔ تاہم ٹیکس کے اس نظام کو وسیع بنیاد والا، پیداواری اور کارگزار بنانے کے سلسلے میں کافی کچھ کیا جانا باہے۔کارپوریٹ ٹیکس، ایکسائز، کسٹمز اور فروخت ٹیکس میں، ڈیزل اور پٹرول پر مالیے کا اجتماع زیادہ کارکردگی والی اخراجات کا حامل تھا۔نجی آمدنی ٹیکس تنگ بنیاد والا رہا ہے۔ فروخت ٹیکس کے سلسلے میں اصلاحات صرف ابھی شروع ہوئی تھیں نیز منزل مقصود پر مبنی خردہ ویٹ کو فروغ دینے کے لئے کافی کچھ کیا جانا باہے۔ٹیکس کے نظم ونسق کے سلسلے میں اصلاحات نے زیادہ مالیے کا وعدہ کیا ہے نیز امید ہے کہ ان سے مستقبل میں اصلاحات کرنے کے لئے ضروری کافی گنجائش فراہم ہوگی۔لیکن یہ سب 1990 کے دہے کے شروع میں اس وقت تھا، جب ہندوستان نے غیر ملکوں سے اور ملک کے اندر سے سرمایہ کاریوں کو راغب کرنے کے لئے بڑی اقتصادی اصلاحات کی تھیں۔

1991 کی اقتصادی اصلاحات سے ٹیکس کی پالیسی

اگر ہندوستان کے بڑے مرکزی سرکاری ٹیکسوں کے ڈھانچوں کا موازنہ 1991 سے پہلے رائج ڈھانچوں

سے کیا جائے تو یہ ایک واضح اشارہ ملتا ہے کہ بین الاقوامی رجحانات کی پیروی کرتے ہوئے حکومت نے آمدنی، ایکسائز اور تجارت ٹیکسوں میں شرحوں کی کافی کمی کی ہے۔

اسی کے ساتھ ساتھ ریاستوں نے بھی فروخت ٹیکس کی اپنی شرحوں کو ہم آہنگ بنانے کی کوشش کی ہے اور سب سے زیادہ اہم طور سے یکم اپریل 2005 کو مالیت پر مبنی ٹیکس (ویٹ) شروع کیا ہے جو شاید 1950 میں ہندوستانی جمہوریہ کی تشکیل کے بعد سے سب سے زیادہ اہم ضمنی قومی ٹیکس اصلاح پر مشتمل ہے۔

سال 1991 سے پہلے ہندوستان کا مجموعی ٹیکس ڈھانچہ اجمالی نظر سے غیر موثر اور کافی غیر منصفانہ رہا تھا۔ بین الاقوامی معیارات کے مطابق آمدنی ٹیکس کی شرحیں زیادہ رہی تھیں نیز 1980 کے دہے کے وسط سے ایک منتخب بنیاد کو چھوڑ کر مرکزی سطح پر کوئی ویٹ نہیں تھا۔ کھپت ٹیکس کی بنیاد تنگ تھی، خدمات ٹیکس کی بنیاد میں شامل نہیں تھیں اور کسٹمز محصولات بہت زیادہ تھے نیز پیچیدہ استثنات کے حامل تھے۔ نتیجہ برآمداتی محصولات کی وجہ سے روایتی برآمدات کی بین الاقوامی مقابلہ جاتی صلاحیت کم ہوگئی تھی۔ نچلی قومی سطح پر ریاستی فروخت ٹیکسوں کی وجہ سے بہت زیادہ زائد بوجھ ہو گیا تھا، جو قطعی اشیاء کی متوں میں بنائے جا رہے ان پٹ ٹیکسوں کا نتیجہ تھا جس کے نتیجے میں ٹیکس پر ٹیکس لگایا جا رہا تھا۔ اس صورت حال کے پیش نظر ہندوستان کے ٹیکس کے ڈھانچے میں تبدیلیوں کے بارے میں اس بات سے عام طور سے اتفاق کیا گیا ہے کہ ان کی وجہ سے اس کی کارگزاری اور ایکویٹی میں بہتری آئی ہے۔

ٹیکس اصلاحات کے نتیجے میں حکومت کی اس عدم صلاحیت کے لحاظ سے پہلو بہ پہلو نقصان بھی ہوا کہ وہ ٹیکس دہندگان کی بنیاد میں ناکافی توسیع کی وجہ سے شرح کے گرنے سے مالیہ کے نقصان کو پورا کرے۔ 1994 سے جمع کردہ مرکزی حکومت کے ٹیکس مالیے میں اس سے پہلے جمع کردہ مالیے سے مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کے ایک فی صد کی کمی آئی۔ کسٹمز اور ایکسائز مالیے میں کمی کی تلافی آمدنی ٹیکس مالیے میں اضافے سے نہیں کی گئی تھی۔ ٹیکس استثنا کی کچھ ڈوبتی ہوئی دفعات کی توسیع کی گئی تھی اور مرکزی ٹیکس میں کمی کے باوجود نئی ترغیبات خاموشی سے در آئی تھیں۔

مرکزی ٹیکس ڈھانچے میں زبردست تبدیلیاں

آمدنی ٹیکس

جب 1990 کے دہے کے وسط تک ہندوستان نے اقتصادی اصلاحات کا عمل شروع کیا تھا تو اس وقت تک بہت سے ترقی پذیر ملک کہیں کم اور کچھ انفرادی آمدنی ٹیکس کی شرحوں مخصوص طور سے 15، 25 اور 35 فی صد کے ساتھ، اصلاح کے عمل سے پہلے ہی ابھر چکے تھے۔ ہندوستان نے بھی 1998-1999 میں 10، 20 اور 30 فی صد کی ہم پلہ شرحیں وضع کی تھیں۔ دونوں شرحیں نیز ان کی تعداد اور انتشار کارگزاری کی بنیاد پر کم کر دیا گیا تھا۔ ترقی پذیر دنیا میں مثال کے طور پر مشرق ایشیا اور لاطینی امریکہ میں کارپوریٹ آمدنی ٹیکس کی شرحیں کم کر دی گئی تھیں۔ کارپوریٹ آمدنی ٹیکس کی شرحوں میں کمی سے انتظامی قابل عمل ہونے اور بہتر ٹیکس عمل آوری کے دوہرے مقاصد کچھ حد تک منعکس ہوئے تھے۔ لیکن خاص طور سے عالم کاری کی طاقتوں اور سرمایے کی بڑھتی ہوئی بین الاقوامی نقل و حمل نے اس کمی کا سبب مہیا کیا تھا۔ ہندوستان میں ملکی اور غیر ملکی دونوں کمپنیوں کے لئے کارپوریٹ آمدنی ٹیکس کی شرحوں کم کرکے بالترتیب 35 فی صد اور 40 فی صد کر دی گئی تھیں۔

مرکزی ایکسائز اور کسٹمز

مرکزی ایکسائز لازمی طور سے ایک ویٹ کے طور پر کام کرتے ہیں جو 1986-1987 میں ایک چھوٹی سی شروعات کے ساتھ تقریباً دو دہوں میں اس وقت شروع کیا گیا تھا جب منتخبہ خام مال کے لئے ایک ویٹ قسم کا کریڈٹ نظام مخصوص کردہ ساز و سامان کی پیداوار کے لئے شروع کیا گیا تھا۔ 1994-95 میں بڑے ساز و سامان کو قابل کریڈٹ بنایا گیا تھا۔ ابھرتے ہوئے اس نیم ویٹ ڈھانچے کو ترمیم کردہ ویٹ یا موڈویٹ (ایم او ڈی وی اے ٹی) کا نام دیا گیا تھا۔ بڑی شرحوں کو کم کرکے صرف دو یعنی 18 اور 16 فی صد کی شرحوں کی شرحوں میں کرنے کی مزید کوشش میں، اس کو 2001 میں مرکزی ویٹ یا سین ویٹ (سی ای این وی اے ٹی) کا نیا نام دیا گیا تھا۔

ٹیکس نظم ونسق

کسی بھی نئی ٹیکس پالیسی اصلاح کی کامیابی کے لئے تین عناصر اہم تھے، یعنی ٹیکس دہندگان کی بنیاد میں توسیع کرنا، کمپیوٹر کاری اور ریاستی سطح کے ویٹ پر عملدرآمد۔ مرکزی ٹیکس کے نظم ونسق کے سلسلے میں سب سے بڑی حصولیابیوں میں سے ایک حصولیابی آمدنی ٹیکس کے لئے ٹیکس دہندگان کے نیٹ کی پراثر توسیع تھی۔ 1990 کے دہے کے وسط میں ٹیکس دہندگان کی فہرست میں تقریباً 14 ملین ٹیکس دہندگان شامل تھے جن میں سے 10 ملین تا 11 ملین ٹیکس دہندگان موجودہ تھے۔ ٹیکس دہندگان کی بنیاد کے ایک سرسری اندازے سے پتہ چلا ہے کہ ایک ارب کی کل آبادی میں سے قابل ٹیکس آبادی

آیئے دیکھیں کہ ہندوستانی اور غیر ملکی کمپنیوں کے کارپوریٹ ٹیکسوں میں کس طرح بتدریج کمی کی گئی ہے۔

	1990-1991	1992-93	2004-05	2001-02	1997-98	1995-96
ملکی کمپنی	50	45	40	35	35	35
غیر ملکی کمپنی	65	65	55	48	45	40

ماخذ: وزارت مالیات

تقریباً 300 ملین تھی۔ 5 افراد کے ایک اوسط کنبے کے ساتھ اس کا مطلب 60 ملین امکانی ٹیکس دہندگان کو شمار کرنے کے نتیجے میں قطعی طور سے کل 50 ملین قابل ٹیکس کنبے رہ جائیں گے۔ چناں چہ صرف تقریباً 20 فی صد امکانی ٹیکس دہندگان ٹیکس دہندگان کے نیٹ میں تھے۔

1990 کے دہے کے دوسرے نصف حصے میں رضاکارانہ طور سے انکشاف کرنے کے ایک پروگرام کے تحت آمدنی کرنے والے انفرادی لوگوں کے لئے جائیداد اور ٹیلی فون رکھنے نیز غیر ملکی سفر کو درج کرانا ضروری تھا، کو ان کی قابل ٹیکس آمدنی کچھ نہیں ہو۔

وقت کے ساتھ ساتھ ان خصوصیات کی مزید توسیع کی گئی تھی کیوں کہ اندراج کے لے مزید افراد کی ضرورت ہوگی۔ 2000 تک، ٹیکس دہندگان کا اندراج بڑھ کر 20 ملین سے زیادہ ہوگیا تھا۔ نسبتاً ایک مختصر مدت کے اندر، امکانی ٹیکس دہندگان کی تعداد دگنی ہوگئی۔ یہ ایک ایسا مقصد تھا، جو دہوں تک ناقابل حصول رہا تھا۔ 2005 میں یہ اندراج تقریباً 30 ملین ہوگیا جن میں سے تقریباً 25 ملین افراد موجودہ سمجھے جاتے ہیں۔

فی الواقع ٹیکس اصلاحات کے سلسلے میں اقدام 1980 کے دہے کے وسط میں اس وقت شروع ہوا تھا جب حکومت نے ایک طویل مدتی مالی پالیسی 1985 کا اعلان کیا تھا اس پالیسی میں یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ ملک کی مالی صورت حال میں کمی آرہی ہے نیز ٹیکس کے نظام میں تبدیلیاں کرنے کی ضرورت ہے۔ اس دہے میں مرکزی ایکسائز محصولات کا جائزہ لینے اور انہیں معقول بنانے کے لئے ایک تکنیکی گروپ قائم کیا گیا تھا۔ اس کے نتیجے میں 1986 میں مالیت پر مبنی ٹیکس کے ترمیم کردہ نظام کی شروعات ہوئی تھی۔ کسٹم محصولات کو معقول بنانے کے لئے سامان کی درجہ بندی کا اہم آہنگ کردہ نظام (ایچ ایس) شروع کیا گیا تھا۔

پھر بعد میں حکومت نے دو بہت سینئر نوکرشاہوں کے تحت یکے بعد دیگرے دو کمیٹیاں مقرر کی تھیں تا کہ ایک ایسا منصوبہ وضع کیا جائے جس سے ٹیکس کے نظام کا کافی طور سے جائزہ لیا جائے اور اس کو ٹیکس کے بین الاقوامی نظام یا شرحوں کے مساوی یا ان کے مطابق بنایا جائے۔ اس طرح سے راجہ چیلیہ کمیٹی اور وجے کیلکر کمیٹی وجود میں آئی تھیں۔ ان کی سفارشات تاریخی ہیں۔

راجیہ چیلیہ کمیٹی

حکومت نے پروفیسر راجہ چیلیہ کے تحت ٹیکس اصلاحات سے متعلق ایک کمیٹی قائم کی تھی تا کہ ہندوستان کے ٹیکس نظام کی اصلاح کرنے کیلئے ایجنڈا وضع کیا جائے۔ اس کمیٹی نے متعدد اقدامات کے ساتھ 1991-1992 اور 1993 میں تین رپورٹیں پیش کی تھیں۔ ان اقدامات میں سے کچھ اقدامات حسب ذیل ہیں:

1۔ ٹیکس کی حاشیائی شرحوں کو کم کر کے نجی ٹیکس کے نظام کی اصلاح کرنا۔

2۔ کارپوریٹ ٹیکس کی شرحوں میں کمی کرنا۔

3۔ درآمد کردہ ساز وسامان کے اخراجات میں کمی کرنا۔

4۔ کسٹمز محصولات میں کمی کرنا۔

5۔ کسٹمز محصول کی شرحوں میں کمی کرنا اور انہیں معقول بنانا۔

6۔ ایکسائز محصولات کو سادہ بنانا نیز مالیت پر مبنی ٹیکس (ویٹ) کے نظام کے ساتھ اس کو مربوط کرنا۔

7۔ خدمات کے شعبے کو ایک ویٹ نظام کے اندر ٹیکس کے نیٹ میں لانا۔

8۔ ٹیکس کی بنیاد کو وسیع کرنا۔

9۔ ٹیکس کے بارے میں اطلاعات کا نظام قائم کرنا اور کمپیوٹرکاری کرنا۔

10۔ ٹیکس اصلاحات کا وہ سلسلہ اب بھی جاری ہے جو چیلیہ کمیٹی کی سفارشات سے شروع ہوا تھا۔ بعد میں حکومت نے 2002 میں وجے کیلکر کمیٹی مقرر کی تھی جس نے ملک میں ٹیکس اصلاحات کرنے کے لئے مزید سمت فراہم کی تھی۔

وجے کیلکر کمیٹی

ہندوستان میں ٹیکس اصلاحات کرنے کے لئے تازہ ترین زور 2002 میں وجے کیلکر کی صدارت میں براہ راست اور غیر براہ راست ٹیکسوں کے بارے میں ٹاسک فورس کی سفارشات سے آیا تھا۔ اس ٹاسک فورس

کی خاص سفارشات کا تعلق آمدنی ٹیکس سے استثنٰی کی حد میں اضافہ کرنے سے متعلق براہ راست ٹیکسوں، استثنات کو معقول بنانے، طویل مدتی سرمایہ جاتی فوائد پر ٹیکس کو ختم کرنے، دولت ٹیکس کو ختم کرنے وغیرہ سے ہے۔ اس کی کلیدی سفارشات حسب ذیل ہیں:

براہ راست ٹیکس کا نظم ونسق

☆ ٹیکس دہندگان سے متعلق خدمات کی توسیع اور فراہمی معیاری اور تعدادی دونوں لحاظ سے کی جانی چاہئے نیز ٹیکس دہندگان کو انٹرنیٹ اور ای میل کے ذریعے آسان رسائی حاصل ہونی چاہئے۔

☆ پین یعنی پرمانٹ اکاؤنٹ نمبر کی توسیع کی جانی چاہئے نیز اسے تمام شہریوں کا احاطہ کرنا چاہئے۔

☆ تلاش اور قرق کا بلاک تعین ختم کیا جانا چاہئے۔

☆ رکے ہوئے کاموں کو نمٹانے کے لئے محکمے کو معلومات درج کرنے کے کام کو باہر سے کرانا چاہئے۔

☆ تمام ادائیگیوں اور بازار ادائیگیوں کا کام چار مہینے کی مدت میں مکمل کیا جانا چاہئے۔ بازادائیگیاں بھیجنے کا کام باہر سے کرایا جانا چاہئے۔

☆ حکومت کو ٹیکس کے بارے میں معلومات کا ایک نیٹ ورک قائم کرنا چاہئے تاکہ ٹیکس جمع کرنے، مخصوص ٹی ڈی ایس اور ٹی سی ایس کے کام کو آسان، جدید اور معقول بنایا جائے۔

☆ ملک چھوڑنے پر ٹیکس بقایا نہ ہونے کا سرٹی فکیٹ ختم کیا جانا چاہئے۔

☆ سی بی ڈی ٹی کو مناسب انتظامی اور مالی اختیارات دیئے جانے چاہئیں۔

☆ ٹیکس دہندگان کے عام زمروں کے لئے استثنٰی کی حد بڑھا کر ایک لاکھ روپے کرنی چاہئے نیز سینئر شہریوں اور بیواؤں کو مزید مستثنٰی کیا جانا چاہئے۔

☆ آمدنی ٹیکس کے سلبیوں کو معقول بنایا جانا چاہئے نیز نجی آمدنی ٹیکس پر سرچارج ختم کیا جانا چاہئے۔

☆ 2 فی صد کی شرح سے گھر سے متعلق قرضوں پر سود میں سبسڈی فراہم کر کے گھر سے متعلق قرضوں کی ترغیب دی جانی چاہئے۔

☆ پنشن فنڈ میں تعاون کے لئے دفعہ 80 سی سی سی کے تحت کٹوتی میں اضافہ کیا جانا چاہئے۔

کارپوریشن ٹیکس

☆ ملکی کمپنیوں کے لئے کارپوریٹ ٹیکس کم کر کے 30 فی صد اور غیر ملکی کمپنیوں کے لئے 35 فی صد کیا جانا چاہئے۔

☆ فہرست میں شامل کمپنیوں کو منافعوں اور سرمایہ جاتی فوائد پر ٹیکس سے مستثنٰی کیا جانا چاہئے۔

☆ پلانٹ اور مشینری کے لئے ٹوٹ پھوٹ کی منہائی کی شرح میں اضافہ کیا جانا چاہئے۔

☆ کم سے کم متبادل ٹیکس ختم کیا جانا چاہئے۔

دولت ٹیکس

☆ دولت ٹیکس ختم کیا جانا چاہئے۔

مذکورہ بالا سفارشات تیرہ سال پہلے کی گئی تھیں۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے بہت سی سفارشات پر عمل درآمد کیا جا چکا ہے۔ ڈی ٹی سی اور جی ایس ٹی بالترتیب براہ راست اور غیر براہ راست ٹیکس کے نظام میں اب تک حکومت کے ذریعے شروع کردہ سب سے بڑی اصلاحات رہی ہے۔ لیکن ڈی ٹی سی کبھی لاگو نہیں کیا گیا ہے اور حکومت اس کے معاملے میں سنجیدہ بھی نظر نہیں آتی ہے کیوں کہ اس کے بیشتر اہتمام پہلے ہی آمدنی ٹیکس سے متعلق قانون میں شامل کئے گئے ہیں۔ جی ایس ٹی یکم جولائی 2017 سے نافذ ہوا ہے۔

کلیدی براہ راست ٹیکس اصلاحات

ٹیکس کے بارے میں اطلاعات کا نیٹ ورک (ٹی آئی این): آمدنی ٹیکس کے محکمے کی جانب سے نیشنل سیکورٹیز ڈپوزٹری لمیٹڈ (این ایس ڈی ایل) نے ٹیکس کے بارے میں اطلاعات کا نیٹ ورک (ٹی آئی این) قائم کیا ہے۔ یہ ملک گیر ٹیکس سے متعلق معلومات کا ایک ذریعہ ہے۔ ٹی آئی این قائم کرنے کے پیچھے بنیادی نظریہ اطلاعاتی ٹکنالوجی کا استعمال کر کے براہ راست ٹیکس جمع کرنا، ان کی پروسیسنگ اور نگرانی کرنا نیز ان کا حساب کتاب کرنا تھا۔ ٹی آئی این تین ضمنی نظاموں کا حامل ہے یعنی ای آر اے سی ایس، او ایل ٹی اے ایس اور سی پی ایل جی ایس۔

الیکٹرانک ریٹرن قبول کرنے اور مجتمع کرنیکا نظام (ای آر اے سی ایس)

ای آر اے سی ایس ٹیکس دہندگان کے ساتھ تال میل کے ایک نظام (ٹی آئی این سہولتی مراکز یعنی ٹی آئی این۔ ایف سی) اور ذریعے پر ٹیکس جمع کرنے (ٹی ایس ایس) نیز سالانہ اطلاعات ریٹرن (اے آئی آر) کو ٹی آئی این کے مرکزی نظام میں اپ لوڈ کرنے کے لئے انٹرنیٹ پر مبنی ایک نظام پر مشتمل ہے۔

ٹیکس کے حساب کتاب کا آن لائن نظام (او ایل ٹی اے ایس)

او ایل ٹی اے ایس کا استعمال روزانہ ملک بھر میں ٹیکس جمع کرنے والی متعدد شاخوں میں جمع کردہ ٹیکس کی تفصیلات مرکزی نظام میں اپ لوڈ کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔

پین بہی کھاتہ تیار کرنے کا مرکزی نظام (سی پی ایل جی ایس)

یہ ایک ایسا مرکزی نظام ہے جو ٹی ڈی ایس/ٹی سی ایس اور پیشگی ٹیکس کی تفصیلات کو پین (پی اے این) میں ضم کر دیتا ہے۔

ای ٹی ڈی ایس اور ای ٹی سی ایس

ٹی ڈی ایس کا تعلق ذریعے پر ٹیکس کی کٹوتی سے ہے۔ تیسرا فریق ذریعے پر ٹیکس کاٹتا ہے اور پھر اسے بینک کی پہلے سے تعین کردہ شاخ میں جمع کر دیتا ہے۔ 2004-05 سے آپریٹروں، حکومت نیز کارپوریٹ شعبے کے لئے الیکٹرانک طور سے ٹی ڈی ایس ریٹرن داخل کرنا لازمی کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں آمدنی ٹیکس سے متعلق قانون 1961 میں کہا گیا ہے کہ جب فروخت کنندہ کے ذریعے خریدار سے ذریعے پر ٹیکس وصول کیا جاتا ہے تو اسے ٹی سی ایس یعنی ذریعے پر وصول کردہ ٹیکس

کہا جاتا ہے۔ ''ذریعے'' پر وصول کردہ ٹیکس کے ریٹرن الیکٹرانک طور سے داخل کرنے کی اسکیم 2005 کے تحت ٹیکس کاٹنے والے کارپوریٹ اور سرکاری اداروں کو الیکٹرانک طور سے یا ہیئتی طور سے این ایس ڈی ایل میں ٹیکس جمع کرانا ہوتا ہے۔

براہ راست ٹیکس کے سلسلے میں دیگر اقدامات

ای سہوگ اقدام: بغیر کاغذ کے تعین

اطلاعاتی ٹکنالوجی نے ٹیکس دہندگان کی زندگی کو آسان بنادیا ہے کیوں کہ انہیں بینک میں چالان جمع کرنے نیز تعین کرنے والے افسران کو معاملے اور دستاویزات پیش کرنے کے لئے بینک جانے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ اس عمل کو مزید آسان بنانے کے لئے سی بی ڈی ٹی نے حال ہی میں ای میل کے ذریعے آمدنی ٹیکس کے تعین کی بغیرہ کاغذ والی تجویز پیش کی ہے۔ اس سے ٹیکس دہندہ کو خاص طور سے چھوٹی سی رقم کے معاملے میں آمدنی ٹیکس کے دفتر جانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس سلسلے میں تجرباتی پروجیکٹ ممبئی، دہلی، چنئی، بنگالورو اوراحمد آباد میں شروع کئے گئے ہیں۔

سیووتم: شکایات کا موثر ازالہ

شکایات کے ازالے کے سست رفتار نظام کو نئی زندگی دینے کے لئے محکمہ ''سیووتم'' پلیٹ فارم کا استعمال کررہا ہے جو ملک میں آمدنی ٹیکس کے تمام دفاتر کو مربوط کرتا ہے۔ اس نظریے کا مقصد حق وقت میں سوالات کا جواب دینا اور شکایات کا ازالہ کرنا ہے۔

تیزی سے پیسہ واپس دینا

آمدنی ٹیکس کا محکمہ کام کاج کے دس دنوں کے اندر ٹیکس کے پیسے کی پروسیسنگ کرنے نیز اسے واپس دینے کے سلسلے میں کام کررہا ہے۔ آدھار کے ذریعے یا بینک کی معلومات کی بنیاد پر آمدنی ٹیکس کے ریٹرن (آئی ٹی آر) کی تصدیق کرنے کا اقدام کیا گیا ہے۔

پہلے سے بھرے گئے آئی ٹی آر فارم

آن لائن فارم کے باوجود بہت سے لوگ اب بھی ٹیکس کے مقصد سے آف لائن ڈاؤن لوڈ کئے گئے فارم استعمال کرتے ہیں۔ محکمہ اب پہلے سے بھرے گئے فارم پیش کرنے کا اقدام کررہا ہے، جو خودکار طور سے استعمال کنندہ/ٹیکس دہندہ کی معلومات کے ساتھ مل جاتے ہیں نیز جنہیں پہلے سے بھری گئی بیشتر معلومات کے ساتھ ڈاؤن لوڈ کیا جاتا ہے۔

پین کیمپ

پین (پی اے این) کے احاطے میں اضافہ کرنے کے لئے حکومت ہندوستان میں پین کیمپوں کا اہتمام کرتی رہی ہے۔ آمدنی ٹیکس کاروباری اپلی کیشن- پرمانٹ نمبر (آئی ٹی بی اے- پی ای این) شروع کرنے کی بھی تجویز ہے جس کے ذریعے کوئی بھی شخص پین کے لئے آن لائن درخواست دے سکتا ہے اور 48 گھنٹوں کے اندر اسے حاصل کرسکتا ہے۔

بالواسطہ ٹیکس اصلاحات

سب سے پہلی غیر براہ راست ٹیکس اصلاح ہندوستان میں اس وقت کی گئی تھی جب مرکزی ایکسائز محصول کی جگہ 1986 میں نتیجہ اشیاء کے لئے ترمیم کردہ مالیت پر مبنی ٹیکس (موڈویٹ-ایم او ڈی وی اے ٹی) شروع کیا گیا تھا۔ مرکزی مالیت پر مبنی ٹیکس (سین ویٹ-سی ای این وی اے ٹی) کے ذریعے اس کی رفتہ رفتہ توسیع تمام اشیاء کے لئے کردی گئی تھی۔ کلیدی غیر براہ راست ٹیکس اصلاحات حسب ذیل ہیں:

کسٹم محصولات میں کمی

1990 میں غیر زرعی پیداوار پر کسٹم محصول تقریباً 128 فی صد تھا۔ اسے رفتہ رفتہ کم کیا گیا تھا۔ اس وقت اوسط کسٹم محصولات 11 تا 12 فی صد ہیں لیکن ان کا سلسلہ 0 سے 150 فی صد تک ہے۔

مرکزی ایکسائز

مرکزی ایکسائز محصولات کی جگہ پہلے موڈویٹ (ایم او ڈی وی اے ٹی) لایا گیا تھا اور اب سین ویٹ (سی ای این وی اے ٹی) قابل اطلاق ہے۔ محصولات کی مختلف اقسام کی تعداد میں کمی کی گئی تھی۔

خدمات ٹیکس

خدمات ٹیکس سب سے پہلے 95-1994 میں 7 فی صد کی شرح سے کچھ محدود خدمات پر شروع کیا گیا تھا۔ اس شرح میں رفتہ رفتہ اضافہ کیا گیا تھا اور اسی طرح سے قابل ٹیکس خدمات کی تعداد تھی۔ اس وقت ہم تقریباً 100 خدمات پر 14 فی صد خدمات ٹیکس ادا کرتے ہیں۔

سامان اور خدمات ٹیکس

سامان اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) اب تک ملک میں سب سے بڑی ٹیکس اصلاح ہے۔ اس نے کچھ تکلیف دہ مسائل کا مقابلہ کیا ہے۔ بی جے پی حکومت نے عمل آوری کرنے کے سلسلے میں ٹیکس دہندہ کے لئے اسے آسان تر بنانے کی غرض سے معقول بنادیا ہے اور درست کردیا ہے۔

ٹیکس سے متعلق بیشتر ماہرین نے اظہار رائے کیا ہے کہ جی ایس ٹی اور ڈی ٹی ایس سب سے بڑی ٹیکس اصلاحات ہیں جو حکومت نے پہلے کبھی نہیں کی ہیں۔ اس نے ملکی اور غیر ملکی دونوں سرمایہ کاروں کے لئے عمل آوری کرنے کے سلسلے میں ٹیکس کے نظام کو آسان تر بنانے کا وعدہ کیا ہے۔ ٹیکس سے متعلق ماہرین کا دعوی ہے کہ ڈی ٹی سی اور جی ایس ٹی سے آگے چل کر ٹیکس کا نظام سادہ تر ہوجائے گا، ٹیکس دہندگان کی بنیاد میں اضافہ ہوگا نیز ٹیکس کے بحال ہونے کی صلاحیت میں کافی اضافہ ہوگا جو بالآخر ملک کے مالی خسارے کو کم کرنے کے سلسلے میں طویل مدتی اثر کے حامل ہوں گے۔ اس کے علاوہ غیر ملکی سرمایہ کاروں کے لئے ثالثی فیصلے کے آسان ذرائع کے ساتھ سادہ تر ٹیکس قوانین نے ہندوستان میں اپنا لگانے کے سلسلے میں یہ ایک پر کشش مقام بن جائے گا۔ ہندوستان کے لئے قطعی فائدہ جی ڈی پی میں زیادہ اضافہ نیز آبادی میں زیادہ قابل استعمال آمدنیوں کے لحاظ سے ہے۔

☆☆☆

ڈاکٹر ایم چناد ورائی / ڈاکٹر کے آر اشوک

دیہی ہندوستان کا استحکام: حکومت کے اقدامات

دیہی ہندوستانی معیشت کی ترقی وفروغ کے لئے ناگزیر ہے۔ دیہی آبادی روزی روٹی کے لئے زیادہ تر زراعت پر انحصار کرتی ہے۔ دیہی ترقی، دیہی علاقوں میں غیر زرعی شعبے اور بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کی ترقی وفروغ پر بھی منحصر ہوتی ہے۔ زراعت اور متعلقہ شعبوں کی شرح ترقی میں اتار چڑھاؤ آتا رہا ہے جو 2012-13 میں 1.5 فی صد، 2013-14 میں 5.6 فی صد، 2014-15 میں 0.2 (-) فی صد، 2015-16 میں 0.7 فی صد اور 2016-17 میں میں 4.1 فی صد رہی ہے۔ اس شعبے میں حالیہ برسوں میں ایک تدریجی ڈھانچہ جاتی تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔ زراعت میں مجموعی مالیاتی اضافے (جی وی اے) میں مویشیوں کے حصے میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا ہے۔ جی وی اے میں فصلوں کے شعبے کے حصے میں کمی آتی رہی ہے جو 2011-12 میں 65 فی صد سے کم ہو کر 2015-16 میں 60 فی صد ہو گیا۔ سب سے پہلی قومی زرعی پالیسی کا اعلان 2000 میں کیا گیا تھا جس کا مقصد ہندوستانی زراعت کی وسیع غیر استفادہ کردہ ترقیاتی صلاحیت کا استعمال کرنا تیز رفتار زرعی ترقی وفروغ میں مدد کرنے لئے دیہی بنیادی ڈھانچے کو مستحکم بنانا، مالیت میں اضافے کو فروغ دینا، زرعی مزدوروں کے کنبوں سمیت کھیتی باڑی کرنے والے کنبوں کے رہن سہن کے معیار میں اضافہ کرنا، دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے زرعی کاروبار کے فروغ میں تیزی لانا، شہری علاقوں کے لئے نقل مکانی کرنے کی حوصلہ شکنی کرنا نیز اقتصادی نرم کاری اور عالم کاری سے پیدا ہونے والے چیلنجوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ اس پالیسی میں دیہی برق کاری، مارکیٹ کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی وفروغ، زراعت اور باغبانی پیداوار کے فضلے کو کم کرنے کے لئے زرعی پروسیسنگ کے یونٹ قائم کرنے نیز دیہی علاقوں میں غیر زرعی روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے مالیت میں اضافہ کرنے کو اعلی ترجیح دی گئی ہے۔ زرعی اور دیہی ترکی ان اسکیموں کے ایک مختصر جائزے میں جن کا مقصد دیہی ہندوستان کو مستحکم اور مضبوط کرنا ہے، موجودہ صورت حال اور تر کے امکانات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اول الذکر مضمون نگار کوئمبٹور میں واقع تمل ناڈو زرعی یونیورسٹی میں زرعی اور دیہی ترقی کے مطالعات کے مرکز کے ڈائریکٹر ہیں جب کہ آخر الذکر مضمون نگار مذکورہ مرکز میں زرعی اور دیہی مینجمنٹ کے محکمہ میں پروفیسر اور سربراہ ہیں۔

directorcards@tnau.ac.in

خوراک کے معاملے میں اطمینان سے متعلق قومی کمیشن (این ایف ایس ایم)

خوراک کے معاملے میں اطمینان سے متعلق قومی کمیشن حکومت ہند نے 2007-08 کے دوران شروع کیا تھا اور 19 ریاستوں کے 482 اضلاع میں اس پر عمل درآمد کیا گیا تھا۔ این ایف ایس ایم کا مقصد ایک پائیدار بنیاد پر گیہوں، چاول اور دالوں کی پیداوار اور پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرنا ہے تاکہ ملک میں خوراک کے معاملے میں اطمینان کو یقینی بنایا جائے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ بہتر ٹکنالوجیوں اور زرعی انتظام کے طریقوں کی تشہیر کے ذریعے ان فصلوں کے سلسلے میں پیداوار کے فرق کو ختم کیا جائے۔ 2017-18 کے دوران اس پروجیکٹ پر 1521 کروڑ روپے کے اخراجات سے عمل درآمد کیا گیا تھا۔ اس مشن سے این ایف ایس ایم اضلاع سے آنے والے بڑے تعاونوں سے خوراک کی باسکٹ کو وسیع کرنے میں مدد ملی ہے۔ اس مشن پر مرکوز اور نشانے پر مبنی عمل درآمد کے نتیجے میں چاول، گیہوں اور دالوں کی وافر پیداوار ہوئی۔

راشٹریہ کرشی وکاس یوجنا (آر کے وی وائی)

راشٹریہ کرشی وکاس یوجنا زراعت اور متعلقہ شعبے میں حکومت ہند کے اہم پروگراموں میں سے ایک پروگرام ہے۔ یہ اسکیم 2007-08 میں شروع کی گئی تھی۔ اس کا حتمی مقصد یہ ہے کہ پیداواری صلاحیت میں نمایاں اضافہ کیا جائے نیز بالآخر کسانوں کی آمدنیوں میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کیا جائے۔ اس اسکیم کا مقصد زراعت اور متعلقہ شعبوں میں سرکاری سرمایہ کاری میں اضافہ کرنے کے لئے ریاستوں کو ترغیب دینا، زرعی موسمی حالات کی بنیاد پر اضلاع اور ریاستوں کے لئے زرعی منصوبے تیار کرنا، ٹکنالوجی اور قدرتی وسائل دستیاب کرنا،

اس بات کو یقینی بنانا کہ زرعی منصوبوں میں مقامی ضروریات/فصلیں/ترجیحات بہتر طور سے منعکس کی جائیں نیز مرکوز مداخلتوں کے ذریعے اہم فصلوں میں پیداوار کے فرق کو کم کرنا ہے۔ 2017-18 کے دوران اس پروجیکٹ پر 4750 کروڑ روپے کے اخراجات سے عمل درآمد کیا گیا تھا۔

پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا (پی ایم ایف بی وائی)

''پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا'' 2016 میں شروع کی گئی تھی، جس کا مقصد فصلوں کی ناکامی کے خلاف ایک جامع بیمہ احاطہ فراہم کرنا نیز کسانوں کی آمدنی کو مستحکم کرنے میں مدد کرنا ہے۔ یہ اختراعی زرعی طریقے اپنانے کے لئے کسانوں کی حوصلہ افزائی بھی کرتی ہے نیز زرعی شعبے کے لئے قرض کی آمد کو یقینی بھی بناتی ہے۔ پی ایم ایف بی وائی نے 141339 کروڑ روپے کی بیمہ کردہ رقم سے 388.62 لاکھ ہیکٹیئر رقبے کا احاطہ کرتے ہوئے 366.64 لاکھ کسانوں (26.50 فی صد) کا احاطہ کر کے موثر پیش رفت کی ہے۔ حکومت نے ایک نئی اسکیم کے طور پر پی ایم ایف بی وائی کی از سر نو تشکیل کی تھی، کیوں کہ پہلے کی موجودہ بیمہ اسکیموں سے بیمہ احاطہ کے لئے کسانوں کی مکمل ضروریات پوری نہیں ہو رہی تھیں۔ پی ایم ایف بی وائی خوراک کے معاملے اطمینان، فصلوں کی گوناگوں، زرعی شعبے کی ترقی اور مقابلہ جاتی صلاحیت میں اضافہ کرنے نیز پیداواری خطرات سے کسانوں کا تحفظ کرنے کے سلسلے میں تعاون کرتی ہے۔ 2017-18 کے دوران اس پروجیکٹ پر 13240 کروڑ روپے کے اخراجات سے عمل آمد کیا گیا تھا۔

قومی زرعی مارکیٹ (این اے ایم)

قومی زرعی مارکیٹ ایک کل ہند الیکٹرونک تجارتی پورٹل ہے جو زرعی اشیاء کے لئے ایک متحدہ قومی مارکیٹ قائم کرنے کے سلسلے میں موجودہ اے پی ایم سی منڈیوں کو مربوط کرتا ہے۔ یہ این اے ایم پورٹل تمام اے پی ایم سی سے متعلق معلومات اور خدمات کے لئے ایک ہی جگہ خدمت فراہم کرتا ہے۔ زرعی مارکیٹنگ کا انتظام وانصرام ان کے زرعی مارکیٹنگ کے ضوابط کے مطابق ریاستوں کے ذریعے کیا جاتا ہے جس کے تحت ریاست کو متعدد مارکیٹ علاقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے جن میں سے ہر ایک علاقے کا انتظام وانصرام زرعی پیداوار کی مارکیٹنگ کی ایک علاحدہ کمیٹی (اے پی ایم سی) کے ذریعے کیا جاتا ہے جو مارکیٹنگ کا خود اپنا ضابطہ (فیس سمیت) عائد کرتی ہے۔ مارکیٹوں کی اس تقسیم سے ایک مارکیٹ علاقے سے دوسرے مارکیٹ علاقے کے لئے زرعی اشیاء کی آزادانہ نقل وحمل میں رکاوٹ آتی ہے، زرعی پیداوار کی کثیر نقل وحمل عمل میں آئی ہے اور منڈی کے چارجز کی کثیر سطحیں ہوتی ہے جس کے نتیجے میں کسانوں کے لئے ہم نسبت فائدے کے بغیر صارفین کے لئے قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ این اے ایم ریاستی اور قومی دونوں سطح پر آن لائن تجارتی پلیٹ فارم کے ذریعے ایک متحدہ مارکیٹ قائم کر کے ان چیلنجوں سے نمٹتی ہے اور مربوط کردہ مارکیٹوں میں طریقوں کو آسان بنا کر یکسانیت کو فروغ دیتی ہے۔ خریداروں اور فروخت کنندگان کے درمیان اطلاعاتی عدم ہم آہنگی کو دور کرتی ہے۔ حقیقی مانگ اور سپلائی کی بنیاد پر حقیقی وقت کے اظہار کو فروغ دیتی ہے، نیلامی کے عمل میں شفافیت کو فروغ دیتی ہے، کسانوں کی پیداوار کے معیار کے مطابق قیمتوں اور آن لائن ادائیگی نیز بہتر معیاری پیداوار اور زیادہ معقول قیمتوں پر دستیابی کے ساتھ، کسانوں کے لئے ایک ملک گیر مارکیٹ تک رسائی کو فروغ دیتی ہے۔ اس پروجیکٹ پر 2017-18 میں 200 کروڑ روپے کے اخراجات سے عمل درآمد کیا گیا تھا۔

مٹی کی صحت کا انتظام (ایس ایچ ایم)

پائیدار زراعت سے متعلق قومی مشن (این ایم ایس اے) پر ان مقاصد سے عمل درآمد کیا گیا تھا کہ زراعت کو زیادہ پیداواری، زیادہ پائیدار اور موسم کے لحاظ سے زیادہ لچک دار بنایا جائے، قدرتی وسائل کو محفوظ رکھا جائے، مٹی کی صحت کے انتظام کے جامع طریقے اپنائے

جائیں، آئی وسائل کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جائے، وغیرہ۔ مٹی کی صحت کا انتظام (ایس ایچ ایم) این ایم ایس کے تحت سب سے زیادہ اہم مداخلتوں میں سے ایک مداخلت ہے۔ ایس ایچ ایم کا مقصد یہ ہے کہ مٹی کی صحت اور اس کی پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانے کے لئے نامیاتی کھادوں اور حیاتیاتی کیمیاوی کھادوں کے ساتھ میل میں ثانوی اور چھوٹی تغذیات سمیت کیمیاوی کھادوں کے منصفانہ استعمال کے ذریعے تغذیہ کے مربوط انتظام (آئی این ایم) کو فروغ دیا جائے، مٹی کی زرخیزی کو بہتر بنانے کے لئے کسانوں کو مٹی کی جانچ پر مبنی

سفارشات فراہم کرنے کی غرض سے مٹی اور کیمیاوی کھاد کی جانچ کرنے کی سہولیات کو مستحکم بنایا جائے، کیمیاوی کھادوں پر کنٹرول سے متعلق حکم 1985 کے تحت کیمیاوی کھادوں، حیاتیاتی کیمیاوی کھادوں اور نامیاتی کیمیاوی کھادوں کے معیار پر کنٹرول کی ضروریات کو یقینی بنایا جائے، تربیت اور مظاہروں کے ذریعے مٹی کی جانچ کرنے کے تجربہ گاہ کے عملے کو توسیعی عملے اور کسانوں کی ہنرمندی اور معلومات کو بہتر بنایا جائے، نامیاتی کھیتی باڑی کے طریقوں کو فروغ دیا جائے، وغیرہ۔ اس پروجیکٹ پر 2017-18 میں 2092 کروڑ روپے کے اخراجات سے عمل درآمد کیا گیا تھا۔

پردھان منتری کرشی سینچائی یوجنا (پی ایم کے ایس وائی)

پی ایم کے ایس وائی کا اہم مقصد یہ ہے کہ عملی سطح پر آب پاشی کے سلسلے میں سرمایہ کاریوں کا انضمام کیا جائے، یقینی آب پاشی کے تحت قابل کاشت علاقے کی توسیع کی جائے، پانی کی فضول خرچی کو کم کرنے کے لئے کھیتوں میں پانی کے استعمال کی اثر پذیری کو بہتر بنایا جائے، درست آب پاشی اور پانی کی بچت کرنے کی دیگر ٹکنالوجیاں (فی قطرہ زیادہ فصل) اپنانے میں اضافہ کیا جائے، آبی ذخائر کی پھر سے بھرائی میں اضافہ کیا جائے، محیطی شہری زراعت کے لئے ٹھیک کردہ میونسپل بے کار پانی کو پھر سے استعمال کرنے کے امکان کا پتہ لگا کر پانی کی بچت کے پائیدار طریقے شروع کئے جائیں، آبپاشی کے درست نظام کے سلسلے میں نجی سرمایہ کاری کو راغب کیا جائے۔ 2017-18 کے دوران اس پروجیکٹ پر 7375 کروڑ روپے کے بجٹ سے عمل درآمد کیا گیا تھا۔

پی ایم کے ایس وائی جاری اسکیموں مثلاً آبی وسائل کی وزارت کے آبپاشی کے فائدے کے تیز رفتار پروگرام (اے آئی بی پی)، دریاؤں کی بہتری اور گنگا کی تجدید (ایم او ڈبلیو آر، آر ڈی اور جی آر) زمینی وسائل کے محکمے کے پن دھاراؤں کے انتظام وانصرام کے مربوط پروگرام (آئی ڈبلیو ایم پی) نیز زراعت اور تعاون کے محکمے کے کھیتوں میں پانی کے انتظام وانصرام (او ایف ڈبلیو ایم) کو ملا کر وضع کی گئی ہے۔

حکومت نے زرعی پیداوار کو بہتر بنانے کے لئے مٹی اور پانی کی انتہائی اہمیت پر توجہ دینے کی غرض سے پردھان منتری کرشی وکاس یوجنا شروع کی ہے۔ حکومت ہندوستان میں رائج نامیاتی کھیتی باڑی کے طریقوں کی حمایت کرتی ہے نیز انہیں بہتر بناتی ہے۔ کھیتی باڑی کے کلسٹر نظریے کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے کم سے کم پچاس کسان نامیاتی کھیتی باڑی کرنے کے لئے 50 ایکڑ زمین کا حامل ایک گروپ تشکیل دیتے ہیں۔ حکومت کا مقصد یہ ہے کہ تین سال کے اندر نامیاتی کھیتی باڑی کے تحت پانچ لاکھ ہیکٹر قابل کاشت زمین اور 10,000 کلسٹروں کا احاطہ کیا جائے۔ اس پروجیکٹ پر 2017-18 کے دوران 350 کروڑ روپے کے اخراجات سے عمل درآمد کیا گیا تھا۔

پردھان منتری جن دھن یوجنا (پی ایم جے ڈی وائی)

پردھان منتری جن دھن یوجنا 2014 میں شروع کی گئی تھی۔ یہ مالی شمولیت کے لئے قومی مشن ہے تاکہ مالی خدمات، یعنی بینک کاری/ بچت اور جمع کھاتوں، زر مرسلہ، قرض، بیمے، پنشن تک ایک قابل کاشت استطاعت طریقے میں رسائی کو یقینی بنایا جائے۔ بینک کی کسی بھی شاخ یا کاروباری آڑھتی (بینک متر) کے دفتر میں کھاتہ کھولا جا سکتا ہے۔ پی ایم جے ڈی وائی کے تحت صفر بیلنس سے کھاتے کھولے جا رہے ہیں۔ اس یوجنا کا مقصد مالی خدمات کو قابل رسائی اور قابل استطاعت بنانا ہے۔ اس میں زیادہ تر ان لوگوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے جو غریبی کی سطح سے نیچے ہیں نیز وہ لوگ جن کا کوئی بینک کھاتہ نہیں ہے۔ اس کی شروعات کے محض ڈیڑھ سال میں 21 کروڑ سے زیادہ بینک کھاتے کھولے جا چکے ہیں۔

دین دیال انتودیہ یوجنا (ڈی اے وائی۔ این آر ایل ایم)

دیہی روزی روٹی کا قومی مشن (این آر ایل ایم) حکومت کی دیہی تر کی وزارت (ایم او آر ڈی) نے 2011 میں شروع کیا تھا۔ 2015 میں اس پروگرام کا نام دین دیال انتودیہ یوجنا (ڈی اے وائی۔ این آر ایل ایم) کر دیا گیا تھا۔ عالمی بینک کے ذریعے سرمایہ کاری کی مدد سے جزو میں امداد یافتہ اس مشن کا مقصد دیہی غریب لوگوں کے کارگر اور موثر ادارہ جاتی پلیٹ فارم قائم کرنا ہے۔ اس کے لئے انہیں روزی روٹی کے پائیدار اضافے اور مالی خدمات تک بہتر رسائی کے ذریعے کنبے کی آمدنی میں اضافہ کرنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ این آر ایل ایم

میں آٹھ تا دس سال کی مدت میں خود انتظام کردہ اپنی مدد آپ کرنے والے گروپوں (ایس ایچ جی) اور متحد کردہ اداروں کے ذریعے ملک کے 600 اضلاع، 6000 بلاکوں، 2.5 لاکھ گرام پنچایتوں اور چھ لاکھ گاؤں کا احاطہ کرنے نیز روزی روٹی کے سلسلے میں ان کی مدد کرنے کے ایجنڈے کے ساتھ شروع کیا گیا ہے۔ 2017-18 کے دوران اس پروجیکٹ پر 4816 کروڑ روپے کے اخراجات سے عمل درآمد کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ غریب لوگوں کو حقوق، استحقاق اور سرکاری خدمات، بااختیار بنانے کے گوناگوں خطرے اور بہتر سماجی اشاریوں تک زیادہ رسائی حاصل کرنے کے سلسلے میں سہولت مہیا کی جائے گی۔ ڈی اے وائی۔ این آر ایل ایم غریب لوگوں کی فطری صلاحیتوں کو بروئے کار لانے میں یقین رکھتا ہے نیز ملک کی ترقی پذیر معیشت میں شرکت کرنے کے لئے انہیں صلاحیتوں (اطلاعات، معلومات، ہنرمندیوں، ذرائع، مالیے اور اجتماع کاری) سے لیس کرتا ہے۔

راشٹریہ گرام سوراج ابھیان (آر جی ایس اے)

راشٹریہ گرام سوراج ابھیان ملک میں پنچایتی راج کے نظام کو مستحکم کرتا ہے نیز ان بڑے فرق کو دور کرتا ہے جو اس کی کامیابی میں رکاوٹ ہیں۔ آر جی ایس اے کا مقصد یہ ہے کہ پنچایتوں اور گرام سبھاؤں کی صلاحیتوں اور اثر پذیری میں اضافہ کیا جائے، پنچایتوں میں جمہوری فیصلہ سازی اور جواب دہی قائم کی جائے نیز عوام کی شرکت کو فروغ دیا جائے، پنچایتوں کی معلومات سازی اور صلاحیت سازی کے لئے ادارہ جاتی بنیادی ڈھانچے کو مستحکم بنایا جائے، آئین اور پی ای ایس اے قانون کی روح کے مطابق پنچایتوں کو اختیارات اور ذمہ داریاں دینے کے عمل کو فروغ دیا جائے، پنچایت کے نظام کے اندر عوام کی شرکت، شفافیت اور جواب دہی کے بنیادی فورم کے طور پر موثر طور سے کام کرنے کے سلسلے میں گرام سبھاؤں کو مستحکم بنایا جائے، جن علاقوں میں پنچایتیں موجود نہیں ہیں، ان علاقوں میں جمہوری مقامی خود حکومت قائم کی جائے اور اسے مستحکم بنایا جائے۔ اس پروجیکٹ پر 655 کروڑ روپے کے بجٹ سے عمل درآمد کیا گیا تھا۔

مشن انتودیہ

مشن انتودیہ ان پیمانوں کے قابل اندازہ نتائج کے لئے ایک انضمامی ڈھانچہ ہے جو زندگیوں اور روزی روٹی کو بدل دیتے ہیں۔ حقیقی فرق انضمام سے آتا ہے کیوں کہ یہ تنہا ایک ساتھ غریبی کی کثیر جہتوں پر توجہ دیتا ہے۔ اس اسکیم کا مشن تیز رفتار دیہی تغیر کلی کے لئے مملکت کی قیادت والی ساجھے داری ہے تاکہ کثیر روزی روٹی کی گوناگونی اور فروغ کے ذریعے کنبوں کو غریبی سے باہر نکالا جائے۔ یہ مالی اور انسانی دونوں وسائل کے انضمام کے ذریعے ایک مقررہ مدتی انداز میں غریبی کی کثیر جہتی پر توجہ دینے کی ایک کوشش ہے تاکہ تغیر کلی کی تبدیلیوں کے لئے موقع فراہم کیا جائے۔ اس اسکیم کا وژن انسانی تر، سماجی تر، ماحولیاتی تر، اقتصادی تر کے سلسلے میں ہمہ جہت ترکے ذریعے 2022 تک ''غریبی سے پاک ہندوستان'' ہے۔ مشن انتودیہ کا مقصد روزی روٹی کے کلسٹر کے لئے مخصوص پائیدار فروغ کے ذریعے ''غریبی ہندوستان چھوڑو'' ہے۔ اس پروگرام پر 2017-18 کے دوران 48000 کروڑ روپے کے اخراجات سے عمل درآمد کیا گیا تھا۔

مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار گارنٹی اسکیم (ایم جی این آر ای جی ایس)

قومی دیہی روزگار گارنٹی اسکیم (این آر ای جی ایس) قومی دیہی روزگار گارنٹی قانون 2005 کی بنیاد پر شروع کی گئی تھی۔ بعد میں اس کا نام ''مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار گارنٹی اسکیم (ایم جی این آر ای جی ایس) کردیا گیا تھا۔ ایم جی این آر ای جی ایس سماجی تحفظ کا ایک اقدام ہے، جس کا مقصد ''کام کرنے کے حق'' کی گارنٹی دینا ہے۔ ایم جی این آر ای جی اے ہر اس کنبے کو جس کے بالغ اراکین غیر ہنرمند دستی کام کرنے کے لئے رضاکارانہ طور سے اپنی خدمات پیش کرتے ہیں، ایک مالی سال میں گارنٹی شدہ اجرتی روزگار کے کم سے کم سو دن فراہم کرکے دیہی علاقوں میں روزی روٹی کے معاملے میں اطمینان میں اضافہ کرنے کے مقصد سے شروع کیا گیا تھا۔ ایم جی این آر ای جی اے پر پانی جمع کرنے کے لئے بنیادی ڈھانچہ تیار کرنے، خشک سالی سے راحت اور سیلاب پر کنٹرول جیسے مزدوروں پر مبنی کاموں کے سلسلے میں زیادہ تر گرام پنچایتوں کے لئے ذریعے عمل درآمد کیا جاتا ہے۔

سال 2017-18 کے دوران 48000 کروڑ روپے کی اب تک کی سب سے زیادہ بجٹی تخصیص زر دیکھنے میں آئی ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ایم جی این آر ای جی اے کے کارکنان کو وقت پر ان کی اجرتیں ملیں، قومی الیکٹرونک فنڈ مینجمنٹ نظام (این ای ایف ایم ایس) شروع کیا گیا ہے۔ تقریباً 96 فی صد اجرتیں مستفیدین کے بینک کھاتوں میں براہ راست طور سے ادا کی جارہی ہیں۔ تقریباً 1.5 کروڑ کام ایم جی این آر ای جی اے کے تحت ہر سال شروع کئے جاتے ہیں۔ 2017-18 کے دوران اس پروجیکٹ پر 48000 کروڑ روپے کے اخراجات سے عمل درآمد کیا گیا تھا۔ اب تک دو کروڑ سے زیادہ اثاثوں پر جیو ٹیگ لگایا جا چکا ہے۔

اختتام

دیہی ترقی سے مراد عوام کی اقتصادی بہتری اور زیادہ سے زیادہ سماجی تغیر کلی دونوں ہے۔ دیہی عوام کو اقتصادی ترقی کے لئے بہتر امکانات فراہم کرنے کی غرض سے متحرک زرعی شعبے، دیہی ترقی کے پروگراموں میں عوام کی زیادہ شرکت نیز مارکیٹوں تک زیادہ سے زیادہ رسائی کی ضرورت ہے۔ حکومت ہند نے دیہی علاقوں میں عوام کے رہن سہن کے معیار میں اضافہ کرکے شہری اور دیہی فرق ختم کرنے کیلئے ایک کثیر پہلوئی نظریہ اپنایا ہے۔ ان اقدامات سے دیہی ہندوستان میں رہنے والے عوام اس سے کہیں بہتر بن گئے ہیں جو وہ ایک دہے قبل تھے۔

☆☆☆

بپلب چٹرجی

پردھان منتری بھارتیہ جن اوشدھی پری یوجنا (پی ایم بی جے پی)

افسوس کی بات ہے کہ آزادی کے 70 سال بعد بھی ملک کی 40 فی صد آبادی ہی برانڈ کی تیار کردہ دوائیں استعمال کر پاتی ہے۔ برانڈ کی ادویہ کا بازار ایک لاکھ بیس ہزار کروڑ روپے کا ہے جب کہ برانڈ کی ادویہ 10 میں سے 6 لوگوں کی دسترس سے باہر ہیں۔ البتہ تصویر کا روشن پہلو یہ ہے کہ ہندوستان تقریبا 20 ممالک کو جینرک ادویہ برآمد کرتا ہے اور عالمی پیمانے پر جینرک ادویہ برآمد کرنے میں ہندوستان ممتاز ممالک میں شامل ہے۔ دنیا میں استعمال کی جانے والی ہر 6 میں سے ایک دوا ہندوستان کی ہوتی ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ایک طرف تو 10 میں سے 6 لوگوں کی ادویہ تک رسائی نہیں ہے اور دوسری طرف ہندوستان کا شمار دنیا کے ان چار ملکوں میں ہوتا ہے جو اعلی معیار کی جینرک ادویہ تیار کرتے ہیں اور ان کو برآمد کرتے ہیں۔ پردھان منتری بھارتیہ جن اوشدھی پری یوجنا (پی ایم بی جے پی) وہ اسکیم ہے جو اس خلا کو پر کر کے اس خامی کو دور کرنے کے مقصد سے وضع کی گئی ہے۔ اس کا مقصد ذات پات، عدے اور معیشت سے مبری ملک کے ہر شہری کو معقول کوالٹی کی جینرک ادویہ مناسب مت پر دستیاب کرانا ہے۔ اس کا نصب العین ہم وطنوں کو جلد از جلد صحت کا تحفظ فراہم کرنا ہے۔

محکمہ ادویات، وزارت کیمیکل اور فرٹیلائزرس، حکومت ہند نے نومبر 2008 میں ملک بھر میں جن اوشدھی اسکیم کا آغاز کیا تھا تا کہ اعلی قسم کی جینرک ادویہ میں لوگوں کو سستی قیمت پر دستیاب کرائی جا سکیں۔ اس اسکیم کا نفاذ ہندوستان کے فارما، پی ایس یوس بی پی پی آئی، گڑگاؤں ہریانہ کے توسط سے کیا جا رہا ہے جو وزارت کیمیکل و فرٹیلائزر محکمہ دواسازی، حکومت ہند کے انتظامی کنٹرول میں کام کرتا ہے لیکن 2015 تک صرف 99 پی ایم بی جی پی مراکز ہی کام کر رہے تھے۔ ستمبر 2015 میں جن اوشدھی اسکیم کو بدل کر پردھان منتری جن اوشدھی یوجنا (پی ایم جے اے وائی) کر دیا گیا۔ اس اسکیم کو فروغ دینے اور اس کے دائرے کو وسیع کرنے کی غرض سے اس اسکیم کا نام بدل کر سمبر 2016 میں پردھان منتری بھارتیہ جن اوشدھی پری یوجنا (پی ایم بی جے پی) کر دیا گیا۔ اس کے بعد قومی اور علاقائی اخبارات میں اشتہار دے کر لوگوں کو اس میں شریک ہونے کی ترغیب دی گئی۔

پری یوجنا کی اہم خصوصیات

☆ آبادی کے ہر طبقے خصوصاً مفلس اور محروم لوگوں کو معیاری ادویہ دستیاب کرانا۔

☆ معیاری جینرک ادویہ کے استعمال کو وسعت دینا تا کہ ایک شخص کے علاج پر آنے والے خرچ کو کم کیا جا سکے۔ ڈبلیو ایچ او، جی ایم پی، ایس پی یوز کے مینوفیکچرنگ کے ذریعہ معیاری ادویہ کی خریداری اور فروخت کو این اے بی ایل کی منظوری کے بعد ہی جاری کرنا۔

☆ تعلیم اور اشتہار کے ذریعہ جینرک ادویہ کے بارے میں بیداری پیدا کرنا تا کہ یہ مفروضہ ختم کیا جا سکے کہ زیادہ مت والی ادویہ ہی معیاری ادویہ ہوتی ہیں۔

☆ حکومت، پی ایس یو نجی شعبے، غیر سرکاری تنظیمیں، سوسائٹیز، امداد باہمی و دیگر اداروں کے توسط سے عوامی پروگرام وضع کرنا۔

☆ علاقے کے ہر شعبے میں کم مت، آسانی سے دستیاب علاج کے ذریعے بہتر حفظان صحت کی دستیابی کے توسط سے جینرک ادویہ کی طلب میں اضافہ کرنا۔

☆ جن اوشدھی مراکز کھولنے کے لئے انفرادی بیوپاریوں کو روزگار فراہم کرنے اور روزگار کے مواقع کو توسیع دینا۔

ایجنسی چلانے/ بیوپار اور انفرادی فائدے وغیرہ

☆ کام کرنے والی ایجنسی کو 2.5 لاکھ روپے کی مالی امداد جہاں جگہ ریاستی سرکار نے فراہم کی ہو۔

مندرجہ بالا ٹیبل میں

مصنف بی پی پی آئی، پی ایم بی جے پی کے سی ای او ہیں۔

نمبر شمار	دوا کا نام	گروپ معالجہ	بازار میں اوسط	پی ایم بی جے پی قیمت (روپے)	فی صد بچت قیمت (روپے)
1	Amlodipine 5mg 10 گولیاں	عارضہ قلب	20	3.24	83.80
2	Ramipril 5 mg 10 گولیاں	عارضہ قلب	80	8.53	89.33
3	Paclitaxel Inj 100 mg	دافع کینسر	3458	540	84.38
4	Pantoprazole 40 mg + Domperidone 30 mg	آنتوں کی سوزش ٹریک ایجنٹ	103.30	18.48	82.11
5	Glimepiride 2 mg گولیاں	دافع ذیابیطس ایجنٹ	52.90	3.54	93.20
6	Tramadol 50 mg گولیاں	دافع درد/ دافع ورم دوا	29.77	2.52	91.53

یو پی اے اور این ڈی اے حکومتوں کے دوران ہوئی پیش رفت کا موازنہ

متعلقہ شعبے	پہلے	اب
اسکیموں کی وسعت	16 ریاستیں/ مرکز کے زیر انتظام	33 ریاستیں/ مرکز کے زیر انتظام علاقے
اشیاء کی تعداد	361 ادویہ	700 ادویہ، 154 جراحی و دیگر استعمال آنے والی اشیاء
دستیاب ادویہ	90 تا 100	600 سے زائد ادویہ اور 100 جراحی آلات
دستیاب معالجہ گروپ	دستیاب ادویہ نامکمل باسکٹ	مطلوب ادویہ و اشیاء اہم معالجہ گروپوں کے لئے دستیاب ہیں مثلاً سرطان، عارضہ قلب، آنتوں کی سوزش کے علاج کے لئے۔
سپلائز	پی ایس یوز برائے 13.5 ادویہ	پی ایس یوز پلس نجی WHO-GMP سپلائز
سپلائی چین بندوبست	ندارد	مرکزی ویئر کے بندوبست کے لئے آئی ٹی سہولت والا نظام 8 C&F ایجنٹ اور ڈسٹری بیوٹرز۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک سپلائی کا بندوبست

اپریل 2017 کے بعد ہوئی پیش رفت درج ہے:

پی ایم بی جے پی نے معیاری ادویہ کی متوں میں زبردست کمی کی ہے اور اب ادویہ آبادی کے ایک حصے کی دسترس میں ہیں خصوصاً غرباء کی۔ پی ایم بی جے پی کے تحت دستیاب ادویہ برانڈ والی ادویہ سے 50 تا 90 فی صد کم مت پر دستیاب ہیں جس سے لوگوں کو تقریباً 400 کروڑ روپے بچت ہوئی ہے۔ مذکورہ ٹیبل اس کا مظہر ہے۔

☆سرکاری ایجنسیوں کو 2.5 لاکھ روپے کی مالی امداد جب جگہ سرکاری اداروں یعنی ریلوے/ ریاستی محکمہ ٹرانسپورٹ/ شہری بلدیاتی ادارے/ پنچایتی راج ادارے/ ڈاک خانے/ دفاع/ پی ایس یوز وغیرہ کی ملکیت والی سرکاری عمارتوں میں مدد فراہم کی جائے۔

☆کسی بھی انفرادی بیوپاری کے ذریعے پی ایم بی جے پی کھولنے پر 2.5 لاکھ روپے کی ترغیب۔

☆آغاز میں درج فہرست ذاتوں/ درج فہرست قبائل اور معذور افراد کو 50,000 روپے کی مفت ادویہ کی فراہمی۔

گراف 1: پردھان منتری بھارتیہ جن اوشدھی مراکز کھلنے کی صورت حال

2017 اور 2017-18 کے درمیان (31 مارچ 2018 تک) ہوئی پیش رفت

☆پی ایم بی جے پی کے ذریعے 700 سے زائد ادویہ اور 154 جراحی آلات و دیگر استعمال ہونے والی اشیاء فروخت کے لئے دستیاب ہیں۔ جلد ہی دواؤں کی تعداد بڑھاکر 1000 کردی جائے گی۔

☆مرکز ویئر ہاؤس میں اشیاء مناسب مقدار میں دستیاب ہیں۔ جلد ہی تمام اشیاء مراکز اور ڈسٹری بیوٹرز کو مہیا کردی جائیں گی۔ اس کے لئے کوششیں جاری

ہیں۔

☆بہتر سپلائی کے 8 سی اینڈ ایف ایجنٹ مختلف ریاستوں میں مقرر کئے گئے ہیں اور مزید کو مقرر کرنے کا کام جاری ہے۔

گراف 2: اہم مقصد سستی ادویہ کی دستیابی کے حصول کے لئے مسلسل کوششوں کی ضرورت برانڈ والی ادویہ کے مقابلے مریضوں کی بچت۔

☆مختلف ریاستوں میں 54 ڈسٹری بیوٹر مقرر کئے گئے ہیں تا کہ ادویہ اور اشیاء بہتر طور پر مہیا کرائی جاسکیں۔

☆سپلائی کو بہتر بنانے کے لئے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سپلائی نظام کو نافذ کیا جارہا ہے۔

☆متعدد ریاستی سرکاروں نے پی ایم بی جے پی کے نفاذ کے لئے معاہدوں پر دستخط کئے ہیں۔

دسترس: پردھان منتری جن اوشدھی کیندر کی تعداد 3500 سے تجاوز کر گئی ہیں (یہ 33 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام انتظام علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں) مراکز پر یومیہ اوسط فروخت 3300 روپے ہے جو برانڈ والی اشیاء یا ادویہ کی 15000 روپے کی فروخت کے برابر ہے۔

بی پی پی آئی ملک کے مختلف علاقوں میں روزانہ 4 سے پانچ کیندر یا مراکز کھول رہے ہیں۔ ملک کی 33 ریاستوں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں پی ایم بی جے پی مراکز موجود ہیں۔ ملک بھر میں 718 اضلاع میں سے 584 اضلاع میں پی ایم بی جے پی مراکز کھولے جاچکے ہیں۔

☆☆☆

تمل ناڈو کی تحقیق اور اختراع کی اہم تہذیب رہی ھے: صدر

☆صدر جمہوریہ جناب رام ناتھ کووند نے چنئی میں مدراس یونیورسٹی کے 160 ویں جلسہ تقسیم اسناد میں شرکت کی اور مذکورہ جلسہ سے خطاب کیا۔ اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ 19 ویں صدی کے وسط سے مدراس یونیورسٹی ملک کی تعمیر کے پروجیکٹوں کا مرکز رہی ہے۔ اس یونیورسٹی کا شمار ہندوستان خصوصی طور پر جنوبی ہند میں تعلیم، دانشورانہ ترقی اور علم کی پیداوار کی مضبوط بنیاد قائم کرنے والی یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی خطہ میں اس یونیورسٹی کو یونیورسٹی کی مادر قرار دیا جاتا ہے۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ یکسوئی کے ساتھ بدلاؤ کی اصطلاع استعمال کی جاتی ہے اور کبھی کبھار اس کا مبالغہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے لیکن کچھ اداروں کے تعلق سے یہ اتنا ہی معنی خیز ہے جتنا کہ مدراس یونیورسٹی کے سلسلے میں۔ اس یونیورسٹی کی اہم بات یہ ہے کہ اس میں تبدیلی اپنانے کی صلاحیت ہے اور ایسا کرتے ہوئے یہ بنیادی قدروں کو بھی ملحوظ خاطر رکھتی ہیں۔ اس کے باعث طلبا اور سماج کی ابھرتی ضروریات کے مطابق اور عصری بنے رہنے میں مدد ملی ہے۔ مذکورہ یونیورسٹی کے کورس اور مضامین سے اس کی عکاسی ہوتی ہے۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ مدراس یونیورسٹی کو ان دونوں سے فائدہ ہوا ہے اور علم کی روایت میں مدد بہم پہنچانے میں مدد ملی ہے اور یہ تمل ناڈو کی شناخت کا اہم آلہ ہے۔ ریاست کے عام کنبے بھی تعلیم کی قدر پر زور دیتے ہیں۔ اس سے سماجی ترقی کے اعداد و شمار اور معیشت پر براہ راست اثر پڑا ہے۔ تمل ناڈو کی تحقیق اور اختراع کی روایت رہی ہے چاہے وہ سائنس یا ادویات، انجینئرنگ ہو یا مینوفیکچرنگ۔ اس کے پاس ایک اہم آئی ٹی سیکٹر ہیا ور ابھرتی ڈیجیٹل معیشت۔ ان سے ہیومینیٹیز میں فوقیت حاصل کرنے میں مدد ملی ہے۔ اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں کہ تمل ناڈو دنیا کی قدیم ترین زبانوں میں ہے۔ اس سے پہلے دن میں صدر جمہوریہ نے گرونانک کالج کی 42 ویں تقریب برائے تقسیم اسناد میں شرکت کی اور گرو امر داس بلاک اور ویلا چاری میں گرونانک کالج کے شہید بابا دیپ سنگھ آڈیٹوریم کا افتتاح کیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ انہیں یہ جان کر خوشی ہوتی ہے کہ کالج کے گرونانک ایجوکیشنل سوسائٹی جو کہ غیر منافع بخش تنظیم ہے، کو چنئی میں مقیم 250 خاندان چلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک چھوٹی کمیونٹی ہونے کے باوجود وہ ریاست اور سماج کے لیے خدمات پیش کر رہی ہیں اور تعلیم کے شعبے میں ایسا کرنا لائق تحسین ہے۔ انہوں نے کہا کہ گرونانک کالج پنجاب اور سکھ برادری اور تمل ناڈو کے درمیان رابطے کی لمبی اور اچھی تاریخ کو فروغ دے رہی ہے۔

☆☆☆

ڈیجیٹل لین دین کا بڑھتا دائرہ

محمد جاوید

ڈیجیٹل لین دین کی سمت میں حکومت کی اپیلوں، ترغیبات اور اقدامات کا مثبت نتیجہ سامنے آیاہے۔ اس کے استعمال کا دائرہ بڑھ رہا ہے۔ بدعنوانی سے لڑنے کے لئے وزیر اعظم نریندر مودی نے جوآواز اٹھائی تھی، اسے اب تقویت ملنے لگی ہے۔وہ دن دور نہیں جب لوگ صدفی صد لین دین ڈیجیٹل طریقہ سے کرنے لگیں گے تو کوئی بھی شخص اپنی دولت نہیں چھپاپائے گا اور حکومت کے پاس زیادہ بڑی مقدار میں ٹیکس کا پیسہ آئے گا جس سے وہ بنیادی ڈھانچوں کے فروغ کے علاوہ زیادہ فلاحی اور بہبودی کے کام کرسکے گی۔

حکومت کے کم نقدی لین دین کے فیصلے کے بعد اس کے اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ اب ہر دکان دار اور صارف کیش لیس طریقہ کار یعنی ڈیجیٹل پے منٹ کو اپنا رہا ہے۔ اس سے جہاں ایک طرف صارف کو کھلے پیسے دینے سے راحت نصیب ہوتی ہے، وہیں بڑی حد تک بدعنوانی سے بھی نجات ملتی ہے کیوں کہ سارا ہی کھاتہ ریکارڈ رہتا ہے۔ دراصل یہ سارا کھیل بدعنوانی کو جڑ سے ختم کرنے کا ہے۔حکومت نے بدعنوانی اور کالے دھن کی لعنت کو ختم کرنے کے لئے متعدد اقدامات کئے ہیں۔

مرکزی کابینہ نے فروری 2016 میں بہت سے اقدامات کو منظوری دی تھی تا کہ ڈیجیٹل ادائیگیوں کی حوصلہ افزائی کی جاسکے اور ایک اسٹریٹیجک ڈھنگ سے بغیر نقدی والے لین دین کی معیشت کو آگے بڑھایا جاسکے۔ وزیر اعظم نے مئی 2016 میں اپنے من کی بات کے خطاب میں ان اقدامات کو اجاگر کیا تھا۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی تھی کہ وہ بغیر نقدی والے لین دین کو فروغ دیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر ہم بغیر نقدی والے لین دین کو اپنائیں گے تو پھر ہم کو نوٹوں کی ضرورت نہیں ہوگی۔ کاروبار خود بخود آگے بڑھے گا جس کے نتیجے میں ینی طور پر شفافیت آئے گی اور کالے دھن کا اثر ختم ہوگا۔ نمبر دو کے لین دین ختم ہوں گے۔

اس سمت میں حکومت نے جن دھن کھاتے کھول کر آدھار کو ایک قانونی بنیاد دے کر مالی شمولیت کی ایک بڑی مہم شروع کی تھی۔ اس کے لئے روپے کارڈ شروع کرنے کے علاوہ فائدے کی براہ راست منتقلی کے نفاذ، بغیر حساب کتاب والی رقم کے لئے رضا کارانہ طور پر رقم کا انکشاف کرنے کی اسکیم بھی شروع کی گئی تھی جبکہ 500 و 1000 روپے کے بڑے نوٹوں کی منسوخی اس سمت میں ایک اور اہم سنگ میل تھا۔ بڑے نوٹوں کی منسوخی کے بعد 9 نومبر کے بعد سے ملک بھر میں ڈیجیٹل ادائیگیوں میں زبردست اضافہ ہوا اور ڈیجیٹل طریقوں کے ذریعہ رقم کے لین دین کا سلسلہ بڑھتا گیا۔

ملک کو بدعنوانی سے پاک بنانے کے لئے وزیر اعظم نریندر مودی نے ملک کی معیشت کو کیش لیس بنانے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آدھار پر مبنی موبائل ادائیگی ایپ 'بھیم'،اس سلسلے میں انقلابی رول ادا کر رہا ہے۔مسٹر مودی نے ڈیجی دھن میلہ میں بھارت انٹرفیس منی (بھیم) کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ نوٹ بندی کے بعد ملک کے عوام نے اپنی برائیوں سے خود لڑنے کے

مضمون نگار قلم کار ھیں۔

لئے مصیبت برداشت کی۔ وہ دیمک کی طرح پھیلی ہوئی بیماری کو روکنے کے لئے آگے آئے تا کہ ایماندارانہ زندگی گزاری جاسکے۔ انہوں نے ڈیجیٹل لین دین کے لئے بھیم کو اپنانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ پہلے ناخواندہ افراد کو انگوٹھا چھاپ کہا جاتا تھا لیکن اب یہی انگوٹھا آپ کی شناخت بنے گا اور آنے والے دنوں میں تمام کاروبار اسی سے ہوگا۔ یہ بھیم دنیا کے لئے سب سے بڑا عجوبہ ہوگا۔ اس کا استعمال آسان ہے اور کوئی بھی شخص اسے ڈاؤن لوڈ کرکے اس کا استعمال کرسکتا ہے۔ مسٹر مودی نے بتایا کہ بھیم ایپ کی سیکورٹی جانچ ہو رہی ہے اور دو ہفتہ کے اندر یہ پوری طرح کام کرنے لگے گا۔ بھیم 2017 کے لئے سب سے بہترین تحفہ ہے جو وہ ملک کے عوام کے لئے لے کر آئے ہیں۔ یہ ایپ آنے والے دنوں میں بہترین خاندانوں کے لئے اقتصادی طاقت بننے والا ہے۔ کیش لیس لین دین کے بارے میں سوال اٹھانے والوں کو نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ سوال پوچھتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسے مایوس افراد کو ان کی مایوسی مبارک ہو۔ ایسے لوگوں کی زندگی مایوسی سے شروع ہوتی ہے اور مایوسی پر ختم ہوجاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مایوسی میں پلے بڑھے لوگوں کے لئے میرے پاس کوئی علاج نہیں ہے لیکن امید رکھنے والوں کے لئے میرے پاس ہزاروں مواقع ہیں۔

وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان کی ترقی کو دنیا کافی حیرت سے دیکھ رہی ہے۔ ملک میں الیکشن کا عمل اتنا تیز ہوگیا ہے کہ ووٹوں کی گنتی شروع ہونے کے دو گھنٹے کے اندر ہی نتائج آنے لگتے جبکہ دیگر ملکوں میں اس میں ہفتوں لگتا ہے۔ اس سے ان ملکوں کو کافی حیرانی ہوتی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ملک کچھ کمیوں اور غلطیوں کی وجہ سے غریب ملکوں کی فہرست میں آگیا ہے لیکن ایمانداری کو اگر پھر سے زندگی کی اعلی قدروں میں جگہ دی جائے تو ملک ایک بار پھر سونے کی چڑیا بن سکتا ہے۔ انہوں نے شاعر مشرق علامہ اقبال کے مشہور شعر کے حوالے سے کہا کہ یونان، مصر، روم اور اس دنیا سے مٹ گئے لیکن کچھ بات تو ہے جس کی وجہ سے ہماری ہستی قائم ہے۔ اگر ہم اپنے اندر کی برائیوں کو ختم کردیں تو ملک سنہرے دور کی طرف گامزن ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوٹ بندی نے ثابت کردیا کہ ملک کے عوام ایمانداری کی زندگی جینا چاہتے ہیں وہ اپنی برائیوں کو ختم کرنے کے لئے پہلی مرتبہ خود آگے آئے ہیں۔ ادائیگی کرنے کا نیا دیسی طریقے پر تیار کیا گیا ایک بی ایچ آئی ایم (بھارت انٹرفیس فارمنی) کا نام ہندوستانی آئین کے معمار اعلی بھیم راؤ امبیڈکر کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اس ایپ کے توسط سے بھارت رتن بھیم راؤ امبیڈکر کا نام ہندوستانی معیشت کی کلید میں شامل ہوجائے گا۔ وہ دن دور نہیں ہے جب لوگ اپنا کاروبار اسی ایپ کے ذریعہ کریں گے۔ یہ ایپ ملک میں ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے تصور والی مالی مساوات متعارف کرائے گا۔ وزیر اعظم مسٹر نریندر مودی نے دلتوں، پسماندہ طبقات اور اقتصادی لحاظ سے پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود کے لئے متعدد بہبودی اسکیمیں شروع کررکھی ہیں۔ بی ایچ آئی ایم نام کی یہ اسکیم، کالے دھن کے نظام کو ختم کرے گی اور معاشرے میں مساوات متعارف کرائے گی۔ یہ اسکیم ان تمام طبقات کو تقویت بھی فراہم کرے گی۔

ہمارے ملک کی تاریخ میں یہ ایک تاریخی لمحہ ہے جب ہماری قوم پرانی عادتوں کو چھوڑ رہی ہے اور تیزی سے نئے طریقے اپنا رہی ہے جو ہم کو ایک جدید دور کی طرف لے جائیں گے۔ وزیر اعظم

مذکورہ نئے نظام (بی ایچ آئی ایم ایپ) کے توسط سے ادائیگیاں بینک اکاؤنٹ کو آدھار نمبروں سے مربوط کرنے کے بعد محض ایک انگوٹھے کے اشارے سے کی جاسکیں گی۔ دراصل بی ایچ آئی ایم کے توسط سے زیر استعمال آنے والی تکنالوجی، نادار ترین افراد، چھوٹے کاروباریوں اور حاشئے پر زندگی گزارنے والے طبقات کو بااختیار بنائے گی۔ کسی زمانے میں بھارت کو سونے کی چڑیا کہا جاتا تھا، اس مقولے کو یاد کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ کچھ غلطیوں کی وجہ سے یہ ملک غریب ہوگیا۔ ہمارے وزیر اعظم کا نصب العین ملک کے گمشدہ مضمرات اور شان وشوکت کی بازیافت ہے۔

وزیر اعظم نے عوام سے یہ بھی اپیل کی ہے کہ وہ روزانہ کم سے کم پانچ لین دین موبائل فونوں کے ذریعہ کریں اور ملک کو ڈیجیٹل تحریک کے راستے پر آگے بڑھائیں۔

مذکورہ نئے اپلی کیشن سے توقع ہے کہ اس کے متعارف ہونے سے پلاسٹک کارڈ اور سیل مشینوں کا رواج کم ہوجائے گا۔ اس ایپ کے توسط سے ماسٹر کارڈ اور ویزا کی سروس فراہم کرنے والوں کو ادا کیا جانے والا محصول بھی بچایا جاسکے گا، جو عوام کو ڈیجیٹل طریقہ کار اپنانے کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ بنا ہوا ہے۔

اس ایپ کا استعمال رقم کو ارسال کرنے اور موصول کرنے کے لئے اسمارٹ فونوں کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقہ کار کے تحت ان بینکوں کو بھی رقم ارسال کی جاسکتی ہے جو یو پی آئی کے رابطے میں نہیں ہیں۔ اس ایپ کے توسط سے بینک بیلنس بھی چیک کیا جاسکتا ہے۔ فی الحال اس ایپ کے تحت ہندی اور انگریزی دو زبانوں کو شامل کیا گیا ہے۔ جلد ہی دیگر زبانوں کو بھی شامل کیا جائے گا۔

اس امر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے ای-والیٹ ایپ کے تحت مستقبل میں انگلیوں کے نشان درکار ہوں گے۔ وضاحت کی گئی ہے کہ ادائیگی کے لئے محض انگوٹھے کا نشان لگانے کی ضرورت ہوگی۔ انگوٹھا ہی آپ کا بینک ہوگا۔ عوام کو اس ایپ کا استعمال کرنا چاہئے۔ کالے دھن کی روک تھام اور مالی مساوات متعارف کرانے کے لئے انہیں اس طریقے کو اپنا نا چاہئے۔

دوسری طرف گزشتہ سال ڈیجیٹل ادائیگیوں کو ترغیب دینے کے لئے نیتی آیوگ نے لکی گراہک یوجنا اور ڈیجی دھن بیوپار یوجنا شروع کی تھی۔ نیتی آیوگ نے لکی

گراہک یوجنا اور ڈیجی دھن بیوپار یوجنا اسکیمیں شروع کرنے کا اعلان اس لئے کیا تھا کہ ان صارفین اور تاجروں کو نقد انعامات دیئے جاسکیں جنہوں نے ذاتی کھپت اخراجات کے لئے ڈیجیٹل ادائیگیاں کی ہیں۔اس اسکیم میں اس بات پر خاص توجہ دی گئی ہے کہ غریبوں، کم متوسط طبقے کے لوگوں اور چھوٹے کاروباریوں کو ڈیجیٹل ادائیگی کے دائرے میں لایا جائے۔اس قدم میں حکومت کو کامیابی بھی ملی۔اس سلسلے میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ نیشنل پے منٹ کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) اس اسکیم کے لئے نافذ کرنے والی ایجنسی ہوگی اور یہ کہ یہ بات بتانا سودمند ہوگا کہ این پی سی آئی منافع کمپنی کے لئے نہیں ہے۔

ان اسکیموں کا اہم مقصد ڈیجیٹل لین دین کو ترغیب دینا ہے تاکہ سماج کے سبھی طبقوں خصوصاً غریبوں اور متوسط طبقے کے ذریعے الیکٹرانک ادائیگیاں اپنائی جاسکیں۔یہ سماج کے تمام طبقات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔مثال کے طور پر غریب سے غریب بھی یو ایس ایس ڈی استعمال کرکے انعام کے لئے اہل ہوں گے۔دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگ اے ای پی ایس کے ذریعے اس اسکیم میں شامل ہوسکتے ہیں۔یہ اسکیم 25 دسمبر 2016 کو پہلے ڈرا کے ساتھ چالو ہوئی تھی۔

ہمارے ملک کی تاریخ میں یہ ایک تاریخی لمحہ ہے جب ہماری قوم پرانی عادتوں کو چھوڑ رہی ہے اور تیزی سے نئے طریقے اپنا رہی ہے جو ہم کو ایک جدید دور کی طرف لے جائیں گے۔

ڈیجیٹل ادائیگی کا طریقہ کار عوامی زندگی سے کالے دھن اور بدعنوانی کو ختم کرنے کے لیے حکومت کی مجموعی حکمت عملی کا ایک ناگزیر حصہ ہے۔نیتی آیوگ کو ڈیجیٹل ادائیگی کے لیے عوام، چھوٹی صنعتوں اور دیگر شراکت داروں کے درمیان وکالت کرنے، بیداری پیدا کرنے اور اس سے متعلق کوششوں میں تعاون سے متعلق ایک جامع مہم شروع کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ہندوستان میں ڈیجیٹل ادائیگی کے طریقہ کار کو آسان اور صارف دوست بنانے کے مقصد سے حکومت نے متعدد ترغیبات کا اعلان بھی کیا گیا تاکہ نقد ادائیگی سے ڈیجیٹل پلیٹ فارم کی طرف بڑھنے میں عوام کی حوصلہ افزائی کی جائے۔اس طرح پٹرول پمپوں، انشورنس کا پریمیم جمع کرنے، قومی شاہراہوں پر ٹول ٹیکس ادا کرنے اور ریل ٹکٹ خریدنے پر ڈیجیٹل ادائیگی کے لیے اب چھوٹ دی جارہی ہے۔ڈیجیٹل ادائیگی کی مہم کو فروغ دینے کے لیے یہ طے کیا گیا ہے کہ ایسے لوگوں کو جو اپنے روزمرہ کے مالی لین دین کے لیے ڈیجیٹل پلیٹ فارم کو اپناتے ہیں انہیں مزید رعایتیں دی جائیں۔ ماضی میں نیتی آیوگ اور ہندوستان کی قومی ادائیگی کارپوریشن (این پی سی آئی) نے صارفین اور تاجروں کے لیے دو اہم اسکیم خوش نصیب گراہک یوجنا اور ڈیجی –دھن بیوپار یوجنا شروع بھی شروع کی۔

ایک نیا قدم اٹھاتے ہوئے پنشن فنڈ ریگولیٹری اینڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (پی ایف آر ڈی اے) نے اٹل پنشن یوجنا (اے پی وائی) کے فوائد کو سماج کے بڑے طبقے تک پہنچانے کے لئے متعدد ڈیجیٹل دوست اقدامات کئے ہیں۔پی ایف آر ڈی اے نے ای این پی ایس پلیٹ فارم کے ذریعہ اے پی آئی اندراج کا طریقہ تیار کیا ہے تاکہ ملک کے شہریوں تک اس کے فوائد کی توسیع کی جاسکے۔اس چینل کے تحت اٹل پنشن یوجنا میں شروع سے آخر تک ڈیجیٹل طریقہ سے اندراج کیا جاسکے گا۔صارفین کو اب کسی بینک یا ڈاک خانے میں ذاتی طور پر جاکر فارم جمع نہیں کرنا ہوگا۔

اب تک اٹل پنشن یوجنا میں بینک، بی سی اور انٹر نیٹ بینکنگ کے ذریعہ اندراج کرایا جاتا ہے۔اب اٹل پنشن یوجنا (اے پی وائی) ای این پی ایس پلیٹ فارم کے ذریعہ دستیاب ہے۔ کوئی بھی اہل ہندوستانی شہری www.enps.nsdl.com ویب سائٹ پر جاکر APY@NPS کے ذریعہ اپنا اندراج کراسکتا ہے۔ اسی طرح بینک کے صارفین ای این پی ایس پورٹل پر جاکر اپنا ?دھار نمبر/ بینک کا نام اور بچت کھاتہ نمبر جمع کرکے اس اسکیم میں شامل ہوسکتے ہیں۔APY@eNPS کے فوائد درج ذیل ہیں:

☆ کاغذ کے بغیر اندراج

☆ بینک کی شاخ میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆ گراہکوں کی آسانی کے لحاظ سے ساتوں دن چوبیس گھنٹے آن لائن اندراج کیا جاسکتا ہے۔

☆ انٹرنیٹ بینکنگ آئی ڈی رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

☆ پنجاب نیشنل بینک APY@eNPS کو شروع کرنے والا پہلا بینک ہے۔دیگر بینکوں کے ذریعہ بھی جلد ہی اس پلیٹ فارم کی شروعات کردی جائے گی اور وہ بھی آدھار سے منسلک اے پی وائی اندراج کی سہولت مہیا کرائیں گے۔

☆ 18 سال سے لے کر 40 سال تک کے درمیان کا بینک اکاؤنٹ اور آدھار رکھنے والا کوئی بھی شخص اٹل پنشن یوجنا میں اپنا اندراج کرسکتا ہے۔علاوہ ازیں اس عمل کیدوران انہیں APY@eNPS پورٹل میں بیحد کم معلومات دینی ہوگی۔یہ معلومات خودکار طریقہ سے متعلقہ بینکوں کے ذریعہ فراہم کرادی جائے گی۔اس نئے طریقہ کار سے صارفین کے لئے نہ صرف ای پی وائی میں اندراج کرانا آسان ہوجائے گا بلکہ اس سے اے پی وائی کا نفاذ کرنے والے بینک اور ڈاک خانہ کی شاخوں کے کام کا بوجھ بھی کم ہوجائے گا۔

غرض ڈیجیٹل لین دین کی سمت میں حکومت کی اپیلوں، ترغیبات اور اقدامات کا مثبت نتیجہ سامنے آیا ہے۔اس کے استعمال کا دائرہ بڑھ رہا ہے۔بدعنوانی سے لڑنے کے لئے وزیر اعظم نریندر مودی نے جو آواز اٹھائی تھی، اسے اب تقویت ملنے لگی ہے۔وہ دن دور نہیں جب لوگ صدفی صد لین دین ڈیجیٹل طریقہ سے کرنے لگیں گے تو کوئی بھی شخص اپنی دولت نہیں چھپا پائے گا اور حکومت کے پاس زیادہ بڑی مقدار میں ٹیکس کا پیسہ آئے گا جس سے وہ بنیادی ڈھانچوں کے فروغ کے علاوہ زیادہ فلاحی اور بہبودی کام کرسکے گی۔

☆☆☆

محمد کاشف

ہندوستان میں فروغ ہنرمندی

اسکل انڈیا یعنی ہنر مند ہندوستان۔ موجودہ حکومت نے اسے اپنی ترجیحات میں شامل کیا ہے۔ نیشنل اسکل ڈیولپمنٹ کارپوریشن نوجوانوں کو ہنر مند بنانے میں خاص رول ادا کر رہا ہے۔ افرادی قوت اور آبادی کے اعتبار سے ہندوستان کو برتری حاصل ہے لیکن اس کے باوجود صلاحیت یا ہنرمندی کے اعتبار سے افرادی قوت کی دستیابی ایک بڑا چیلنج ہے جہاں ہر سال 12 ملین افراد افرادی قوت میں شامل ہوتے ہیں جن میں صرف دو فی صد ہی تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ ہنرمندی کے فروغ اور انٹرپریزشپ سے متعلق نئی وزارت کی تشکیل کے ساتھ ہنرمندی کی تربیت کی شرح میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ سال 2015 کی ہنرمندی کی فروع اور انٹرپریزشپ کے لئے پہلی مربوط قومی پالیسی نے اعلی ٹکنالوجی والی والی ملازمتوں کے لئے نوجوانوں کو تیار کرنے کے ساتھ ہنرمندی کی کامیاب حکمت عملی تیار کرنے اور انٹرپریزشپ کو فروغ دینے کے لئے نقش راہ کے تعین کرنے میں مدد ملی ہے۔ اس کے تحت بڑے پیمانے پر عالمی معیار کی ہنرمندی کی تربیت اور فروغ دینا ہے جو ملک کے تمام شہریوں کو مستقل روزی روٹی کو یقینی بناتے ہوئے دولت اور ملازمت کو لازمی کر سکے۔ اس پہل کے تحت ہنرمندی کے فروغ سے متعلق متعدد اسکیمیں اور پروگرام شروع کئے جا رہے ہیں جن میں تربیت کی فراہمی کے بعد ملازمت پر خاص زور دیا جا رہا ہے۔

جدید ہندوستان کے تصور کو فروغ دینے کے لیے ہنرمندی اور کاروبار کے فروغ کی وزارت (ایم ایس ڈی ای) اور دیہی ترات کی وزارت (ایم او آر ڈی) نے موجودہ حکومت کے گرام سوراج ابھیان کو فروغ دینے کے لیے مشترکہ کوشش کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ موجودہ حکومت سماجی ہم آہنگی اور حکومت کے غریب پرور اقدامات کے تیئں بیداری کو بڑھاوا دے رہی ہے۔ حکومت نے اس ملک کے عوام کے تعاون سے کامیابی کے ساتھ چار سال مکمل کر لیے ہیں۔ سب کا ساتھ، سب کا وکاس کا اثر اب دھیرے دھیرے نظر آنے لگا ہے اور اس مہم کی توجہ گاؤوں پر مرکوز ہوگئی ہے۔ ہمارے سپنوں کا یہ نیا ہندوستان اسی وقت شرمندہ تعبیر ہوسکتا ہے جب ہم اپنی جمہوریت کی جڑیں یعنی اپنے گاؤں اور پنچایتوں کو مضبوط کریں گے۔ اڈیشہ اسکل کنکلی و میں جناب دھرمیندر پردھان نے کہا کہ ہنرمندی اور کاروبار کی ترکے مرکزی وزیر کی حیثیت سے ہماری کوشش ہے کہ ہم مختصر مدتی کورس اور طویل مدتی ٹریننگ کے ذریعہ مقامی سطح پر ہنرمندی کی معیاری ٹریننگ تک رسائی فراہم کریں۔

وزیر موصوف نے کہا کہ میں اپنے تمام نوجوانوں، ان کے والدین اور سماج کے دیگر افراد سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہماری حکومت کے متعدد وسائل اور اسکیموں سے مستفید ہوں۔ میری ان سے درخواست ہے کہ وہ آج کے بازار کے لیے موزوں نیز پائیدار روزگار پیدا کرنے والی روایتی ہنرمندی اور نئے دور کی ٹکنالوجیوں میں مواقع تلاش کریں۔ اس سلسلے میں ہنرمندی اور کاروبار کی ترکی وزارت نے بھونیشور کے کھوردھا میں 'نیو ویمن کالج' ایک کوشل اور روزگار میلہ کا اہتمام کیا ہے جس مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے 5000 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ تقریبا 3000 امیدواروں نے روزگار میلہ کے لیے اپنے نام رجسٹر کروائے ہیں جس میں یوریکا فوربس، فلپ کارٹ، اولہ، ریلائنس ڈیجیٹل، وی ایل سی سی، وی مارٹ، شاہی ایکسپورٹس، تالوا لکارز اور لیکمے جیسی مشہور 41 کمپنیوں نے 1000 سے زائد امیدواروں کے نام منتخب کیے ہیں۔

فروغ ہنرمندی کی وزارت کے مطابق ریاست کی معاشی ترکو رفتار دینے کے لئے سبھی روایتی ہنرمندیوں کو فروغ ہنرمندی اسکیم کے تحت باقاعدہ طور پر تسلیم کئے جانے اور ایسے فنکارانہ کاموں کے لئے خاص طرح کی تربیت دیے جانے کی ضرورت ہے۔ 'اڈیشہ اسکل کنکلیو' کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فروغ ہنرمندی کے وزیر نے کہا کہ اڈیشہ کے پاس بھرپور قدرتی وسائل اور ایک وسیع سمندری ساحل موجود ہے۔ یہاں کی

مضمون نگار مختلف موضوع پر لکھتے ھیں۔

قدرتی دولت کے پیش نظر سمندر پار کے سرمایہ کاروں کے لئے یہ ریاست انتہائی ترجیحی منزل کے طور پر ابھری ہے۔ یہاں ملک بھر کے کوئلے کی پیداوار کا پانچواں حصہ، خام لوہے کا چوتھائی حصہ، باکسائٹ ذخیرے کا تہائی حصہ اور سب سے زیادہ کرومائٹ کی پیداوار ہوتی ہے۔ یہاں وراثت اور ثقافت کی خوش حال روایت ہے اور یہ اپنے ہینڈی کرافٹ، ہینڈلوم اور مندروں کے لئے جانی جاتی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہنرمندی کا فروغ ایک قومی اہمیت کا معاملہ ہے اور ریاست میں اب تک ہنرمندی کو فروغ دینے کی انفرادی کوششیں ہوتی رہی ہیں، لیکن اب ہماری کوشش ہے کہ خلا کو پُر کیا جائے اور فروغ ہنرمندی کے تعلق سے ٹھوس، جامع اور اجتماعیت پر مبنی کوششیں کی جائیں۔

سب کا ساتھ سب کا وکاس کے وزیراعظم کے تصور کے ضمن میں فروغ ہنرمندی وصنعت کاری کی وزارت نے بھوبنیشور کے نزدیک جٹنی میں اڈیشہ اسکل کنکلیو کا انعقاد کیا، تاکہ اڈیشہ کو بھارت میں فروغ ہنرمندی اور صنعت کاری کے ایک مرکز کے طور پر پروان چڑھانے کے لئے لائحہ عمل تیار کیا جاسکے۔ ریاست میں فروغ ہنرمندی کی راہ میں درپیش چیلنجوں اور مواقع پر تبادلہ خیال کے لئے اس دوروزہ تقریب میں سو سے زیادہ ماہرین، صنعتی دنیا کی مشہور شخصیات، ماہرین تعلیم اور پیشہ ور افراد جمع ہوئے۔

اس کنکلیو میں نالکو (این اے ایل سی او)، انڈین آئل، ریلائنس، اے سی سی، آدتیہ برلا، انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن (آئی ایل او) جیسی قومی بین الاقوامی تنظیموں اداروں سے تعلق رکھنے والے ماہرین کا جمگھٹ ہوا، تاکہ مقامی سطح پر موجود پیچیدگیوں اور قومی سطح کے ہنرمندی سے متعلق نظام میں انھیں شامل کرنے کے لئے تبادلہ خیال کیا جاسکے۔ پہلے دن جو متعدد اجلاس ہوئے ان میں ریاست میں موجود کلیدی چیلنجوں اور مواقع، جن علاقوں میں ہنرمندی کی بہت زیادہ مانگ ہے ویسے کلسٹروں علاقوں کی نشان دہی اور اقتصادی سرگرمیوں کے لئے جغرافیائی علاقوں کی نقشہ بندی جیسے امور پر نمایاں طور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

اس پروگرام کے نتیجے میں اس میں شریک شخصیات کے سامنے یہاں کی آبادی، آبادی میں جوانوں کے تناسب، تعلیمی اوسط، افرادی قوت اور محنت کشوں کے نقل وحمل کے تناظر میں ریاست کے سماجی، اقتصادی پس منظر کی تصویر سامنے آئی۔ اڈیشہ میں فی الحال 631 آئی ٹی آئی ہیں، جن میں 167753 طلباء کے داخلے کی گنجائش ہے، جن میں سے 54.96 فیصد کا استعمال ہوتا ہے۔ ایم ایس ڈی ای کے اہم پروگرام پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا (پی ایم کے وی وائی) 2016-20 کے تحت تقریباً 80 ہزار لوگوں کو تربیت دی گئی ہے، جن میں سے تقریباً 50 فیصد امیدواروں کو نوکری ملی ہے۔ اڈیشہ کے ایک ملین (10 لاکھ) سے زیادہ لوگوں نے نوکری کی تلاش میں ملک کے دیگر حصوں میں مہاجرت کی ہے۔ تقریباً اڈیشہ کی آدھی آبادی کی عمر 25 سال سے کم ہے۔ صرف 6 فیصد کامگاروں کے پاس ڈپلوما، سرٹیفکیٹ یا گریجویشن اور گریجویشن سے اوپر کی ڈگری ہے۔ 2011-2026 کے درمیان اڈیشہ کے اسکل گیپ کے تقریباً 4 ملین رہنے کا امکان ہے۔ اڈیشہ میں 2018-19 میں جن شعبوں میں سب سے زیادہ کامگاروں کی مانگ رہنے کا امکان ہے، ان میں کیمیکلس، نقل وحمل، لوجسٹکس، خوردہ تجارت، توانائی اور صحت دیکھ بھال کے شعبے شامل ہیں۔

کنکلیو کے دوران ہوئے تبادلہ خیال سے یہ بات ابھر کر سامنے آئی کہ فروغ ہنرمندی سے متعلق پروگراموں کی منصوبہ سازی کرتے وقت سماجی پہلو کا خیال رکھا جانا چاہئے۔ اڈیشہ کی آبادی میں قبائلی کمیونٹی کی تعداد تقریباً 30 فیصد ہے۔ اڈیشہ کے لئے کارروائی منصوبہ تیار کرتے وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ اقتصادی نمو میں خواتین کی آبادی اور ان کی حصے داری نیز ریاست میں موجود روایتی ہنرمندیوں کو پیش نظر رکھا جائے۔ اس بات پر بھی تبادلہ خیال ہوا کہ مخصوص ہنرمندیوں سے متعلق قوانین کو ریگولیٹ کرنے والوں اور ٹریننگ کا کام انجام دینے والوں کے درمیان ہم آہنگی ہونی چاہئے، تاکہ ٹریننگ سے متعلق سبھی کوششوں کے ٹھوس نتائج برآمد ہوسکیں۔ جیسے جن لوگوں کو ڈرائیور اور سیاحتی گائیڈ کے طور پر ٹریننگ دی جائے ان کے لئے حکومت کی طرف سے لائسنس کی فراہمی بھی یقینی بنائی جائے۔ کنکلیو میں ایک ماہر کے طور پر شریک اڈیشہ اسکل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے چیئرمین جناب سبرتو باگچی نے کہا کہ ہندوستان کا نجی شعبہ انتہائی استحصالی ہوگیا ہے۔ انھیں اس ذہنیت سے باہر نکلنے کی ضرورت ہے۔ ہماری توجہ روزگار کے مواقع بڑھانے پر ہونی چاہئے اور ان کے تعاون کے لئے انھیں مناسب طریقے سے نوازا جانا چاہئے۔ ضرورت نوجوانوں اور ان کے والدین کے لئے اچھے معیار کی کونسلنگ کی بھی ہے۔ اس موقع پر فروغ ہنرمندی کے وزیر مسٹر دھرمیندر پردھان نے اڈیشہ، چھتیس گڑھ اور جھارکھنڈ میں قبائلی لوگوں سے متعلق فروغ ہنرمندی اور ان کے لئے روزگار کے مواقع سے متعلق ایک مطالعاتی رپورٹ کا اجرا بھی کیا۔ یہ مطالعہ سینٹر فار یوتھ اسکل ڈیولپمنٹ (سی وائی ایس ڈی)، بھوبنیشور کے اشتراک سے بنگلور میں واقع فنکشنل ووکیشنل ٹریننگ اینڈ ریسرچ سوسائٹی (ایف وی ٹی آر ایس) نے کیا ہے۔

گذشتہ تین سال کے دوران سی آئی پی ای ٹی نے تقریباً 176900 طلبا کو تربیت دی۔ منصوبہ بندی کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) اور کیمیکلز اور کھادوں کے وزیر مملکت جناب راؤ اندرجیت سنگھ نے ملک میں سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف پلاسٹک انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کے سینٹروں کی تعداد اور اب تک تربیت پانے والے طلباء کی تعداد کے بارے میں بتایا کہ سینٹروں سمیت سینٹرل انسٹی ٹیوٹ آف پلاسٹک انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کے قائم شدہ سینٹروں کی کل تعداد 31 ہے جو پروجیکٹ مرحلوں کے تحت ہیں۔

گذشتہ تین سال کے دوران سی آئی پی ای ٹی نے اوکیشنل اور ہنرمندی کے فروغ کے کورسز کے ذریعہ ایک لاکھ 76 ہزار 900 طلبا کو تربیت دی۔ اس میں تقریباً 60 ہزار طلبا ایسے بھی ہیں جنہیں پلیس منٹ لنک ٹریننگ پروگراموں کے تحت ٹریننگ دی گئی۔ ان میں سے تقریبا 82 فیصد طلباء نے مختلف پلاسٹکس اور متعلقہ صنعتوں میں ملازمت حاصل کر لی ہے۔ جناب سنگھ نے بتایا کہ سی آئی پی ای ٹی سینٹروں کا اہم ایک ڈائنامک عمل ہے جو ریاستی سرکار کی مانگ پر مبنی ہیں۔ حکومت ہند اور ریاستی سرکاروں کی طرف سے پلاسٹک صنعت کی ترکیلئے ضروری بنیادی ڈھانچہ اور مالی تعاون دستیاب ہوتا ہے۔

وزارت اقلیتی امور کے مطابق غریب نواز ہنر مندی کے فروغ کی اسکیم کے ذریعے پانچ لاکھ 44 ہزار 994 نوجوانوں کو روزگار پر مبنی ہنرمندی کے فروغ کی تربیت، روزگار اور روزگار کے مواقع فراہم کئے گئے ہیں۔ گزشتہ ایک سال کے دوران ''ہنر ہاٹ''، ''نئی روشنی اسکیم'' کے ذریعے ایک لاکھ 18 ہزار دستکاروں کو روزگار اور روزگار کے مواقع فراہم کئے گئے ہیں۔ دو لاکھ 95 ہزار اقلیتی فرقے سے تعلق رکھنے والی خواتین کو ادت کی تربیت دی گئی ہے۔ ایک کروڑ 21 لاکھ طالبات کو متعدد وظیفے دئے گئے ہیں۔ کثیر شعبہ جاتی ترقیاتی اسکیم (ایم ایس ڈی پی) کے تحت 303 کثیر مقصدی کمیونٹی سینٹرس ''سدبھاؤ منڈپ''، گروکل قسم کے 68 رہائشی اسکول، کسانوں اور دستکاروں کے لئے 436 مارکیٹ شیڈ، 11 ڈگری کالج، 469 کلاس رومس، 163 لڑکیوں کے ہوسٹل، 53 آئی ٹی آئی، 874 اسکولوں کی عمارتیں اور 16 ہزار 297 اضافی کلاس رومس تعمیر کئے گئے ہیں۔ اپنا روزگار اور تعلیم کے لئے قرض اور مائیکروفائنانس اسکیموں کے تحت موجودہ حکومت نے قومی اقلیتی ترمالی کارپوریشن (این ایم ڈی ایف سی) کی وساطت سے 6.33 لاکھ کنبوں کو اپنا روزگار اور تعلیم کا موقع فراہم کیا ہے۔ اقلیتوں کو تعلیم اور روزگار کے مقصد کے لئے رعایتی قرضوں کے طور پر 1979 کروڑ روپے دئے گئے ہیں۔

حکومت نے آئندہ پانچ برسوں میں آئی ٹی کے شعبے میں روزگار کے لئے چھوٹے قصبوں اور گاؤں کے دس ملین طلبا کو تربیت دینے کا نشانہ مقرر کیا ہے۔ حکومت نے آئی ٹی خدمات فراہم کرنے والے پائیدار کاروبار چلانے کے لئے ہنرمندی کو فروغ دینے کے ایک حصے کے طور پر خدمات کی فراہمی کرنے والے تین لاکھ ایجنٹوں کو تربیت دینے کا نشانہ بھی مقرر کیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت غور کردہ انڈیا بی پی او پروموشن اسکیم (آئی بی پی ایس) کا مقصد ملک بھر میں بی پی او/آئی ٹی ای ایس کے کاموں کے سلسلے میں 48300 نشستیں قائم کرنے کے لے صنعت کاروں کو ترغیب دینا ہے جن میں دیہی اور چھوٹے شہروں میں 150000 نوجوانوں کو روزگار دینے کی صلاحیت ہو۔ 493 کروڑ روپے کے پروجیکٹ اخراجات کے ساتھ اس اسکیم سے بنیادی ڈھانچے اور فرادی طاقت کے لحاظ سے چھوٹے شہروں میں صلاحیت سازی کے سلسلے میں مدد ملے گی۔ نوجوانوں کو ہنر مند بنانے سے بڑی حد تک بے روزگاری کا مسئلہ بھی حل ہوجاتا ہے۔ نوجوان ملک کا ورثہ ہیں۔ انہیں تربیت دے کر ہم ملک اور دنیا کے دوسرے ممالک کی ضروریات بھی پوری کرسکتے ہیں۔

☆☆☆

خواتین صنعت کاروں کے پلیٹ فارم کے لئے امداد اور اشتراک کی خاطر معاہدے پر دستخط

نیتی آیوگ نے گزشتہ دنوں ممتاز میڈیا شخصیت اور صنعت کار مسٹر سوشانت سنگھ راجپوت کو نیتی آیوگ کے اہم پروگرام ''خواتین صنعت کاروں کے پلیٹ فارم'' کے لئے امداد اور اشتراک کی خاطر ایک معاہدے پر دستخط کئے۔ اس معاہدے پر نیتی آیوگ کے سی ای او امیتابھ کانت اور نیتی آیوگ کے سری سوشانت سنگھ راجپوت اور نیتی آیوگ کی ایڈوائزر محترمہ انا رائے کی موجودگی میں دستخط کئے گئے۔ نیتی آیوگ نے ہمیشہ ہی نوجوانوں تک رسائی کی اہمیت پر زور دیا ہے اور انہیں حکومت کی مختلف پالیسیوں میں مصروف رہنے کی خاطر سب کے ساتھ مل کر کام کرنے پر زور دیا۔ ڈبلیو ای پی کے برانڈ امبیسڈر کے طور پر، جس میں پہلے ہی 1000 خواتین صنعت کار شامل ہیں، مشن کو ملک میں خواتین کے لئے صنعت کاری کا ماحول پیدا کرنے کے لئے بہت کوشش کی ہے۔ یہ بات نیتی آیوگ کے سی ای او امیتابھ کانت نے سرکاری اقدامات کو مقبول بنانے میں نوجوانوں کے رول کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہی۔ نیتی آیوگ کے ساتھ اپنے تعلق پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے مسٹر سوشانت سنگھ راجپوت نے کہا ''نیتی آیوگ کے ساتھ منسلک ہونے اور بھارت میں یکسر تبدیلی کے اس سفر کا ایک حصہ بننا میرے لئے باعث فخر ہے''۔ نیتی آیوگ ''خواتین صنعت کار پلیٹ فارم'' کے ذریعے ہمارے ملک کی ہزاروں خواتین کو بااختیار بنانے کا بے مثال کام کر رہا ہے اور آسان ڈیجیٹل ادائیگی ایپ ''بھیم'' کو متعارف کرا کر نقدی سے پاک معیشت کو فروغ دے رہا ہے۔ ایک برانڈ امبیسڈر کے طور پر مجھے ڈیجیٹل انڈیا تحریک کو آگے بڑھانے اور ہندوستان میں خواتین صنعت کاروں کی مدد کرنے کا موقع ملے گا۔ مسٹر راجپوت نیتی آیوگ کی ڈیجیٹل ادائیگی مہم کو بھی فروغ دیں گے جو بھارت کو کم نقدی والی معیشت میں تبدیل کرنے کی ایک بڑی کوشش ہے۔ اداکار، خواتین صنعت کاری پلیٹ فارم کو فروغ دینے اور بھیم ایپلی کیشن کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے مختلف ویڈیو، سوشل میڈیا اور اخبارات میں نیتی آیوگ کی مہم کا حصہ بنیں گے۔ نیتی آیوگ کا ''خواتین صنعت کاری پلیٹ فارم'' (ڈبلیو ای پی) کو 8 مارچ 2018 کو لانچ کیا گیا تھا، جو خواتین کا بین الاقوامی دن ہے۔

بڑھتے قدم

(ترقیاتی خبرنامہ)

قومی سطح کے ڈزاسٹر ڈاٹابیس کی تشکیل کی راہ ہموار

☆ تباہ کاری کے خطرات کو کم کرنے سے متعلق اعداد وشمار کی اساس کے سلسلے میں درکار اعداد وشمار سے متعلق دوروزہ ورکشاپ کامیابی کے ساتھ تمام ہوگئی۔ مقامی سطح پر حاصل کئے جانے والے اعداد شمار کے ساتھ مربوط ڈاٹابیس کا فروغ اوران اعداد وشمار کی اندازہ کاری ہمارے جوکھم اور ابھرنے کی طاقت کی شناخت کلیدی حیثیت کی حامل ہے، جس کے بغیر ہندوستان اپنے تراتی نشانے حاصل نہیں کرسکے گا۔ علاوہ ازیں یہ پروگرام وزیراعظم کے دس نکاتی ایجنڈے کی عمل آوری میں بھی وسیع تر کردار ادا کرے گی۔ یہ ایجنڈہ تباہ کاری کے خطرات کے تدارک کے تعلق سے نومبر 2016 میں ڈی آر آر پر ایشیائی وزارتی اجلاس (اے ایم سی ڈی آر آر) میں تیار کیا گیا تھا۔

اس ورکشاپ کا اہتمام نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے یونائیٹیڈ نیشن انٹرنیشنل چلڈرنز ایمرجنسی فنڈ (یواین آرسی ای ایف)، یونائیٹڈ نیشن ڈیولپمنٹ پروگرام (یواین ڈی پی) اور یونائیٹیڈ نیشنز انٹرنیشنل اسٹریٹجی فار ڈزاسٹر ریڈکشن (یواین آئی ایس ڈی آر کے اشتراک سے کیا تھا۔ اس ورکشاپ کے دوران آفات ناگہانی کی تباہ کاریوں پر اجتماعی پریذینٹیشن اور مباحثوں کا اہتمام کیا گیا، جو اس ڈاٹابیس اور جمع کئے جانے والے اعداد وشمار، کے اندراج کے پلیٹ فارم کی اندازہ کاری انتظام اور تجزیہ کاری میں شامل ہوگا۔ اس ورکشاپ میں ہونے والے مباحثوں سے ڈاٹابیس کے قیام پر نظر رکھنے کے لئے رہنما گروپوں کے کام کاج اور متعلقہ کام کاج کے لئے عملے کی تربیت اور اہلیت سازی اور ڈاٹابیس کی دیکھ بھال، تازہ کاری اور اسکے استعمال سے متعلق امور طے کرنے میں معاونت ہوگی۔ جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ اس دن بھر جاری رہنے والی ورکشاپ میں نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کے افسران، متعلقہ مرکزی وزارتوں اور محکموں کے نمائندوں نیز ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی متعلقہ ایجنسیوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں ایڈ منسٹریٹو ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (اے ٹی آئی)، ڈزاسٹر مینجمنٹ انسٹی ٹیوٹ اور مختلف یونیورسٹیوں کے نمائندوں نے بھی اس ایک روزہ ورکشاپ میں شرکت کی۔

ای پی ایف او پنشن یافتگان کے لئے آمنگ ایپ کا آغاز

☆ پنشن یافتگان کو متعدد ای ۔خدمات فراہم کرانے والی تنظیم ایمپلائز پراویڈنٹ فنڈ آرگنائزیشن (ای پی ایف او) نے ''امنگ'' (یوایم اے این جی) ایپ کے ذریعہ ایک نئی سروس شروع کی ہے۔ اس کے تحت اس ایپ پر، ''ویو پاس بک'' پر کلک کرتے ہی پنشن یافتہ کا پی پی او نمبر اوران کی تاریخ پیدائش طلب کی جانے گی۔ یہ دونوں اندراج کامیابی کے ساتھ مکمل کرنے کے بعد پنشن یافتہ کے رجسٹرڈ موبائل نمبر ایک ون ٹائم پاسورڈ (او ٹی پی) بھیجا جائے گا۔ یہ او ٹی پی بھرنے کے بعد پنشن یافتہ کی پاس بک کی، نام، ڈی او بی جیسی تفصیلات اسکرین پر دکھائی دینے لگیں گی، جس میں پچھلی بار پنشن بھیجے جانے کی تاریخ بھی شامل ہے۔ علاوہ ازیں مالی سال وار مکمل پاس بک کی تفصیلات بھی دستیاب ہوں گی۔ یوایم اے این جی کے ذریعہ دستیاب کرائی جانے والی ای پی ایف او کی دیگر خدمات میں ایمپلائز سینٹرک سروسز (ویو ای پی ایف پاس بک) دعوے کی بنیاد اور دعوے کی نوعیت نیز ایمپلائیز سینٹرک سروسز (متعلقہ ادارے کے ذریعہ جمع کرانی جانے والی رقم کی تفصیل، آئی ڈی اور ٹی آر آر این) کی خدمات شامل ہیں۔ علاوہ ازیں عام زمرے کی خدمات میں سرچ اسٹیبلشمنٹ، سرچ ای پی ایف او آفس، اپنے دعوے کی نوعیت اور آپ کی کھاتے کی تفصیل ایس ایم ایس پر فراہم کرائی جائے گی۔ علاوہ ازیں مسڈ کال کے جواب میں بھی کھاتے کی تفصیل پیش کی جائے گی۔ مزید برآں جیون پرمان یعنی زندگی کے ثبوت کے تصدیق نامے کی تازہ کاری کی خدمات اور آدھار سے متعلق ای کے وائی سی خدمات بھی اس اسکیم کے تحت فراہم کرائی جائیں گی۔

دہلی میں نارتھ ایسٹرن کلچرل اینڈ انفارمیشن سینٹر جلد قائم کیا جائے گا: ڈاکٹر جیتندر سنگھ

☆ شمال مشرقی خطے کی ترقی کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج)، وزیراعظم کے دفتر میں وزیر مملکت، عملے، عوامی شکایات، پنشن، ایٹمی توانائی اور خلا کے وزیر مملکت ڈاکٹر جیتندر سنگھ نے کہا کہ دہلی میں نارتھ ایسٹرن

کلچرل اینڈ انفارمیشن سینٹر جلد قائم کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بات مرکز کی جانب سے منظور کی گئی نارتھ ایسٹ کونسل کے لئے اسکیموں کے نفاذ کے لئے روڈ میپ کی ایک جائزہ میٹنگ کی صدارت کرنے کے بعد کہی۔ شمال مشرقی خطے کی ترقی کی وزارت کے سکریٹری نوین ورما، شمال مشرقی کونسل کے سکریٹری رام موئیوا اور وزارت کے سینئر افسران بھی موجود تھے۔ میٹنگ میں شمال مشرق میں جاری مختلف پروجیکٹوں کی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ چونکہ شمال مشرقی خطے کو مرکزی حکومت ترجیح دے رہی ہے، لہٰذا ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ یہ شمال مشرقی ہندوستان کے عوام کے لئے ایک نیا تحفہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مرکز دہلی میں شمال مشرقی خطے کے ایک ثقافتی کنونشن اور معلوماتی مرکز کے طور پر کام کرے گا۔ جناب جتیندر سنگھ نے کہا کہ نارتھ ایسٹرن کلچرل اینڈ انفارمیشن سنٹر کی تعمیر کے مقصد کے لئے نارتھ ایسٹرن کونسل کے تحت نئی دہلی کے دوارکا سیکٹر-13 میں ایک اعشاریہ تین دو ایکٹر زمین پر سینٹر تعمیر کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سینٹر دہلی میں نارتھ ایسٹرن خطے کے معلوماتی مرکز اور ثقافت کے علاوہ ایک کنونشن کے طور پر کام کرے گا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ اس میں نارتھ ایسٹرن خطے سے متعلق میٹریل کے ساتھ لائبریری اور ریڈنگ روم ہوگا۔ ایک آرٹ گیلری بھی ہوگی جس میں شمال مشرق کو دکھایا جائے گا۔ مرکز میں نمائشی ہال، ریسرچ سینٹر اور فروخت کے آؤٹ لٹ کے ساتھ ساتھ گیسٹ ہاؤسز بھی ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ پروجیکٹ کے لئے فی الحال آرکیٹکچر، ڈیزائن اور پلاننگ جاری ہے۔ توقع ہے کہ یہ پروجیکٹ 50 سے 55 کروڑ روپے کی لاگت سے جلد مکمل کرلیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ سینٹر ملک میں اپنے قسم کا پہلا سینٹر ہوگا اور یہ جدید شکل کا ہوگا۔ مختلف تعلیمی اداروں میں پڑھ رہے شمال مشرقی خطے کے طلباء کی ایک بڑی تعداد کو دیکھتے ہوئے شمال مشرقی خطے کے طلباء کے لئے ہاسٹل بھی تعمیر کئے جارہے ہیں۔ یہ ہاسٹل جواہر لال نہرو یونیورسٹی میں قائم کئے جارہے ہیں اور بینگلورو یونیورسٹی میں شمال مشرقی خطے کی طالبات کے لئے خصوصی طور پر ایک ہاسٹل قائم کیا جارہا ہے۔

نوودیہ ودیالوں کے طلباء کی شاندار کارکردگی

☆انسانی وسائل کے فروغ کی مرکزی وزارت کے تحت نوودیہ ودیالیہ سمیتی کی نگرانی میں چلائے جارہے جواہر نوودیہ ودیالوں کے طلباء نے جوائنٹ انٹرنس ایگزامنیشن مین 2018 میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کا اہتمام سنٹر بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن نے کیا تھا۔ جوائنٹ انٹرنس ایگزامنیشن سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضی میں آئی آئی ٹی این آئی ٹیز جیسے اہم اداروں کے لئے داخلے کے واسطے کرائے جاتے ہیں۔ ایک ٹوئٹ میں انسانی وسائل کے فروغ کے وزیر نے کہا کہ اس سال نوودیہ ودیالیہ کے 4360 دیہی طلباء نے جوائنٹ انٹرنس ایگزامنیشن (جے ای ای) کے لئے کوالیفائی کیا ہے جبکہ پچھلے سال 3653 طلباء نے جے ای ای کے کوالیفائی کیا تھا۔ اس طرح اس میں 22 فیصد کا زبردست اضافہ درج کیا گیا ہے۔ اس سے اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ حکومت معیاری تعلیم پر توجہ دے رہی ہے۔ اس سال نوودیہ ودیالوں کے 11653 طلباء جے ای مین میں بیٹھے تھے اور 22 مئی 2018 کو کرائے گئے ایڈوانس امتحان میں بیٹھنے والے ایسے طلباء کی تعداد 4360 تھی جنھوں نے امتحان کوالیفائی کیا۔ اس طرح کامیابی کی شرح 37 فیصد پہنچ گئی ہے، جو کسی بھی اسکول کے گروپ سے کہیں زیادہ ہے۔ پچھلے سال 9757 جے این وی طلباء جے ای مین امتحان میں بیٹھے تھے اور 3563 طلباء نے جے ای ای ایڈوانس امتحان کے لئے کوالیفائی کیا تھا۔ ایڈوانس امتحان کے لئے کوالیفائی کرنے والے 4360 طلباء میں سے 444 طلباء کو این وی ایس فارغ التحصیل طلبا کا نیٹ ورک اور این جی اوز کی مدد سے خصوصی کوچنگ کے ساتھ تربیت دی گئی۔ این وی ایس کے فارغ التحصیل طلباء کو جوڑنے کے لئے ایک انجمن بھی قائم کی گئی ہے جس کے لئے فارغ التحصیل طلباء کو اس بات کے لئے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ این وی ایس کے طلباء کی مدد کریں اور انہیں تعاون دیں۔

اس طرح اس اہم کامیابی کے ساتھ طلباء نے آئی آئی ایس سی، آئی آئی ٹیز، این آئی ٹیز اور دیگر اہم اداروں میں داخلہ حاصل کرنے میں اپنا پہلا قدم عبور کرلیا ہے۔ نوودیہ ودیالیہ 1986 میں شروع کئے گئے تھے، ان کا مقصد دیہی علاقوں کے ذہین بچوں کو جدید معیاری تعلیم فراہم کرنا تھا اور ان ودیالوں نے کئی برس تک بہترین نتائج پیش کئے۔ این وی ایس نے اسے تنظیم کے لئے ایک فخریہ لمحہ بتایا ہے اور نوودیہ ودیالوں کے تمام طلباء کو مبارکباد دی ہے۔ تمل ناڈو کے علاوہ ملک بھر میں 625 جے این ویز کام کررہے ہیں۔ تعلیم اور رہنے سہنے کے تمام اخراجات حکومت برداشت کرتی ہے۔ جے ای مین میں کوالی فائڈ امیدواروں کی تعداد کو دیکھتے ہوئے نوودیہ ودیالوں کے طلباء کی کارکردگی کہیں زیادہ بہتر ہے۔

ہمیں اس بات پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کس طرح زیادہ خوشی اور زندگی کے معیار کو زیادہ بہتر بنا سکتی ہے: نائب صدر جمہوریہ

☆نائب صدر جمہوریہ ہند ایم وینکیا نائیڈو نے کہا ہے کہ مجموعی قومی آمدنی کے ساتھ ساتھ ہمیں اس بات پر بھی توجہ مرکوز کرنی چاہئے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کس طرح خوشیوں میں اضافہ کرسکتی ہیں اور معیار زندگی کو بہتر بنا سکتی ہیں اور سماج میں ہم آہنگی پیدا کرسکتی ہیں۔ وہ کیرالہ کے کوچی میں آدی شنکرا انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میں آدی شنکرا ینگ سائنٹسٹ ایوارڈ 2018 عطا کرنے کے بعد اجتماع سے خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر کیرالہ کے گورنر جسٹس ریٹائرڈ پی ستھاسیوم اور دیگر اہم شخصیات بھی موجود تھیں۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ آدی شنکرا ینگ سائنٹسٹ ایوارڈ 2018 ہمارے نوجوان بھارت میں تحقیق اور اختراع کی جستجو اور اختراعی اقدامات کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ہمیں اس بات کی امید دلاتے ہیں کہ ہندوستان ملکوں کی انجمن میں اپنا درست مقام حاصل کرسکتا ہے۔ ہمارے ملک میں انسانی علم کا فروغ تحقیق کی جستجو اور جذبے، سوال کرنے کی صلاحیت اور

تحقیق کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ سچائی پر پہنچنے کی صلاحیت کی وجہ سے ہوا ہے۔

نائب صدر جمہوریہ نے بہترین کارکردگی کے حصول کے لئے تین معیار کا ذکر کیا۔ پہلا ہر ایک شخص، ادارے اور علم کے وسیلے سے، جہاں تک بھی رسائی حاصل ہو سکے، کچھ سیکھنے کی خواہش، دوسرا تحقیق کرنے، تجزیہ کرنے اور کلیہ قائم کرنے کی صلاحیت، تیسرا ایک بالکل جدا طریقے سے حل نکالنا جس سے درپیش مسائل کو حل کیا جا سکے۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ آدی شنکر نہ صرف ایک عظیم فلاسفر تھے، بلکہ ایک غیر معمولی کوی بھی تھے۔ انھوں نے ''ادویتا'' فلسفے کو فروغ دیا، جس کے تحت انسان علم کے ذریعے نروان حاصل کر سکتا ہے اور آخر کار اس کا مقصد ست-چت-آنند کو حاصل کرنا ہے، جو ایک ایسی حالت ہے جو سچائی اور اعلیٰ بصیرت سے ہی ابھر کر سامنے آ سکتی ہے۔

نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ علم سے ہمیں ذہانت حاصل ہونی چاہئے اور ہمیں اپنے علم کو اپنی زندگی بہتر بنانے کے لئے استعمال کرنے کی ذہانت بھی ہونی چاہئے۔ انھوں نے مزید کہا کہ آخر کار ہم سب کو آنند کی ہی تلاش ہے اور جب ہم مجموعی قومی خوشی کا ذکر کرتے ہیں تو اس کا مقصد آنند حاصل کرنا ہی ہوتا ہے۔ ہمیں ہندوستان کی بہترین روایات سے تحریک حاصل کرنی چاہئے اور ان پر پڑی بے جان پرت کو ہٹا کر ملک میں نئی جان ڈالنی چاہئے۔

نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہمیں الگ تھلگ نہیں رہنا چاہئے، بلکہ قبول کرنے والا ہونا چاہئے اور ہمیں نہ صرف ان نظریات پر فخر کرنا چاہئے جو ہیں ورثے میں ملی ہیں، بلکہ دوسروں کی ذہانت پر مبنی نصیحت کو بھی سننا چاہئے۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہمیں پیچیدگی کو ترک کرنا چاہئے، ہمیں اوسط درجے کی ذہانت پر اکتفا نہیں کرنا چاہئے، ہمیں اپنی نظر اونچی رکھنی چاہئے اور نیا ہندوستان ہم سب کے لئے تابناک ہونا چاہئے۔ ہم یہ سب کر سکتے ہیں اور یہ کرنا چاہئے۔ نائب صدر جمہوریہ نے ایوارڈ پانے والوں کو مبارکباد دی اور کہا کہ اس طرح کے ایوارڈ ہمارے تعلیمی نظام کا ایک حصہ ہیں، جس میں ہمارے ملک میں موجود لاکھوں کلاس روم میں سائنس کے جذبے کو فروغ دیا جاتا ہے اور تخلیق کی صلاحیتوں کی نشو ونما کی جا رہا ہے اور جہاں ہمارے ملک کا مستقبل پنہاں ہے۔

سی بی ڈی ٹی نے ہندوستان اور کویت کے درمیان دوہرے ٹیکس سے بچنے کے سمجھوتے میں ترمیم کرتے ہوئے پروٹوکول نوٹیفائی کیا

☆ہندوستان اور کویت کے درمیان موجودہ دوہرے ٹیکس سے بچنے کا ایک معاہدہ اور اس میں ترمیم کے ایک پروٹوکول پر 15 جون 2006 کو دستخط کئے گئے تھے جس کا مقصد یہ تھا کہ ٹیکس کی چوری روکی جا سکے اور دوہرے ٹیکس سے بچا جا سکے۔ یہ وہ ٹیکس تھے جو آمدنی سے متعلق تھے۔ اس سلسلے میں دوہرے ٹیکس سے بچنے کے لئے 15 جنوری 2017 کو ایک معاہدے پر دستخط کئے گئے۔ مذکورہ پروٹوکول 26 مارچ 2018 کو نافذ العمل ہو گیا ہے اور اسے 4 مئی 2018 کو سرکاری گزٹ میں مشتہر کر دیا گیا ہے۔ یہ پروٹوکول بین الاقوامی معیارات کے مطابق معلومات کے تبادلے کے لئے دوہرے ٹیکس سے بچنے کے سمجھوتے میں شقوں کی تجدید کرتا ہے۔ مزید یہ کہ اس پروٹوکول میں معلومات کے تبادلے کی گنجائش ہے جو دیگر قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں کے ساتھ ٹیکس مقاصد کے لئے کویت سے موصول ہوئی ہیں۔ یہ ایجنسیاں کویت اور دیگر مقامات پر مجاز اتھارٹی سمجھی جاتی ہیں۔

ہمیں ہندوستانی کلاسیکی فنون کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے: نائب صدر جمہوریہ

☆نائب صدر جمہوریہ ہند ایم وینکیا نائیڈو نے کہا ہے کہ ہمیں ہندوستانی کلاسیکی فنون لطیفہ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ وہ کیرالہ کے گرووایور میں قدیم ڈرامائی رقص ''اشٹاپدیتّم'' کے احیاء کی ایک تقریب کا افتتاح کرنے کے بعد اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ رقص کی یہ قسم، جو گیتا گووندم کے نام سے جانی جاتی ہے، بارہویں صدی کے کوی جے دیو کے ذریعے لکھا گیا تھا۔ اس موقع پر کیرالہ کے گورنر جسٹس (ریٹائرڈ) پی ستاسیوم اور دیگر اہم شخصیات بھی موجود تھیں۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ اگرچہ ملک میں مثالی فنون لطیفہ کی وراثت کو برقرار رکھا گیا ہے اور ان کی نشو ونما کی گئی ہے، لیکن بدقسمتی سے بھارت کی کلاسیکی فنون کی کچھ قسمیں نظر انداز رہی ہیں اور آہستہ آہستہ معدوم ہو رہی ہیں۔ ہمیں اب ایسی صورت حال کو جاری رہنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے، کیونکہ ہماری ثقافتی جڑیں ہی ہمیں برقرار رکھتی ہیں، ہماری زندگی کو زیادہ مالا مال رکھتی ہیں اور ہمارے سماج کو زیادہ مہذب اور انسانیت پر مبنی بناتی ہیں۔

نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ اشٹاپدیتّم کا احیاء ایک گڑے ہوئے خزانے کو نکالنے جیسا ہے اور ایک ایسے درخت کو پانی دینا ہے جو تیزی سے اپنی جڑیں کھو رہا ہے۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ ڈرامے پر مبنی رقص کی یہ قسم اپنی تمام تر عظمت کے ساتھ بحال ہوگی، جس طرح جے دیو اسے بنانا چاہتے تھے اور اس میں رقص کے لباس، موسیقی اور مدراؤں کے ساتھ اسی طرح انصاف کیا جائے گا جس طرح یہ اصل شکل میں کیا جاتا تھا۔ گیتا گووندم کو ادب کا ایک شاہکار قرار دیتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ نے میٹرومین مسٹر ای شری دھرن کی سربراہی والے سری گرووایورپّن دھرم کلاسموچایم ٹرسٹ کو مبارکباد دی۔

نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہم فنون لطیفہ کی قدیم اشکال کا احیاء اور فروغ کا کام جاری رکھیں گے، تاکہ ہم اپنی زندگی کے معیار کو مالا مال کر سکیں اور اپنے ملک کے لازوال بھائی چارے اور آفاقی ویژن کو دنیا کے ساتھ ساجھا کر کے دنیا کے عوام کی زندگی کو بھی مالا مال کر سکیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ گیتا گووندم کی غیر معمولی وسیع اپیل شری کرشن اور رادھا کے لئے ان کی محبت کی کہانی سے لی گئی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ شری کرشنا کا قصہ ہندوستانیوں کے دلوں میں گہرائی سے پیوست ہے اور اس کی نغمگی اتنی خوبصورت ہے جو موسیقاروں اور رقاصوں کے دلوں کو چھو لیتی ہے۔

نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ فلسفہ، روحانیت، فنون لطیفہ اور ادب ایک ہی جستجو کا حصہ ہیں۔

قبائلی امور کی وزارت ملک بھر کے قبائلی ضلعوں میں وَن دھن وِکاس کیندروں کو وسعت دے گی

☆14 اپریل، 2018ء کو وزیر اعظم جناب

نریندر مودی کے ذریعے بیجا پور میں وَن دھن وِکاس یوجنا شروع کرنے بعد اور اُن کی جَن دھن ، وَن دھن اور گووردھن اسکیموں کو اکٹھا کرنے کی اپیل پر قبائلی امور کی وزارت ،حکومتِ ہند نے ملک بھر کے قبائلی ضلعوں میں وَن دھن وِکاس کیندروں کو وسعت دینے کی تجویز رکھی ہے۔ قبائلی امور کی وزارت کی سکریٹری محترمہ لینا نائر کی سربراہی میں ایک میٹنگ حال ہی میں منعقد ہوئی تھی ، جس میں اس انتظام کے طور طریقے طے کئے گئے تھے۔

منصوبے کے مطابق ٹی آر ایف ای ڈی، ایم ایف پی پر مبنی کثیر مقصدی وَن دھن وِکاس کیندروں کے قیام کی راہ ہموار کرے گا۔ یہ 10 سیلف ہیلپ گروپ کا مرکز ہو گا، جس میں قبائلی علاقوں میں ایم ایف پی جمع کرنے والی 30 قبائل فرقے شامل ہوں گے۔ اس پہل کا مقصد بنیادی سطح پر ایم ایف پی میں قیمت میں اضافہ کرکے بنیادی سطح پر قومی دھارے میں لانا ہے۔ اس پہل کے ذریعے غیر ٹمبر جنگلاتی پیداوار کی ویلیو چین میں قبائلیوں کا حصہ 20 فی صد سے بڑھ کر توقع ہے کہ 60 فی صد ہو جائے گا۔ تقریباً 3000 وَن دھن کیندر ملک کے جنگلاتی قبائلی ضلعوں میں 2 سال میں قائم کئے جانے کی تجویز ہے۔ اس کے آغاز سے یہ پہل ، اُن 29 ضلعوں میں ترجیحی بنیاد پر شروع کئے جانے کی تجویز ہے، جہاں 50 فی صد سے زیادہ قبائلی آبادی ہے اور اس کے بعد ہندوستان میں دیگر قبائلی ضلعوں کو بتدریج وسعت دی جائے گی۔ یہ اسکیم مرکزی سطح پر نوڈل ڈپارٹمنٹ کے طور پر قبائلی امور کی وزارت کے ذریعے نافذ کی جائے گی اور قومی سطح پر ٹی آر آئی ایف ڈی نوڈل ایجنسی کے طور پر نافذ کی جائے گی۔ ریاستی سطح پر ایم ایف پی کے ذریعے اسٹیٹ نوڈل ایجنسی اور ضلع کلکٹرس کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ بنیادی سطح پر اسکیم کے نفاذ میں کلیدی رول ادا کریں۔ مقامی طور سے کیندروں کا ایک مینجنگ کمیٹی کے ذریعے انتظام کیا جائے گا۔ یہ کمیٹی جھگی بستیوں میں وَن دھن ایس ایچ جی کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔ اس پہل کا مقصد، قبائلی دست کاروں اور گیدرر کی ایم ایف پی مرکزی روزی روٹی کو فروغ دینا ہے۔ ایم ایف پی غیر ٹمبر فوریسٹ پیداوار آمدنی کا بنیادی ذریعہ ہے اور ملک میں تقریباً 5 کروڑ قبائلی لوگوں کی روزی روٹی کا ذریعہ ہے۔ سب سے قابل غور بات یہ ہے کہ ہندوستان میں بیشتر قبائلی ضلعے ایسے ہیں ، جو جنگلات سے گھرے ہوئے ہیں۔ قبائلیوں کے پاس زبردست روایتی ہنر ہے ، جس میں غیر ٹمبر والے جنگلاتی علاقوں میں جنگل کے وسائل جمع کرنا ہے۔ ماضی میں ،حکومتِ ہند نے پنچایتوں کے قانون 1996 اور درج فہرست قبائل اور دیگر روایتی جنگلوں میں رہنے والے لوگوں کے قانون ، 2006 کی شقوں کی ذریعے ، اس سیکٹر میں کچھ اصلاحات کی ہیں ، جس میں اُن کے علاقے میں قبائلی گرام سبھاؤں کو ملکیت کے حقوق دیئے گئے ہیں۔ 2014 میں ایم ایف پی کے لئے ایم ایس پی کی اسکیم شروع کی گئی تھی، جس میں مخصوص ایم ایف پی کے لئے ایم ایف پی گیدرر کو کم سے کم امدادی قیمت فراہم کی گئی ہے۔ حالانکہ اقدامات صحیح سمت میں ہیں۔ البتہ ایم ایف پی سے جڑی بیشتر تجارت نوعیت کے اعتبار سے غیر منظّم ہے۔

وزیراعظم نے 14 اپریل، 2018 کو چھتیس گڑھ کے بیجاپور ضلع میں پائلٹ پروجیکٹ کا آغاز کرتے ہوئے کہا تھا کہ وَن دھن ، جن دھن اور گووردھن مستقبل میں دیہی اور قبائلی معیشت کو بدلنے کے لئے بنیاد بنے گا۔ وزیراعظم کے ویژن کے پیش نظر ٹھوس اقدامات کئے جا رہے ہیں تاکہ اُن کے نتائج حاصل کئے جاسکیں۔

مزید 100 وَن اسٹاک سینٹر کو منظوری

☆ خواتین واطفال بہبود کی وزارت کے پروگرام اپروول بورڈ (پی اے بی) کی منعقدہ میٹنگ میں ہریانہ، ہماچل پردیش ، مدھیہ پردیش ، مہاراشٹر ، میزورم ، ناگا لینڈ، اڈیشہ، تمل ناڈو اور اتر پردیش میں مزید 100 وَن اسٹاپ سینٹر (او ایس سی) کے قیام کو منظوری دی گئی۔ خواتین و اطفال بہبود کی وزارت نے اپریل ، 2015 سے اب تک ، تشدد سے متاثرہ خواتین کے لئے وَن اسٹاپ سینٹرس (او ایس سی) اسکیم کے تحت 182 سینٹروں کو منظوری دی ہے۔ 33 ریاستوں/ مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں اب تک ان مراکز پر تشدد کی شکار 1.3 لاکھ سے زیادہ خواتین کو مدد بہم پہنچائی گئی ہے۔

او ایس سی کا مقصد تشدد کی شکار خواتین کو مربوط خدمات بہم پہنچانا ہے، جن میں پولیس مدد، طبی مدد، نفسیاتی ۔ سماجی کاؤنسلنگ ، قانونی مدد/ کاؤنسلنگ ، 5 دنوں تک عارضی قیام وغیرہ شامل ہیں تاکہ متاثرہ خاتون ایک ہی چھت کے نیچے، ان خدمات سے استفادہ کر سکیں۔ یہ وَن اسٹاپ سینٹر ایک معیاری فارمیٹ میں پہلے سے موجود عمارتوں یا نو تعمیر شدہ عمارتوں میں قائم کئے گئے ہیں۔ رائے پور، چھتیس گڑھ میں قائم کیا گیا او ایس سی، جو کہ ایک شاندار عمارت میں چل رہا ہے، کو بین الاقوامی یومِ خواتین کے موقع پر 8 مارچ، 2018ء کو راشٹر پتی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ 21 اپریل، 2018 کو ہوئے کابینہ کے فیصلے کے مطابق آنے والے برسوں میں ہر ضلع میں کم از کم ایک او ایس سی قائم کیا جائے گا اور ہر او ایس سی کو مضبوط کرنے کے لئے الگ سے 50000 روپئے دیئے جائیں گے تاکہ فوری طور پر فرسٹ ایڈ کی سہولت فراہم کی جا سکے۔ اسی طرح سے اپریل، 2015ء میں وزارت کے ذریعے شروع کیا گیا خواتین ہیلپ لائن نمبر (181) اب 30 ریاستوں/ مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں کام کر رہا ہے۔ سبھی او ایس سی کو اس خواتین ہیلپ لائن نمبر سے جوڑا گیا ہے۔ ان ہیلپ لائن کے ذریعے اب تک 16.5 لاکھ خواتین کی مدد کی گئی ہے۔

ہندوستان میں مصنوعی ذہانت پر مبنی ماحولیاتی نظام کے فروغ میں مدد کے لئے نیتی آیوگ اور گوگل کے ایک مفاہمت نامے پر دستخط

☆ ہندوستان میں ناپختہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) اور مشینوں کے علم (ایم ایل) کے ذریعہ ماحولیاتی نظام کو بڑھاوا دینے کے مقصد سے نیتی آیوگ اور گوگل نے پورے ملک میں ماحولیاتی نظام کو فروغ دینے کے لئے متعدد اقدامات کرنے کے سلسلے میں مل جل کر کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں نیتی آیوگ کی مشیر محترمہ انّا رائے اور ہندوستان اور جنوب مشرقی ایشیا کے گوگل کے نائب صدر جناب راجن آنندن نے ایک مفاہمت نامے پر دستخط کئے ہیں۔ یہ دستخط نیتی آیوگ کے سی ای او جناب امیتابھ کانت کی موجودگی میں کئے

گئے۔ نیتی آیوگ کے ذمے یہ کام سونپا گیا ہے کہ وہ جدید ٹیکنالوجیوں مثلاً اے آئی میں تحقیق و ترقی کے لئے قومی پروگرام منعقد کرے۔ اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے نیتی آیوگ نیشنل ڈاٹا اور تجزیاتی پورٹل کے ساتھ ساتھ اے آئی کے بارے میں ہندوستان کی قومی حکمت عملی کو فروغ دے رہی ہے تاکہ مصنوعی ذہانت کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جاسکے۔ اس شراکت داری کی اہمیت کا اجاگر کرتے ہوئے جناب امیتابھ کانت نے کہا کہ ''مصنوعی ذہانت، کاروبار کے اس طریقہ کار میں یقیناً تبدیلی پیدا کرے گی جو اب تک اپنا جاتا رہا ہے اور ہندوستان، خاص طور پر سماجی اور شمولیت والی ترقی کے لئے مصنوعی ذہانت کو استعمال کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ ہندوستان، صحت کی دیکھ بھال کی اپنی صلاحیت کو بڑھانے، تعلیم کے نتائج کو بہتر بنانے، اپنے شہریوں کے لئے حکمرانی کے اختراعی نظام کو فروغ دینے اور قوم کی مجموعی اقتصادی صلاحیت میں بہتری کے لئے مصنوعی ذہانت اور مشینوں کے علم جیسی جدید ٹکنالوجیوں کو اپنا رہا ہے۔ گوگل کے ساتھ نیتی آیوگ کی شراکت داری سے زبردست تربیتی اقدامات شروع ہوں گے اسٹار اپ پروگراموں میں مدد ملے گی اور پی ایچ ڈی وظائف کے ذریعہ اس کام کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ ان تمام اقدامات کے ذریعہ ٹیکنالوجی کے ذریعہ نئے ہندوستان کو بااختیار بنانے کے کام میں مدد ملے گی۔

اس پروگرام کے تحت گوگل، مصنوعی ذہانت کے شروعاتی پروگراموں کی رفتار کو تیز کرے گا اور تربیت کا کام انجام دے گا۔ ان اسٹار اپ پروگراموں کی نگرانی تربیت گوگل اور اس کے ملحقہ اداروں کے ذریعہ کی جائے گی۔ ماحولیاتی نظام کی تحقیق میں مدد دینے کے لئے جو اقدامات کئے جائیں گے، ان میں ہندوستان کے تحقیق کاروں، اسکالروں اور یونیورسٹی کے ٹیچروں کی مالی امداد کرنا شامل ہوگا تاکہ وہ مصنوعی ذہانت پر مبنی تحقیق کے کام کو آگے بڑھا سکیں۔ اس کے علاوہ گوگل مصنوعی ذہانت کے بارے میں طلبا، گریجویٹ اور انجینئروں کو آن لائن تربیتی کورس بھی فراہم کرے گا اور اس کا اہتمام ہندوستان بھر کے مختلف شہروں میں اسٹڈی گروپوں کے ذریعہ کیا جائے گا۔ نیتی آیوگ اور گوگل مصنوعی ذہانت اور مشینوں کی تعلیم کے بارے میں ایک ہیکاتھون کا انعقاد کرے گا جس میں زراعت، تعلیم صحت کی دیکھ بھال، مالی شمولیت، ٹرانسپوٹیشن اور رابطہ کاری وغیرہ میں اہم چیلنجوں کو حل کرنے پر توجہ دی جائے گی۔ اس ہیکاتھون کے ذریعہ کیگل کو استعمال کیا جاسکے گا۔ یہ ایک عالمی پلیٹ فارم ہے جس کے ذریعہ اس معاملے میں بین الاقوامی طور پر لوگوں کی شرکت کو آسان بنایا جاسکے گا۔

دہلی کو ایک مثالی قابل رسائی شہر بنانے کے بارے میں، متعلقہ اداروں کی پہلی میٹنگ کا انعقاد

☆ سماجی انصاف اور تفویض اختیارات کی وزارت کے تحت معذور افراد کو بااختیار بنانے سے متعلق محکمے (ڈی ای پی ڈبلیو ڈی) نے معذوری سے دوچار افراد (پی ڈبلیو ڈی ایس) کے حقوق کی علمبرداری کا اور اس بات کو یقینی بنانے کا عہد کررکھا ہے کہ ملک میں قابل رسائی اور شمولیت والے اثاثے قائم کئے جائیں۔ یہاں دہلی کو پہلا قابل رسائی نمونے کا شہر بنانے سے متعلق اس کام سے وابستہ اداروں کو حساس بنانے کی پہلی میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے، ڈی ای پی ڈبلیو ڈی کی سکریٹری محترمہ شکنتلا ڈی گاملن نے کہا کہ محکمے نے اس معاملے سے وابستہ تمام افراد کے مابین تعاون پیدا کرنے، انہیں قانونی ضرورتوں کے بارے میں احساس دلانے کی شروعات کی ہے اور یہ محکمہ اس پورے عمل میں ایک نگراں کا کام ادا کرے گا۔

ڈی ای پی ڈبلیو ڈی کی سکریٹری نے کہا کہ ملک کی راجدھانی ہونے کے ناطے دہلی کو اس مہم کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ دہلی کو اس مقصد کے لئے منتخب کرنے کے پیچھے جواز یہ ہے کہ یہ دنیا کے بڑے شہروں میں زیادہ اہمیت اختیار کرتا جارہا ہے۔ بے مثال تیز رفتاری سے بڑھنے کی وجہ سے اس بات کی ضرورت ہے کہ یہ شہر اپنے شاندار ماضی اور حال کی جدید ترقیات کو ایک نامیاتی طریقے پر یکجا کرے جس کے لئے سماجی اقتصادیات، قدرتی اور انسانی کے پیدا کردہ ماحول کو بامقصد طریقے پر تبدیل کرے۔ ملک کے مختلف حصوں سے روزانہ آنے والے سیاحوں اور نمائندوں کی بڑی تعداد کی وجہ سے قومی راجدھانی کو روکاٹوں سے پاک ماحول اور شمولیت کی ایک واضح مثال ہونا چاہیے۔ جس سے اس مہم کو واضح طور پر محسوس کیا جاسکے اور راجدھانی ایک نمونے کے طور پر کام کرے جس کی تقلید اور بھی شہر کریں۔ زمین، بنیادی ڈھانچے، ٹرانسپورٹ، ماحولیات اور فضا، ہاؤسنگ سماجی کلچر اور دیگر ادارہ جاتی سہولتوں کے علاوہ دہلی کو قابل رسائی شہر بنانے کی ایک اہم وجہ منصوبہ بندی کا طریقہ کار اور حکمرانی نیز انتظام کے متعلقہ پہلو ہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس مہم سے وابستہ مختلف اداروں اور منصوبہ بندی میں شرکت کرنے والے اداروں کے مابین ایک مربوط اور پر تعاون حکمت عملی پر عمل کیا جائے جس میں صحت، تعلیم، بینک کاری، تفریح اور کھیل کود وغیرہ جیسی سرگرمیاں فراہم کرنا شامل ہو۔ دہلی میں اہم میدانوں، سرکاری ٹرانسپورٹ کے ڈھانچے، خدمات، تفریحی مقامات اور سیاحتی مراکز کی نشاندہی اور بنیادی ڈھانچے، میدانوں اور اہم انتظامی اداروں کی درجہ بندی کے ساتھ اس عمل کی شروعات ہوجائے گی۔

یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ معذوری، کسی انسان کی مجبوری اور اس کی روکاوٹوں سے نہیں بلکہ اس طریقہ کار کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو کوئی معاشرہ اختیار کرتا ہے۔ جسمانی، سماجی، ڈھانچہ جاتی اور رویوں کی روکاوٹوں کی وجہ سے معذوری رکھنے والے افراد (پی ڈبلیو ڈی ایس) سماجی کلچرل اور اقتصادی سرگرمیوں میں یکساں طور پر شرکت کرنے سے معذور رہتے ہیں۔ روکاوٹوں سے دور ماحولیاتی سہولتوں کے سبب یہ معذور افراد، تمام سرگرمیوں میں یکساں طور پر شرکت کرتے ہیں اور ایک باوقار زندگی گزارتے ہیں۔ ہندوستان نے 2007 کے معذوری رکھنے والے افراد کے حقوق کے بارے میں اقوام متحدہ کے کنونشن (یو این سی آر پی ڈی) کی توثیق کی تھی۔ اس کنونشن کے تحت ضروری تھا کہ ہندوستان اپنے قوانین، پالیسیوں، ضابطوں، نوٹی فکیشنس، پروگراموں اور اسکیموں میں کافی تبدیلیاں پیدا کرے۔ ہندوستان کے قانونی ضابطوں کو یو این سی آر پی ڈی کے پابند بنانے کا عمل اور 1995 کے معذور افراد سے متعلق قانون کی

جگہ نیا قانون بنانے کا عمل 2010 میں شروع ہوا تھا۔ اس کے نتیجے میں ایکسسیبل انڈیا کمپئن (اے آئی سی) کی شروعات 3 دسمبر 2015 کو ہوئی اور اس کے نتیجے میں (آر پی ڈبلیو ڈی) قانون 2016 عمل میں لایا گیا۔ 2016 کے اس قانون کے تحت لازمی ہے کہ تمام محکمے اور ادارے اس بات کو یقینی بنائیں کہ سماج میں پی ڈبلیو ڈی ایس کی جائے شمولیت کے لئے روکاوٹوں سے پاک ماحول پیدا کیا جائے اور انہیں اسی طرح کی خدمات فراہم کی جائیں۔ اس قانون میں کسی طرح کی تفریق نہ ہونے اور پی ڈبلیو ڈی ایس کی سماج کی ہر سرگرمی میں مکمل اور موثر شرکت کو یقینی بنانے کا عہد کیا گیا ہے۔

اس مہم سے وابستہ ادارے

1۔ دہلی حکومت اور وابستہ ایجنسیاں

اے۔ سماجی فلاح و بہبود کا محکمہ دہلی۔

بی۔ صحت کا ڈائریکٹوریٹ (اسپتال اور صحت مراکز)

سی۔ تعلیم کا ڈائریکٹوریٹ (اسکول)

ڈی۔ اعلی تعلیم کا ڈائریکٹوریٹ (اعلی تعلیمی ادارے)

ای۔ آرٹ، کلچر اور زبان سے متعلق محکمہ (تھیئٹر، ڈرامہ اسکول وغیرہ)

ایف۔ دہلی ٹرانسپورٹ کارپوریشن (بسیں اور ڈپو وغیرہ)

جی۔ دہلی میونسپل کارپوریشن

ایچ۔ نئی دہلی میونسپل کونسل

آئی۔ دہلی اربن شیلٹر امپروومنٹ بورڈ

جے۔ دہلی میٹرو ریل کارپوریشن

کے۔ محکمہ تعمیرات عامہ دہلی

ایل۔ محکمہ داخلہ (پولیس اسٹیشن اور عدلیہ)

ایم۔ سیاحت کا محکمہ

این۔ دہلی ٹرانسپورٹ انفرا اسٹرکچر ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹیڈ (بس اسٹاپ، بین ریاستی بس اڈے وغیرہ)

او۔ شہری ترقیات کا محکمہ

پی۔ دلی پولیس (پولیس اسٹیشن)

2۔ مرکزی حکومت

اے۔ ریزرو بینک آف انڈیا

بی۔ وزارت خزانہ (بینک اور اے ٹی ایمس)

سی۔ مکانات اور شہری امور کی وزارت

ڈی۔ وزارت داخلہ (پولیس اسٹیشن)

ای۔ وزارت ثقافت (اے ایس آئی)

ایف۔ وزارت سیاحت۔

جی۔ وزارت مواصلات (انڈیا پوسٹ)

ایچ۔ صحت اور خاندانی فلاح و بہبود کی وزارت

آئی۔ سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کی وزارت

کے۔ دہلی چھاؤنی

ایل۔ دہلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی

3۔ دیگر وابستگان

اے۔ معذوری رکھنے والے افراد سے متعلق چیف کمشنر نئی دہلی

بی۔ معذوری رکھنے والے افراد سے متعلق ریاستی کمشنر دہلی۔

متعدد آفات کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے مرکز کو جنوبی ریاستوں میں بنیادی ڈھانچے کی تعمیر میں مدد کرنے کی ضرورت ہے: نائب صدر جمہوریہ

☆ نائب صدر جمہوریہ ایم وینکیا نائیڈو نے کہا ہے کہ ملک کے جنوبی حصوں کو متعدد آفات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ مرکز آفات سے نمٹنے کی خاطر بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کیلئے ان ریاستوں کی مدد کرے۔ وہ آندھرا پردیش کے کونڈا پاؤلورو میں آفات کے بندوبست کے قومی ادارے (این آئی ڈی ایم) کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر داخلی امور کے وزیر مملکت کرن ری جیجو، آندھرا پردیش کے قانون و انصاف کے وزیر جناب کلو رویندرا اور دیگر اہم شخصیات موجود تھیں۔

نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ بھارت میں آفات کو برداشت کرنے والے بنیادی ڈھانچے اور سب سے زیادہ خطروں کا سامنا کرنے والی برادریوں کو زندگی فراہم کرنے والی خدمات کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قدرتی آفات کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے اور بھارت سب سے زیادہ متاثرہ خطہ ہے۔ ہم نے زبردست قدرتی آفات کا سامنا کیا ہے جن میں سیلاب سے لے کر زلزلے تک اور مٹی کے تودے گرنے سے لے کر سمندری طوفان تک شامل ہیں۔ ان میں 1999 کا زبردست سمندری طوفان، 2001 کا گجرات کا زلزلہ، 2004 میں جنوبی ہند میں سونامی، 2005 میں ممبئی میں سیلاب، اسی سال کشمیر میں زلزلہ، 2008 میں کوسی کا سیلاب، 2011 میں سکم کا زلزلہ، 2013 اور 2014 میں فائلن اور ہدہد نامی سمندری طوفان شامل ہیں۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ بھارت کا 59 فیصد زمینی علاقہ معتدل سے لے کر بہت زیادہ شدت کے زلزلے کے خطرے والا علاقہ ہے۔ 40 ملین ہیکٹر (زمین کا 12 فیصد) علاقہ سیلاب کے خطرے کا شکار ہے، 5700 کلومیٹر طویل ساحلی پٹی سمندری طوفان کے خطرے میں گھری ہے، دو فیصد زمین پر مٹی کے تودے گرنے کا خطرہ رہتا ہے اور ہندوستان بھی 68 فیصد کاشت کی زمین خشک سالی سے متاثر ہے۔

نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ آبی راستوں پر اندھا دھند تجاوزات، ناکافی پانی کی نکاسی کا نظام اور پانی کے نکاسی کے بنیادی ڈھانچے کے رکھ رکھاؤ کی وجہ سے شہروں اور قصبوں میں سیلاب کا آنا ایک نیا رجحان بن گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ آفات نہ صرف عوامی زندگی میں رخنہ ڈالتی ہیں بلکہ آفات سے متاثرہ علاقوں کو براہ راست متاثر کرتی ہیں اور پورے سماج اور ملک کی معیشت کو مفلوج کرتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک قدرتی آفت سے ملک کے جی این پی پر زبردست اثر پڑ سکتا ہے۔

نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ ایسے میں جبکہ آفات سے متاثرہ 90 فیصد آبادی ایشیا میں بستی ہے، یہ بہت اہم ہے کہ عوام آفات کے امکانی خطروں کے بارے میں جانکاری رکھتی ہو۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اپنی زندگی اور املاک کا تحفظ کرنے کے لئے مناسب علم اور صلاحیت سے لیس کیا جانا چاہئے۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ آفات کے بندوبست کا طریقہ کار کثیر ڈسپلن والا عمل ہے۔ جس میں وزارت داخلہ کو انتظامی وزارت کے طور پر تال میل پیدا کرنے کے لئے اہم رول دیا گیا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ اڈیشہ اور آندھرا پردیش میں حالیہ فائلن اور ہُدہُد نامی سمندری طوفان کے دوران پہلے سے وارننگ جاری کرنے اور تیاری کا کامیاب مظاہرہ کیا گیا۔ نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ بھارت آفات میں خطرات کو کم کرنے سے متعلق سینڈائی فریم ورک (30-2015) کے معاہدے میں ایک فریق ہے جو ہمیں خطرات سے بچنے کیلئے زیادہ عملی اور کارآمد دستاویز فراہم کرتا ہے۔ اس سے آفات کے خطرات کو کم کرنے اور غریبوں اور سب سے زیادہ خطرے میں رہنے والے لوگوں کے بچاؤ کی قوت میں تعاون ہوگا۔

وزیر کامرس نے کمپیوٹر سافٹ وئیر اور الیکٹرانکس کی برآمدات سے متعلق اسٹریٹیجک پیپر جاری کیا

☆ الیکٹرانکس اور کمپیوٹر سافٹ وئیر برآمدات کو فروغ دینے والی کونسل (ای ایس سی) نے 2022 تک امریکہ کو سافٹ وئیر کی برآمدات میں اضافہ کرکے 178 بلین امریکی ڈالر کرنے کے لیے ایک اسٹریٹیجی پیپر تیار کیا ہے۔ کامرس وصنعت اور شہری ہوابازی کے مرکزی وزیر سریش پربھاکر پربھو نے گذشتہ روز نئی دلی میں ایک اسٹریٹجی پیپر جاری کیا۔ وزیر موصوف نے ہندوستان کے کمپیوٹر سافٹ وئیر، آئی ٹی ای ایس اور الیکٹرانکس برآمدات کو فروغ دینے کے لیے ایک اسٹریٹجی تیار کرنے کی اس پہل کے لیے ای ایس سی کی کوششوں کی ستائش کی۔ مسٹر سریش پربھو نے مزید کہا کہ حکومت ہند روایتی بازاروں میں برآمدات کو فروغ دینے اور افریقہ، لاطینی امریکہ اور دولت مشترکہ کے آزاد ممالک میں برآمدات کے لیے صنعت کو تمام ممکنہ مدد فراہم کرائے گی۔ انھوں نے کہا کہ حکومت آئی سی ٹی برآمدات کو فروغ دینے کے لیے اور برآمدات پر فوکس کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ یونٹوں کو ترغیب دینے کے لیے موثر اقدامات کرنے کے کام کر رہی ہے۔

اسٹریٹجی پیپر میں پالیسی کی سطح کی کچھ تبدیلیوں کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے، جو کہ بہت اہمیت کی حامل ہیں، ان میں امریکہ کے ساتھ ویزا کے مسائل، یوروپی ممالک تک پروفیشنلز کی بہتر رسائی، امریکہ کے ساتھ مختلف معاہدوں کو یکجا کرکے ان پر جلد از جلد دستخط کرائے جائیں، آئی ٹی کے اہم مراکز میں انکیوبیشن مراکز اور زبان کی قابلیت کی سہولیات کا قیام شامل ہے۔

سافٹ وئیر اور آئی ٹی ایس کی برآمدات کے لیے کاروبار کا موجودہ ماڈل کام کی آؤٹ سورسنگ کے لیے ہی موذوں ہے۔ ہندوستان چونکہ زیادہ تر پروڈکٹ سالیوشن ہی فراہم کرات ہے اس لیے افریقہ اور مشرق وسطیٰ جیسے ابھرتے ہوئے بازاروں کے لیے ایک مختلف ماڈل کی ضرورت ہے۔ امریکہ اور یوروپ میں سافٹ وئیر اور آئی ٹی ای ایس کی برآمدات کے لیے بہت زیادہ امکانات موجود ہونے کے باوجود اختراع اور ٹیکنالوجی کی قیادت کی خامیوں کے باعث چھوٹی کمپنیاں اس معاملے میں کوئی نمایاں کارکردگی انجام نہیں دے رہی ہیں۔

اس پیپر میں پالیسی سے متعلق، بازار سے متعلق ایسی مخصوص باتیں اور تفصیلات پیش کی گئی ہیں، جن سے ہندوستانی سافٹ وئیر اور خدمات کی برآمدات کے شعبے کی کایا پلٹ ہوسکتی ہے۔ جو مخصوص تجاویز پیش کی گئی ہیں، ان میں سافٹ اور ہارڈ وئیر کی موذوں بلینڈنگ، برآمدات کے نئے بازار تیار کرنا، مالی ترغیبات اور مخصوص ممالک کو مخصوص سافٹ وئیر کی برآمدات کو فروغ دینے کے اقدامات شامل ہیں۔

بی ایس ایف دفاع کی پہلی دیوار ہے: راج ناتھ سنگھ

مرکزی وزیر داخلہ نے بی ایس ایف کی ایوارڈ عطا کرنے کی تقریب میں جوانوں کو انعامات پیش کئے

☆ مرکزی وزیر داخلہ جناب راج ناتھ سنگھ نے یہاں ایوارڈ عطا کرنے کی ایک تقریب میں بی ایس ایف کے عملے کو ان کی شجاعت اور امتیازی خدمات کے لئے پولیس میڈلز عطا کئے۔ شجاعت کے لیے 14 پولس تمغوں میں سے 4 ایوارڈ بعد از مرگ دیئے گئے۔ اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے جناب راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ملک کو سیکورٹی فورسز کے جوانوں پر فخر ہے جنہوں نے ملک کا دفاع کرتے ہوئے اپنی جانیں قربان کی ہیں۔ ڈیوٹی کے دوران بی ایس ایف کے جوانوں کے ذریعے دی گئی قربانیوں کی ستائش کرتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا کہ ملک کے لئے زندگی نچھاور کرنے سے بڑی کوئی اور قربانی نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے اقتدار اعلیٰ یکجہتی اور اتحاد ہم سب کے لئے سب سے اہم ہے اور اس پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا۔

جناب راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ذاتی خدداری کے مقابلے کسی کے لئے بھی قومی خدداری کہیں زیادہ اہم ہے۔ قومی خدداری پر اس وقت کوئی سمجھوتہ نہیں ہوسکتا، جب کوئی غیر ملکی طاقت ہماری سرحدوں پر امن میں خلل ڈالنے کی کوشش کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہندوستان ہے جو دنیا کو امن کا پیغام دیتا ہے اور ہم ہمیشہ اپنے پڑوسی ملکوں کے ساتھ امن برقرار رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں، لیکن ہمارے ایک پڑوسی ملک امن میں خلل ڈالنے کے لئے ہر طرح کی کوششیں کرتا ہے۔ جناب راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ہماری فورسز کی یہ کوشش رہتی ہے کہ پہلے فائر نہ کیا جائے، لیکن کسی بھی حملے کی صورت میں وہ یہ بھی جانتی ہے کہ اس فائر کا کس طرح جواب دیا جائے۔

جناب راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ وہ بی ایس ایف کو نہ صرف دفاع کی پہلی لائن کہیں گے، بلکہ وہ ہماری دفاع کی پہلی ہی لائن ہے۔ ہماری سرحدوں کی دفاع کرنے میں بی ایس ایف کے رول کو اجاگر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہماری سرحدوں کی حفاظت کرنا دراصل ہماری ہی ذمہ داری ہے، لیکن ذمہ داریوں کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ جناب سنگھ نے سرحدوں کے اس پار سے جعلی کرنسی نوٹوں اور اسمگلنگ کو ختم کرنے میں بی ایس ایف کے رول کے لئے بھی اس کی تعریف کی۔ مرکزی وزیر داخلہ نے کہا کہ حکومت مسلح افواج میں جنگ کے دوران ہلاکتوں کے طرز پر نیم فوجی دستوں کو بھی آپریشنل کیجوئلٹی سرٹیفکیٹس دینے پر غور کر رہی ہے، جس سے سی اے پی ایف کے ان جوانوں کے کنبوں کو بہت سے فائدے حاصل ہوجائیں گے، جو سرحد پر جھگڑوں یا دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کے دوران شہید ہوجاتے ہیں۔ جناب سنگھ نے بی ایس ایف کی سیوک ایکشن پروگرام کے لئے اس کی تعریف کی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سی اے پی ایف کے عملے کی شکایتوں کو دور کرنے کے لئے ایک ویب پورٹل کا بھی

آغاز کیا گیا ہے۔اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے بی ایس ایف کے ڈی جی جناب کے کے شرما نے کہا کہ بی ایس ایف کے جوان ملک کی سلامتی کے لئے عظیم قربانیاں پیش کررہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ بی ایس ایف اپنی سماجی ذمہ داریاں بھی پوری کررہا ہے۔اس تقریب کے موقع پر ایک دستاویزی فلم کی بھی نمائش کی گئی، جس کا عنوان تھا ''بی اونڈ دی کال آف ڈیوٹی'' اس میں بی ایس ایف کے جوانوں اور ان کے کنبوں کے لئے کئے گئے فلاحی کام کی بھی جھلک پیش کی گئی ہے۔اس موقع مرکزی وزیر داخلہ جناب راج ناتھ سنگھ نے چار کتابوں اور ایک ڈاک ٹکٹ کا بھی اجراء کیا۔اس موقع پر آئی بی کے ڈائریکٹر راجیو جین، بی ایس ایف کے سابق ڈی جی حضرات، بی ایس ایف اور وزارت داخلہ کے سنیئر افسران بھی موجود تھے۔

سماجی خدمت یکجہتی کو فروغ دیتی ہے اور لوگوں کے درمیان رشتوں کو مضبوط بنانے میں معاون ثابت ہوتی ہے: نائب صدر

☆ نائب صدر جمہوریہ ہند ایم وینکیا نائیڈو نے کہا ہے کہ سماجی خدمت یکجہتی کو فروغ دیتی ہے اور اس سے لوگوں کے درمیان رشتوں کو مضبوط بنانے میں مدد ملتی ہے۔نائب صدر نے آج یہاں انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف لائنس کلبس پر یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کرنے کے بعد اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔انہوں نے نوجوانوں میں صفائی اور ہنرمندی کے فروغ کو بڑھاوا دینے کی ضرورت پر زور دیا۔دنیا بھر میں غریبوں اور ضرورت مندوں کو مدد فراہم کرنے والے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف لائنس کلب کی ستائش کرتے ہوئے نائب صدر نے کہا کہ انسانیت، فیاضی، سماجی خدمت، ساتھی انسانوں اور تمام زندہ مخلوقات کے تئیں ہمدردی کے اقدار آج کسی بھی دور کے مقابلہ میں زیادہ موزوں اور متعلق ہیں۔نائب صدر نے کہا کہ ہر ایک شخص کو سماج اور جس کمیونٹی میں وہ رہ رہا ہے، اس کی ضروریات کے تئیں حساس ہونا چاہئے اور اسے دست تعاون دراز کرنا چاہئے۔انہوں نے کہا کہ پریشان حال لوگوں کی مدد کرکے جتنی زیادہ خوشی ہوتی ہے اور جس قدر اطمینان ہوتا ہے، کسی اور کام کے کرنے سے وہ خوشی اور اطمینان نہیں ہوتا۔نائب صدر نے اس موقع پر تنظیموں سے اپیل کی کہ وہ غربت، ناخواندگی اور دیگر سماجی برائیوں مثلاً جہیز کا نظام، صنفی امتیاز اور خواتین اور کمزور ترین طبقات کے خلاف مظالم وغیرہ کے خاتمہ میں حکومتوں کی کوششوں میں مدد کریں۔انہوں نے مزید کہا کہ کسی کام کے کرنے سے اتنی زیادہ خوشی اور اطمینان نہیں ہوتا ہے جتنا کہ خوشی اور اطمینان پریشان حال لوگوں کی مدد کرکے ہوتا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں غریبوں کی قسمت بہتر بنانے کے لئے خدا کا وسیلہ بن جانا چاہئے۔

اڑیسہ میں ایل پی جی رسائی 58.55 فی صد تک ہوگئی ہے۔دھرمیندر پردھان

☆ پیٹرولیم اور قدرتی گیس، ہنرمندی ترقیات اور صنعت کاری کے وزیر، جناب دھرمیندر پردھان نے کہا کہ ''اڑیسہ کی ریاست میں ایل پی جی کی رسائی یکم مئی، 2018 تک 58.55 فیصد تک ہوگئی ہے، جس کے تحت جون 2014 تک 20 فیصد لوگ اس سے فیضیاب ہوگئے تھے اور حکومت نے دسمبر 2018 تک 80 لاکھ کنبوں کو اس سہولت کی فراہمی کا نشانہ مقرر کیا ہوا ہے۔جناب پردھان نے مزید کہا کہ پردھان منتری اُجولا یوجنا کے تحت 24.23 لاکھ کنکشن جاری کئے گئے تھے اور دوسالوں کے دوران متعلقہ فہرست میں 1000 نئے کنکشنوں کا اضافہ ہوگا، جس سے ریاست میں ایل پی جی کنکشن کی رسائی میں ہوئے اضافے کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔اڑیسہ کے ضلع کھوردا میں تانگی بلاک میں منگلا جوڑی میں منعقدہ پردھان منتری ایل پی جی پنچایت میں اظہار خیال کرتے ہوئے جس کا اہتمام گرام سوراج ابھیان کے ایک حصے کے طور پر کیا گیا تھا، مسٹر پردھان نے کہا کہ فی الحال 4 بولٹنگ پلانٹ ریاست اڑیسہ میں کام کررہے ہیں۔بالاسور بولٹنگ پلانٹ میں دوسرے شعبے کا اضافہ ہوا ہے اور جھرسوگڈا بولٹنگ پلانٹ میں گذشتہ سال سیکنڈ شفٹ میں کام شروع ہوگیا ہے۔اور ریاست کے کھوردا، بولانگیر اور رائے گڈا اضلاع میں نئے بولٹنگ پلانٹوں کو لگانے کا منصوبہ ہے۔

وزیر موصوف نے کہا کہ 400 گاؤں ایسے ہیں جہاں ایل پی جی کنکشن مکمل طور پر پہنچ چکے ہیں اور گرام سوراج ابھیان کے تحت ایک دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اجولا دوس پر 20 اپریل کو 670 ایل پی جی پنچائتیں منعقد کرائی گئی ہیں۔3 سے 5 مئی کے دوران گرام سوراج ابھیان کے تحت 400 ایل پی جی پنچایتوں کا اہتمام کیا گیا اور کھوردہ ضلع میں یکم مئی 2018 تک 100 فیصد بنیادوں پر ایل پی جی کی رسائی عمل میں آچکی تھی۔

ایل پی جی پنچایتوں کا اہتمام کچھ سیکھیں، کچھ سکھائیں کے موضوع کے ساتھ لرننگ کو فروغ دینے کے لئے کیا جارہا ہے، اس کے تحت تجربات کے تبادلے کے علاوہ ایل پی جی کی محفوظ اور ہمہ گیر استعمال کے چلن کو عام کیا جاتا ہے تاکہ صارفین کو آسانی ہو اور تمام چیزیں صارفین کے روبرو عملی طور پر کرکے دکھائی جاتی ہیں۔

ایسی خواتین جن کو ایل پی جی کے استعمال کے ذریعہ کھانا پکانے کا فن آتا ہے وہ دیگر خواتین کو اس صاف ستھرے گرین کوکنگ ایندھن کے استعمال کا طریقہ بتا کر ان کا اعتماد بڑھا سکتی ہیں، ان کے تمام شبہات اور تردد کا ازالہ کرسکتی ہیں، جب ایل پی جی کا استعمال کرنے والے ایل پی جی کو محفوظ طریقے سے کیسے استعمال کیا جائے، اس امر کی وضاحت کرتی ہیں اور اس کے کثیر پہلووئی فائدے بھی بیان کرتے ہیں جیسے صحت ماحولیات اور خواتین کو بااختیار بنانا تو ایل پی جی پنچایتوں کے اہتمام کے مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے۔

ملک میں حفظان صحت کے پیشہ وروں میں موجود خلا کو پر کرنے کی فوری ضرورت: صدر

☆ صدر جمہوریہ ہند جناب رام ناتھ کووند نے 4 مئی 2018 کو ویلور کے کرسچئن میڈیکل کالج (سی ایم سی) کی صد سالہ تقریبات کا افتتاح کیا۔اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ صحت عامہ ایک آفاقی مفاد عامہ ہے اور بنیادی انسانی حق ہے۔ایک ملک کے طور پر ہم نے جو ترقی کی ہے اس کے باوجود صحت کی فراہمی کے لحاظ سے علاقائی، دیہی-شہری اور

صنفی اور کمیونٹی عدم توازن پایا جاتا ہے۔ اس عدم توازن کے خاتمہ کے بغیر ہمیں راحت نہیں مل سکتی۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ جس طرح سے معاشرے ترقی کررہے ہیں، معیشتیں فروغ پارہی ہیں اور آبادی کی نوعیت بدل رہی ہے، ممالک وبائی تبدیلیوں سے گذر رہے ہیں۔ بھارت بھی اس طرح کی تبدیلی کا تجربہ کررہا ہے۔ بیماری پر قابو پانے میں اسے تین چیلنجوں کا سامنا ہے اور ہمیں ان تمام چیلنجوں سے بیک وقت نمٹنا ہے۔

پہلا، بھارت کو زچگی اور بچہ اموات اور اسی کے ساتھ ساتھ متعدی بیماریوں مثلاً ٹی بی، ویکٹر سے پیدا ہونے والی بیماریاں جیسے ملریا، پانی سے پیدا ہونے والی بیماریاں جیسے ہیضہ، قے دست کی بیماریوں وغیرہ میں تخفیف لانی ہوگی۔ دوسرا بھارت کو غیر متعدی یا طرز زندگی کے نتیجے میں ہونے والی بیماریوں مثلاً ذیابطیس، امراض قلب اور کینسر جیسی بڑھتی بیماریوں کا جواب تلاش کرنا ہوگا اور آخر میں ہمیں ایسا نظام تیار کرنا ہوگا جس سے ہم ایچ آئی وی، ایوین فلو، ایچ آئی این آئی انفلوئنزا جیسی نئی اور ابھرتی ہوئی بیماریوں کی وجہ دریافت کرسکیں اور ان بیماریوں سے نمٹ سکیں۔ اس گلوبل دنیا میں جبکہ لوگ بڑی تعداد میں اپنے ملک کے اندر اور باہر سفر کررہے ہیں، چند چھوٹے معاملات بڑی تیزی سے سنگین شکل اختیار کرسکتے ہیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ ان تین پریشان کن چیلنجوں سے نمٹنے کے لئے مداخلت کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے بیماری کی روک تھام، اچھی صحت کے طریقوں کے فروغ اور بیماری کی صورت میں علاج درکار ہے۔ اس چیلنج سے نمٹنے کے لئے کثیر شراکت داری طریقہ کار بھی اختیار کیا جانا چاہئے۔ حکومت اور سول سوسائٹی نجی اور حفظان صحت فراہم کرنے والے خیراتی اور معاشی اداروں تمام کو اپنا اپنا رول ادا کرنا ہوگا اور اپنی حصہ داری نبھانی ہوگی۔ حفظان صحت کے نظام میں افرادی قوت کی کمی کا تذکرہ کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہمارے ملک میں حفظان صحت کے پیشہ وروں میں موجود خلا کو پر کرنے کی ضرورت ہے اور طبی تعلیم میں اصلاحات کی ضرورت ہے تاکہ مزید کالجز اور مزید میڈیکل گریجویٹ کی گنجائش پیدا کی جاسکے۔ سائنس اور ٹکنالوجی کا عام طور پر انجینئرس اور ڈاکٹر ہمارے فائدہ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ بھارت میں 1.47 ملین انڈر گریجویٹ انجینئرنگ سیٹیں ہیں لیکن صرف 66352 انڈر گریجویٹ میڈیکل سیٹیں ہیں اور ان سیٹوں میں سے تقریباً 20 فی صد سیٹوں کا اضافہ پچھلے چار برسوں میں کیا گیا ہے۔ ایک ملک اور ایک نظام کی حیثیت سے ہمیں اس خلا کو تیزی سے پر کرنا ہوگا۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ ڈاکٹروں کا دماغ تیز ہونے کی ضرورت ہے لیکن اس سے بھی کہیں زیادہ انہیں گرمجوشی کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے سی ایم سی ویلیور سے اپیل کی کہ وہ ڈاکٹروں اور نرسوں کی مسلسل تربیت انتہائی گرمجوشی سے کرتا رہے۔

بعدازاں دن میں صدر جمہوریہ ہندویلیور کے سری نارائنی ہاسپلٹ اینڈ ریسرچ سینٹرس کی کڈنی ٹرانسپلانٹ یونٹ اور کارڈیائک یونٹ کا بھی افتتاح کریں گے۔

صدر کے خطاب کے اہم اقتباسات:

1-کرسچن میڈیکل کالج کے میڈیکل ایجوکیشن کی صدی منانے کے لئے اس پروگرام میں شریک ہوکر اور ویلور میں آکر میں بے حد خوش ہوں۔ میں اس ادارے کو مبارکباد دیتا ہوں جو کہ فروغ انسانی وسائل کی وزارت، حکومت ہند کے مطابق ہندوستان کے میڈیکل کالجوں کی درجہ بندی میں تیسرے مقام کا حامل ہے، میں سی ایم سی ویلور کے موجودہ اور سابق اساتذہ اور طلباء کے ساتھ ساتھ ڈکٹروں، محققوں اور انتظامیہ کو میں اپنی نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔ آپ کا ادارہ اور آپ کے ادارے کی حصولیابیاں پورے ملک کے لئے موجب فخر ہیں۔

2-سوسال مکمل کرنا ایک ایسا موقع ہوتا ہے جب پیچھے مڑ کر دیکھا جاتا ہے اور مستقبل کے لئے نیا عزم کیا جاتا ہے، اس سلسلے میں کرسچن میڈیکل کالج کو اپنے بانی کے افکار وفلسفے اور اقدار سے ضرور تحریک لینی چاہئے۔ 20 ویں صدی کے اوائل میں امریکہ میں واقع کورنیل یونیورسٹی سے فارغ ہونے کے فوراً بعد آئیڈا اسوفیا اسکوڈر ہندوستان واپس آئیں۔ یہ وہ ملک تھا جہاں ان کے خاندان کی کئی نسلوں نے اپنی زندگی گزاری تھی اور ملک کی خدمت کی تھی۔ یہ وہ ملک تھا جہاں میڈیسین ان کے لئے مشن بن گیا۔

3-ہندوستان اس وقت نوآبادیاتی استعماریت کے زیرنگیں تھا اور ملک کی بیشتر آبادی نہایت مشکل حالات زندگی بسر کررہی تھی۔ حفظان صحت کی سہولتیں نہایت ناقص تھیں۔ ملک میں لوگوں کی اوسط عمر صرف تقریباً 24 برس تھی۔ ہر ایک منٹ میں تپ دق سے ایک شخص کی موت ہوتی تھی۔ چار بچوں میں سے ایک بچہ اپنی پیدائش کے پہلے سال میں ہی فوت ہوجاتا تھا۔ ہیضہ، چیچک اور پولیو کے علاوہ متعدد مہلک امراض اور وبائیں عام تھیں۔ آزادی اس وقت ایک خواب تھا۔ ایسے وقت کے ہندوستان میں آئیڈا اسوفیا اسکوڈر نے حفظان صحت سے متعلق خدمات کے لئے اپنی زندگی کو وقف کردیا۔ 1918 میں انہوں نے ایک میڈیکل اسکول قائم کیا جو شروعات میں صرف خواتین کے لئے تھا۔ 1947 سے طلباء اور طالبات دونوں نے یہاں تعلیم حاصل کرنا شروع کیا۔

4-اس وقت سے لے کر اب تک ہندوستان نے طویل سفر طے کیا ہے۔ ہماری معیشت، زراعت اور ٹیکنالوجی میں آئے انقلاب نے ہماری سوچ، عمل اور زندگی بسر کرنے کے معیار کو یکسر بدل کررکھ دیا ہے۔ اس میں ذرہ برابر شک نہیں ہے کہ ہمارے صحت نظام میں بھی کافی بہتری آئی ہے۔ لوگوں کی اوسط عمر اب 68 برس سے زائد ہوگئی ہے۔ ہیضہ، چیچک جیسے مہلک امراض کو جو کبھی بڑی تعداد میں ہلاکت کا سبب بنتی تھیں، شکست دی جاچکی ہے، ٹیکہ کاری کا ہمارا پروگرام مضبوطی حاصل کررہا ہے، حکومت نے اندر دھنش مشن کا آغاز کیا ہے جس کا بنیادی مقصد ناقابل رسائی علاقوں تک پہنچنا ہے اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ملک کے ہر ایک بچے کو ٹیکہ کاری کے فوائد حاصل ہوں۔

5-ملک میں بنیادی اور ثانوی حفظان صحت کی سہولتیں کافی بہتر ہوگئی ہیں۔ اس تناظر میں یہاں یہ بات ضرور کہنی چاہئے کہ ریاست تمل ناڈو میں حفظان صحت کی نہایت معیاری سہولتیں دستیاب ہیں اور تمل ناڈو ہمارے ملک کی بقیہ ریاستوں کے لئے ایک مثالی ریاست ہے۔ سی ایم سی ویلور جیسے اداروں نے تمل ناڈو کو اس امتیازی مقام تک پہنچانے میں نمایاں رول ادا کیا ہے۔

6-عوامی صحت ایک آفاقی مفاد عامہ اور بنیادی انسانی حق ہے، کافی کوششوں کے باوجود ہمارے ملک میں حفظان صحت کے شعبے میں علاقائی اور دیہی وشہری تفاوت ہے۔اسی طرح صنفی اور معاشرتی عدم توازن بھی پایا جاتا ہے۔ان تمام مسائل کو مناسب انداز میں حل کئے بغیر ہمارا کام پورا نہیں ہوگا۔ہمیں مستقل کام کرنے کی ضرورت ہے۔ان مسائل کو حل کئے بغیر سی ایم سی کا مشن مکمل نہیں ہوسکتا ہے۔

7- جیسے جیسے معاشرہ ترقی کرتا ہے معیشت ترقی ہے اور آبادی کے معیارات تبدیل ہوتے ہیں۔ ملک مہلک اور وبائی امراض سے پاک ہوتا چلا جاتا ہے۔ ہندوستان بھی اسی تبدیلی کے دور سے گزر رہا ہے۔ امراض کی روک تھام میں تین چیلنجز ہیں اور ہمیں ان تینوں چیلنجوں سے بیک وقت نمٹنے کی ضرورت ہے۔

8-پہلا چیلنج تو یہ ہے کہ ہندوستان کو ماؤں اور نومولود بچوں کی شرح اموات کو کم کرنا ہے، اسی طرح متعدی امراض مثلاً تپ دق، وائرس سے پھیلنے والے امراض جیسے ملیریا، خراب پانی سے پیدا ہونے امراض جیسے ہیضہ، قے اور دست، ٹیکہ کاری کے ذریعے روکے جانے والے امراض جیسے خسرہ اور ٹیٹنس پر قابو پانا ہے۔ دوسرا چیلنج یہ ہے کہ ہندوستان کو ملک میں تیزی سے پھیل رہے غیر متعدی امراض یا لائف اسٹائل کے سبب پیدا ہونے والی بیماریاں جیسے شوگر، دل سے متعلق بیماریاں اور متعدد اقسام کے کینسر پر قابو پانے کے لئے مناسب طریقہ کار تلاش کرنا ہے۔ تیسرا اور آخری چیلنج نئے اور ابھرتے ہوئے متعدی امراض مثلاً ایچ آئی وی، برڈ فلو اور ایچ ون این ون انفلوئنزا کی روک تھام اور مقابلے کے لئے مؤثر نظام تیار کرنے کی ضرورت ہے۔آج کی گلوبل دنیا میں ہمارے ملک سے بڑی تعداد میں لوگ بیرون ممالک کا سفر کرتے ہیں۔اسی طرح بیرون ممالک سے بھی بڑی تعداد میں لوگ ہندوستان آتے ہیں۔اس طرح سے تھوڑے لوگوں کو بھی اگر کوئی مرض ہوتا ہے تو وہ بڑی تیزی کے ساتھ پھیل جاتا ہے۔

9-مذکورہ تینوں چیلنجوں سے نمٹنے کی ضرورت ہے۔امراض کی روک تھام، حفظان صحت کے بہترین طریقہ کار کو فروغ دینے اور مرض کا علاج فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔حفظان صحت کے اثرات کافی وسیع ہیں۔ اس سے متعدد شعبے متاثر ہوتے ہیں۔کثیر شراکت داری طریقہ کار کے ذریعہ مذکورہ چیلنج سے نمٹنا چاہئے۔حکومت، سول سوسائٹی، نجی اور سرکاری صحت خدمات فراہم کرانے والے افراد کے علاوہ خیراتی اور اقتصادی اداروں، سبھی کا رول ہونا چاہئے۔

10- قومی صحت مشن، قومی صحت پالیسی اور آیوشمان بھارت بیمہ اسکیم جیسی اسکیموں کا وسیع تناظر ہے۔ان اسکیموں کا مقصد ہے کہ ملک میں کوئی بھی فرد مالی مشکلات یا اسی طرح کی دیگر وجوہات کے سبب حفظان صحت کی سہولتوں سے محروم نہ رہے۔حفظان صحت ایک سماجی خدمت ہے۔کسی حد تک یہ ایک تجارت بھی ہے لیکن کسی فرد کی زندگی بچانے سے بڑھ کر کوئی تجارت نہیں ہوسکتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ سی ایم سی برادری اس بات سے اتفاق کرے گی۔

11-ہمارے ملک میں حفظ صحت سے متعلق پیشہ ور افراد کی کافی قلت ہے۔اس قلت کو ختم کرنے کی فوری ضرورت ہے اور اس کے لئے میڈیکل ایجوکیشن میں اصلاح کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مزید میڈیکل کالجز کھول ء ـ جاسکیں اور مزید میڈیکل گریجویٹس پیدا ہوں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی دونوں ہی مشترکہ طور پر ہمارے لئے فائدہ مند ہیں۔انجینئروں اور ڈاکٹروں کے ذریعہ ہمیں یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ ہندوستان میں 1.47 ملین انڈر گریجویٹ انجینئرنگ کی سیٹیں ہیں جبکہ صرف 67352 انڈر گریجویٹ میڈیکل سیٹیں ہیں،اس میں بھی تقریباً 20 فیصد سیٹوں کا اضافہ گزشتہ چار برس کے دوران کیا گیا ہے۔ایک ملک اور نظام ہونے کے ناطے ہمیں اس خلیج کو پر کرنے کی ضرورت ہے۔

خواتین وحضرات !12-سی ایم سی ویلور بہترین مہارت اور اچھی کارکردگی کیلئے ایک معتبر ادارہ ہے۔کوڑھ کے مریضوں کی پہلی سرجری یہیں کی گئی تھی۔اسی طرح اوپن ہارٹ کی پہلی کامیاب سرجری بھی یہیں کی گئی۔علاوہ ازیں گردے کا پہلا ٹرانسپلانٹ بھی یہیں عمل میں آیا۔سی ایم سی میں ریسرچ کے متعدد کام کئے گئے۔ روٹو وائرس ویکسن، ہیپاٹائٹس، ناقص تغذیہ، بایو انجینئرنگ اور اسٹیم سیل سے متعلق تحقیق کے تئیں آپ کی عہد بندی ہندوستان صحت کی ضروریات کے موافق ہے۔

13- مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں میڈیکل ایجوکیشن کا پروگرام سماجی مطابقت اور اخلاقی اقدار کے ساتھ پیشہ ورمہارت سے منسلک ہے۔ یہ نہایت قابل تعریف ہے امر ہے۔اس کو آگے بھی جاری رکھئے۔ڈاکٹروں کو ایک تیز دماغ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اس سے بھی زیادہ ایک وسیع قلب کی ضرورت ہے اور سی ایم سی کو ڈاکٹروں اور نرسوں کو وسیع قلب کے ساتھ ترتیب فراہم کرانا جاری رکھنا چاہئے۔خدا کرے آپ کا یہ مشن اگلے سو برس بلکہ اس سے بھی زیادہ مدت تک کے لئے ہو۔آپ کا شکریہ!

مستقبل پر مبنی لچک دار اور ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے کے موضوع پر علاقائی کانفرنس

☆کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری (سی آئی آئی) اور ریسرچ اینڈ انفارمیشن سسٹم فار ڈیولپنگ کنٹریز (آر آئی ایس) کے تعاون سے وزارت خزانہ، حکومت ہند کے اشتراک سے مستقبل پر مبنی لچک دار اور ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے کے موضوع پر چوتھی علاقائی کانفرنس آج بنگلورو میں اختتام پذیر ہوئی۔ یہ دوروزہ کانفرنس حکومت ہند کی میزبانی میں 25 اور 26 جون، 2018 کو ممبئی میں منعقد ہونے والی ایشیئن انفرااسٹرکچر انویسٹمنٹ بینک (اے آئی آئی بی) کی تیسری سالانہ میٹنگ سے قبل منعقد کی جا رہی ہے۔اس کانفرنس میں پارٹنر اداروں، تعلیمی اداروں، سول سوسائٹی تنظیموں کی نمائندگی کرنے والے معزز مندوبین کے علاوہ متعدد شعبوں کے ماہرین نے شرکت کی اور ہندوستان میں مستقبل کی ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے لئے ادارہ جاتی طور طریقوں کو کس طرح بروئے کار لایا جائے، کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اس دوروزہ کانفرنس میں خاص طور پر تین بڑے میدانوں میں، جن میں مستقبل کی ضروریات کے پس منظر میں چیلنجز اور مواقع بھی شامل ہیں، مستقبل پر مبنی لچک دار اور بنیادی ڈھانچے، وسائل کی تحریک اور دیگر کے درمیان ابھرتے ہوئے چیلنجز شامل ہیں، پر زور دیا گیا ہے۔اس خصوصی کانفرنس کا مقصد پائیدار مستقبل کے لئے 3 بڑے اور اہم اداروں کو مجموعی طور پر سمجھنا ہے اور فی الحال جہاں تک اس کا تعلق بنیادی ڈھانچے کی ترقی ہے، شہری منصوبہ بندی اور کثیر ماڈل ٹرانسپورٹیشن کے ساتھ شمولیت اور لچک پر غور وخوض کو پہلے تین مکمل اجلاس میں شامل کیا گیا۔ ☆☆☆